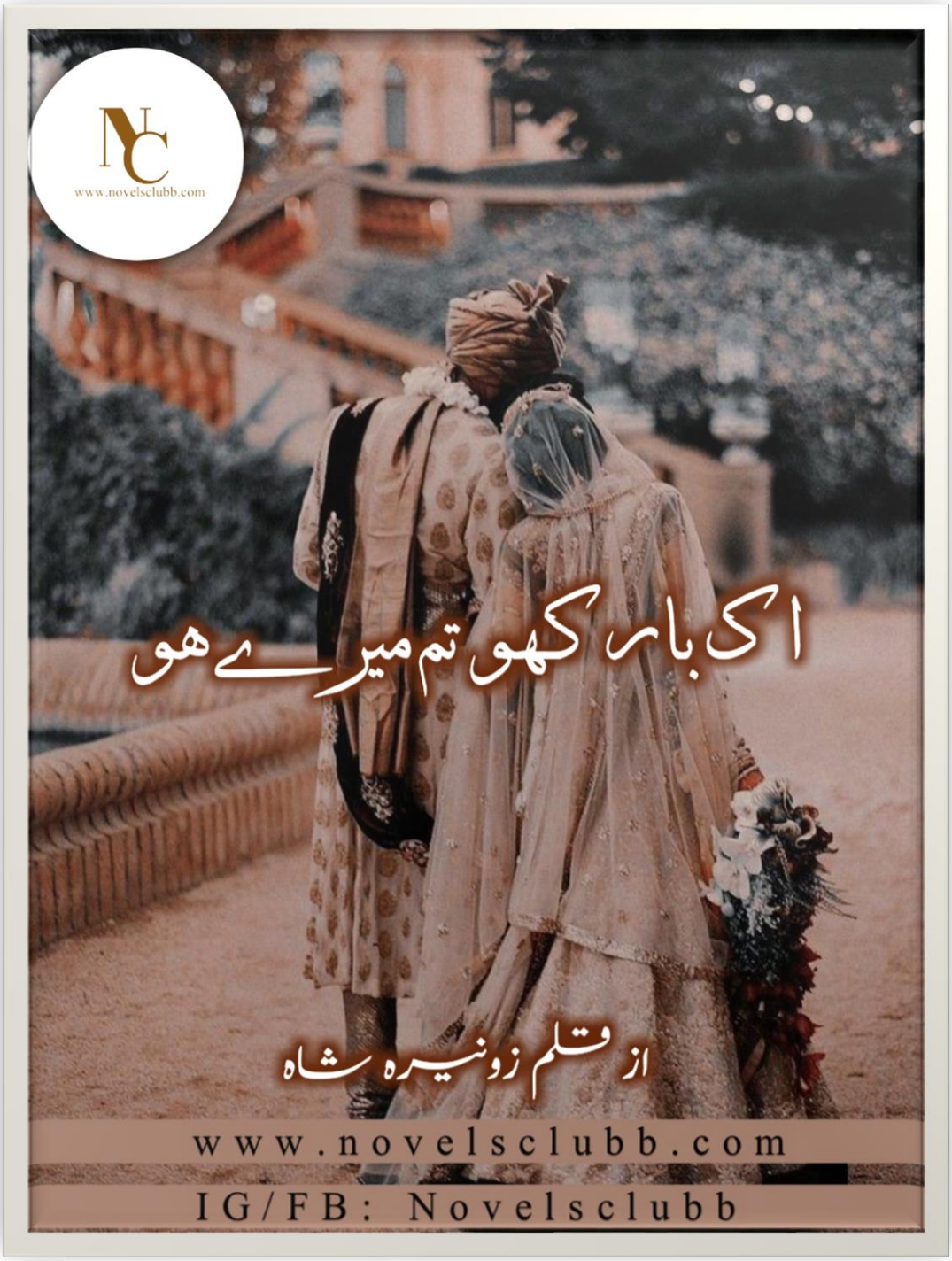
www.novelsclubb.com
اک بار کہو تم میرے ہو
از قلم زونیرہ شاہ
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اک بار کہو تم میرے ہو

از قلم

زونیرہ شاہ

www.novelsclubb.com

"ہانی بیٹا۔۔۔ایک نظر کچن پر بھی ڈال لو۔۔۔میں دیکھ کر آتی ہوں کمرہ تیار ہوا یا نہیں۔۔۔"

حمیدہ بیگم ہانی کو ہدایت کرتی سیڑھیاں چڑھ گئیں۔اور ہانی کچن کی طرف بڑھ گئی

چوہان ہاؤس میں گہما گہمی تو ہمیشہ ہی چلتی رہتی تھی کیونکہ سب جوائنٹ فیملی میں رہتے تھے لیکن آج معمول سے زیادہ تھی کیونکہ حمیدہ بیگم اور عابد چوہان کا بڑا بیٹا حیدر چوہان آج اتنے سالوں بعد گھر واپس آ رہا تھا

چوہان ہاؤس میں عابد چوہان، ماجد چوہان، بلال چوہان یہ تینوں بھائی اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے

عابد چوہان اور حمیدہ بیگم کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا حیدر چوہان جو پانچ سال پہلے اپنی

پڑھائی مکمل کرنے کیلئے چین گیا تھا، جس کی آج واپسی تھی،اور

اس سے چھوٹا بیٹا ذوہیب چوہان

ماجد چوہان اور رابیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں بیٹیاں تھی بڑی بیٹی ہنزہ۔۔۔پیار سے

سب اس کو ہانی بلاتے تھے اور اس سے چھوٹی بیٹی مسکان

ہنزہ اور حیدر کی منگنی ان کے بچپن میں ہی ہو گئی تھی

سب سے چھوٹے بیٹے بلال چوہان اور خالدہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی ندا جس

کی شادی اس کی پسند سے ہی اس کے ایک کالج فرینڈ عمر سے ہوئی تھی عمر اور ندا کو

اللہ نے ایک بیٹی دی تھی جس کا نام انہوں نے زرقار کھا تھا۔۔۔اور چھوٹی اور

سب سے لاڈلی بیٹی اریبہ

بلال چوہان کا انتقال اریبہ کی پیدائش کے بعد ہی ہو گیا تھا ان کے بعد سے خالدہ بیگم

نے انہیں اکیلا ہی پالا تھا

اریبہ کے علاوہ باقی سب کی عمروں میں ایک دو سال کا ہی فرق تھا۔۔۔اریبہ ان

میں سے سب سے چھوٹی تھی اس کی عمر ابھی اٹھارہ سال ہی تھی۔۔۔وہ کالج میں فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ تھی۔۔۔۔لیکن اپنی باتوں سے وہ کسی پھاپے کٹنی سے کم نہیں تھی۔۔۔ بچپن سے ہی وہ باتیں بنانے میں ماہر تھی۔۔۔اور اس کی اسی عادت کی وجہ سے وہ سب کو بہت ہی معصوم لگتی تھی سوائے خالدہ بیگم کے۔۔۔۔۔ان کے خیال میں اب انکی بیٹی کو بڑا ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔۔لیکن اریبہ کو تو شائید ہمیشہ بچپن میں ہی رہنا تھا

ان تینوں بھائیوں کی ایک بہن بھی تھی جن کا نام منیبہ تھا منیبہ کے شوہر کافی سخت مزاج آدمی تھے منیبہ بھی کچھ کم نہیں تھی

ان دونوں کی اسی مزاج کی وجہ سے ایک دن غصے میں آکر ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی اس وقت ان کا بیٹا بھی تھا فرحان

طلاق کے بعد وہ فرحان کو لے کر اپنے بھائیوں کے گھر واپس آ گئیں ان کے بھائیوں کو بھی انہیں رکھنا ہی پڑا

طلاق کے کچھ عرصہ بعد ہی منیبہ کا رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں ان کے جانے کے بعد فرحان کو اس کے ماموؤں نے اپنے پاس ہی رکھ لیا منیبہ کے شوہر نے بھی مڑ جر بیٹے کا نہ پوچھا سب اسے اپنے بچوں کی طرح ہی چاہتے تھے کبھی کسی نے اسے ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی تھی اور وہ بھی ان سب کے ساتھ بہت خوش تھا سب سے زیادہ اٹیچمنٹ اس کی ہانی کے ساتھ تھی ہانی فرحان کو اپنا دوست ہی سمجھتی تھی لیکن فرحان کے دل میں اس کیلیے کچھ اور ہی جذبات تھے

---

www.novelsclubb.com

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے چہرے کو مختلف زاویوں سے دیکھنے میں مگن تھی حدیبہ کب سے اس کی حرکتوں کو نوٹ کر رہی تھی

"اب بس بھی کرو۔۔۔ہو گئی ہو تم تیار۔۔بار بار دیکھنے سے کوئی پیاری نہیں ہو جاؤں گی۔۔۔"

آخر تنگ آکر وہ چڑ کر بول پڑی

اس کی بات پر اریبہ نے مڑ کر اسے دیکھا

"تم تو جلتی ہی رہنا میری خوبصورتی سے۔۔۔"

ہاتھوں کو انگلیوں کو اکٹھا کر کے کھول کر اس پر ایسے پھینکی جیسے اس پر کوئی چیز چھڑک رہی ہو

اس کی پرانی فلم کی ہیروئن والی اداکاری شروع ہو چکی تھی

"میں کیوں جلوں گی تم سے۔۔۔۔تم سے زیادہ پیاری ہوں میں۔۔۔"

وہ اپنے چہرے پر انگلی پھیرتے ایک ادا سے بولی اریبہ اس کی بات پر منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی

"بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔۔۔"اس نے منہ پر ہاتھ رکھے ہی کہا حدیبہ نے جل کر اسے دیکھا

"میں بلی تو تم کیا ہو۔۔۔مری ہوئی چوئی۔۔۔"

حدیبہ نے بات ٹکا کر اسے ماری اریبہ دیدے پھاڑے اسے دیکھنے لگی

جوابی کارروائی کیلئے اب اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے کچھ خیال زہن میں آتے ہی اس نے روندی صورت بنا کر حدیبہ کو دیکھا اور اپنا ایک ہاتھ موڑ کر ماتھے پر رکھتے ہوئے اپنی اداکاری کے جوہر دکھانے لگی

"ہائے ہائے۔۔۔کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔خوبصورتی کی کوئی قدر ہی نہیں ہے۔۔۔خوبصورت لوگوں کو سب چوئی کہتے ہیں اپنی شکل چاہے ڈائنا سار کے فرسٹ کزن جیسی ہو۔۔"آخری بات اس نے حدیبہ کی طرف دیکھ کر کہی اور اپنا نچلا ہونٹ باہر کو نکال کر مسکین بننے کے سارے ریکارڈ توڑے

حدیبہ اب خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"اریبہ کی بچی۔۔۔"حدیبہ نے پاس پڑا کشن پوری زور سے اس کو مارا جو سیدھا اس کے سر میں جا کر لگا ایک لمحے کیلیئے تو وہ چکرائی لیکن۔اگلے ہی لمحے جوابی کارروائی کیلیئے تیار ہوتی زمین پر پڑا کشن اٹھایا اور پوری قوت سے اس کی طرف اچھالا

حدیبہ سامنے سے ہٹ گئی اور کشن دروازے سے آتی ندا کے منہ پر لگا

حدیبہ منہ پر ہاتھ رکھ کر حیران ہوئی اریبہ کا بھی یہی حال تھا

"افففف۔۔جاہل لڑکیوں کشن مارنے کیلئے بلوایا تھا مجھے۔۔۔"ندا مصنوعی غصے سے

ان دونوں کو گھورتے بولی

ان دونوں نے آنکھیں پھاڑے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اریبہ کھسیانی ہنسی

ہنستی ندا کے قریب آئی اور اپنے ہاتھ اس کے دونوں کندھوں پر پھیلاتے بولی

"ارے آپی ہر دفعہ آپ کا روکھا سوکھا استقبال ہوتا ہے تو میں نے سوچا اس دفعہ

دھماکے دار استقبال ہونا چاہیے آپکا۔۔۔"

یہ کہ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں گھمائے اور آنکھیں چھوٹی کیں جیسے کوئی

بہت بڑی بات بتا رہی تھی

"اچھا تو یہ تھا دھماکے دار استقبال۔۔۔"ندا نے اپنے ہونٹوں کو سکیڑتے ہوئے طنز

کرتے ہوئے کہا اریبہ اپنا سر کھجانے لگی اس سے اور کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ حدیبہ

کی طرف دیکھنے لگی

"آپی۔۔۔آپ چھوڑیں اس کی باتوں کو یہ بتائیں زرقا کہاں ہے۔۔اپ کے ساتھ نہیں دکھ رہی۔۔۔" حدیبہ اس کے آس پاس ڈرامائی انداز میں دیکھتے ہوئے۔بولی

"زرقا عمر کے پاس ہے۔۔۔باہر ہیں وہ دونوں میں تو تم دونوں کو ملنے کیلیے آئی تھی۔۔لیکن۔۔۔"ندا نے آخری بات پر کشن کی طرف دیکھ کر ناک چڑایا

"آپی اب چھوڑ بھی دیں اس کو۔۔۔اپ یہ بتائیں اتنی لیٹ کیوں آئی ہیں۔۔"اریبہ نے یہ کہ کر اپنا منہ دوبارہ شیشے کی طرف موڑا اور اپنا جھمکا ٹھیک کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"تمہارے بھائی کے کام ہی نہیں ختم ہوتے۔۔بڑی مشکل سے کام چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔۔۔۔یہ کہ لو کہ میں کھینچ کر لائی ہوں ورنہ ان کا آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔"ندا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے دہائی دی

اریبہ اور حدیبہ بھی اس کے آس پاس آکر بیٹھ گئیں

"کیا ہوا آپی آپ سیڈ کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔"اریبہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنائیت سے کہا

"تمہارے عمر بھائی کی امی جان۔۔۔وہ مجھے کبھی خوش نہیں ہونے دیں گی مجھے تو اب لگنے لگا ہے کہ پسند کی شادی کر کے میں نے گناہ کر دیا ہے۔۔۔۔"

ندا نے بمشکل اپنی پلکیں جھپکا کر آنسو روکے

"چھوڑیں نا آپی یہ ساس ٹائپ میٹیریل نا ہوتا ہی ایسا ہے۔۔۔آپ دل چھوٹا مت کریں۔۔۔۔"

حدیبہ نے یہ کہ کر ندا کے ایک سائیڈ کے کندھے پر سر رکھ دیا اریبہ نے بھی اسے دیکھ کر دوسری سائیڈ کے کندھے پر سر رکھ دیا

ندا نے اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کے سروں پر رکھے

اریبہ اس سے چھوٹی تھی اس نے اسے بڑی بہنوں سے زیادہ ماں کا پیار دیا تھا اور حدیبہ عمر میں تو وہ بھی اریبہ سے بڑی تھی لیکن ایک ہی محلے میں رہنے کی وجہ سے

ان دونوں کی دوستی کافی گہری تھی

اریبہ کی وجہ سے حدیبہ اب سارے گھر والوں کو بھی پیاری تھی وہ بلکل ان کے گھر کے فرد کی طرح تھی

وہ تینوں ابھی ایسے ہی بیٹھیں تھیں کہ خالدہ بیگم کمرے کے اندر آئیں

"تم تینوں ابھی تک یہیں بیٹھی ہو۔۔۔" خالدہ بیگم کی آواز پر تینوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئیں

"حیدر بس پہنچنے ہی والا ہے۔۔۔سب لوگ باہر کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہیں آجاؤ تم لوگ بھی۔۔۔" وہ مسکرا جرا نہیں بلاتی کمرے سے باہر چلی گئیں

ان تینوں نے ایک دفعہ ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اٹھ کر باہر چلی گئیں

گھر کے سبھی افراد لاؤنج میں کھڑے حیدر اور زوہیب کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے زوہیب حیدر کو ائیر پورٹ سے لینے گیا تھا

"ہانی۔۔۔تم بڑی تیار شیار لگ رہی ہو آج کوئی خاص بات ہے کیا۔۔۔"وہ آنکھیں نکال کر ہانی کی بھرپور تیاری کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

"خاص بات کیسے نہیں ہو گی آج اس کے اہمم اہمم جو آرہے ہیں۔۔۔۔"مسکان نے ہانی کو کونی مار کر شرارت سے کہا ہانی ان کی باتوں سے جھینپ سی گئی

"اووووو۔۔۔۔"اریبہ اور حدیبہ نے ایک ساتھ منہ گول کر کے آواز نکالی اور مسکان کو آنکھ ماری

"بس کرو تم لوگ۔۔۔"ہانی سے اب اور برداشت نہ ہوا تو وہ ان سے الگ جا کر کھڑی ہو گئی جبکہ وہ تینوں دور کھڑی بھی اسے نظروں کے اشاروں سے چھیڑ رہیں تھیں اور ہانی دیدے پھاڑے انہیں دیکھ کر مصنوعی غصہ کر رہی تھی

کچھ دیر کے بعد ایک سفید رنگ کی گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی جسے ذوہیب ڈرائیو کر رہا تھا گاڑی کو دیکھ کر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

گاڑی گراج میں پہنچ کر رکی گاڑی کی ایک طرف سے ذوہیب باہر آیا جبکہ دوسری طرف سے حیدر گاڑی سے نمودار ہوا

کسرتی جسم، چھ فٹ سے نکلتا قد اور نظر کے چشمے میں اس کی گوری رنگت اسے بے حد وجیہہ بنا رہی تھیں اس پر اس کے ماتھے پر گرتے بال اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ کیے ہوئے تھے وہ اپنی عمر سے تین چار سال چھوٹا ہی لگتا تھا

ذوہیب اور حیدر دونوں چلتے ہوئے گھر والوں کے پاس آئے حیدر سب سے پہلے عابد صاحب سے ملا انہوں نے اسے گلے سے لگایا اور ان کی کمر تھپتھپائی

اس کے بعد وہ حمیدہ بیگم کو ملا انہوں نے اسے ڈھیر سارا پیار کیا

ایک ایک کر کے وہ سب بڑوں سے دعائیں سمیٹتا گیا اور چھوٹوں کو پیار کرتا گیا اب صرف اریبہ ہی رہ گئی تھی

ہانی سے بھی وہ اس کی توقع کے برعکس عام انداز میں ملا تھا وہ جو کب سے اس کیلیے تیار ہونا شروع ہوئی تھی اور شرما کر اسے مل رہی تھی اس کی بے نیازی پر حیران

ہوئے بنا نہ رہ سکی

سب کو ملنے کے بعد وہ اب اریبہ جے سامنے کھڑا تھا

"تم وہی ہو نا جس کی میں بچپن میں ناک کھینچا کرتا تھا۔۔۔" حیدر نے اپنی ناک کی اشارہ کر کے چلبلے انداز میں کہا

"جی ہاں۔۔۔اور کھینچ کھینچ کر اتنی لمبی کر دی ہے۔۔۔" اریبہ نے اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے سے ناک کو پکڑ کر آگے کی طرف کھینچتے ہوئے کہا

اس کی اس حرکت پر وہ ہنسے بنا نہ رہ سکا اریبہ غیر ارادی طور پر مبہوت ہو کر اس کی ہنسی دیکھنے لگی سب گھر والے بھی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے

"چلو کچھ تو فائدہ ہوا۔۔۔ناک تو لمبی ہو گئی نا ویسے چڑیلوں کی ناک لمبی ہوتی ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔" اس نے مسکان اور حدیبہ کی طرف دیکھ کر انہیں اپنا حمایتی

بناتے ہوئے کہا

"ہاں بلکل۔۔۔"ان دونوں نے یک زبان ہو کر جوش سے کہا

اریبہ نے ان دونوں کو گھوری سے نوازا

"اور یہ تو ہے ہی چڑیل۔۔ سارا دن گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں منڈلاتی رہتی ہے۔۔۔"فرحان نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے پیار سے کہا

"اور آپ مجھے نوٹ کرتی رہتے ہیں۔۔"اس نے فرحان کی شرارت ہر چوٹ کی

"تم ہو ہی نوٹ کرنے کی چیز۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں بولا

"دھیان سے فرحان بھائی۔۔۔بیت سے راز ہیں میرے پاس آپ کے۔۔۔"وہ آنکھوں کے اشارے سے اسے باور کراتی بولی جس کے جواب میں وہ غصہ دباتے مسکرا کر ہونٹ بھینچے اسے دیکھنے لگا

حیدر ان سب کی گفتگو سے محفوظ ہو رہا تھا آج اتنے سالوں بعد اپنے گھر والوں کے ساتھ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا

فرحان کو جواب دینے کے بعد وہ مسکان اور حدیبہ کی طرف متوجہ ہوئی

"اتنی جلدی پارٹی بدل لی نا تم دونوں نے۔۔۔۔" وہ اب آنکھیں چھوٹی کر کے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اور تو کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا اس سے

حدیبہ اور مسکان اسے دیکھ کر منہ چڑانے لگیں وہ دونوں اریبہ سے بڑی تھیں لیکن اس کے ساتھ اس کے جتنی ہی بن جاتی تھیں

اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ کہتیں رابیہ بیگم نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

"لڑکیوں بس کرو ابھی تو وہ آیا ہے اور ابھی سے شروع ہو گئیں۔۔۔" وہ سب لڑکیوں کو ڈانٹتے ہوئے بولیں تو ان سب کے منہ بن گئے

"اور بیٹا تم ابھی تھکے ہوئے آئے ہو جاؤ تھوڑا فریش ہو جاؤ تب تک کھانا لگ جائے گا۔۔۔۔" ان سب کو ڈانٹ کر وہ مسکرا کر حیدر سے مخاطب ہوئیں تھیں

"جی چچی جان۔۔۔۔" حیدر نے تابعداری سے کہا اور اندر کی طرف چل پڑا ذوہیب بھی اس کے پیچھے ہی چل پڑا

حدیبہ کی نظر مسلسل اندر جاتے ذوہیب کو تکے جا رہی تھیں

اگلے ہی لمحے ذوہیب جاتے جاتے مڑا اور مسکرا کر اسے دیکھا اس نے جلدی سے نظریں پھیر لیں اور ادھر ادھر دیکھنے لگیں

اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور وہ حیدر کے ساتھ چلتا اندر چلا گیا

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا کمرے کے وسط میں ایک ڈائننگ ٹیبل رکھی گئی تھی جس کے دونوں طرف کرسیوں کی قطار تھی اور ایک سامنے کی طرف سربراہ کی ایک کرسی رکھی گئی تھی

اس ہال نما کمرے میں آج معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی گھر کی سبھی عورتیں ٹیبل پر کھانا چن رہیں تھیں

جبکہ اریبہ جو بیٹھی تو ان کی ہیلپ کرنے کیلئے تھی لیکن ان سے بے نیاز اپنے فون

میں مگن تھی

"اریبہ۔۔۔۔جاؤ بیٹا حیدر کو کھانے کیلئے بلا لاؤ۔۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے پیار سے اریبہ کو اٹھنے کا کہا

"اوکے چچی۔۔۔"وہ یہ کہتی اٹھی اپنا موبائل وہیں رکھا اور حیدر کو بلانے چل پڑی

حدیبہ کا موبائل جو اریبہ کے موبائل کے ساتھ ہی پڑا تھا اچانک سے بجنے لگا وہاں سے گزرتی مسکان نے اس کے بجتے موبائل کو اٹھایا اور ہال میں نظریں گھماتی حدیبہ کو تلاش کرنے لگی

پورے ہال میں وہ اسے کہیں نہ دیکھی آخر اس نے خود ہی کال پک کی اور فون کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔۔"ایک رعب دار مردانہ آواز فون سے ابھری آواز سن کر ایک لمحے

کیلیئے تو وہ ساکت ہو گئی

وہ آج تک بہت سے مردوں سے بات کر چکی تھی لیکن ایسی آواز اس نے کسی کی نہیں پائی تھی جو دل کو چھو جائے

"ہیلو حدیبہ۔۔۔"ایک دفعہ پھر فون سے آواز آئی

"جی۔۔وہ حدیبہ تو مصروف ہے ابھی۔۔۔۔آپ کون۔۔"اس نے اپنی معلومات کیلیئے پوچھنا چاہا

"کہاں مصروف ہے وہ۔۔۔"اس نے بس اتنا کہ کر اس کی دوسری بات کا کوئی جواب نہ دیا

www.novelsclubb.com

مسکان کا برا سا منہ بنا

"وہ کھانا لگوانے میں ہیلپ کر رہی ہے سب کی۔۔۔آپ کو کچھ کہنا ہے تو تمہیں بتا دیں میں اسے کہ دوں گی۔۔۔"مسکان نے اچھا بننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ بس اس سے کہیے گا شامعون کی کال آئی تھی۔۔۔۔"

اتنا کہ کر اس نے کال بند کر دی مسکان حیرانی سے بند فون کو دیکھنے لگی

"آواز تو پیاری ہے لیکن ہے بڑا سڑیل۔۔۔"اس نے دل میں سوچتے ہوئے اپنے چہرے کے زاویے بگاڑے اور حدیبہ کو ڈھونڈنے کچن کی طرف چل پڑی

حیدر اپنے کمرے میں بیڈ پر آدھا لیٹا موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھا اس کا اس کے پاس ہی زمین پر پڑا تھا

تبھی اریبہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اس کو اسطرح دیکھ کر اس نے حیرت سے آنکھوں کی پتلیوں کو چھوٹا کیا

اسے دیکھ کر حیدر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور موبائل بیڈ پر پھینکا اور سوالیہ نظروں

سے اسے دیکھنے لگا

"وہ۔۔چچی جان آپ کو کھانے کیلئے بلا رہی تھیں۔۔۔۔مجھے لگا آپ فریش ہو گئے ہوں گے۔۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اریبہ کو اپنا آپ اس کے سامنے بہت چھوٹا لگا

وہ چھ فٹ سے لمبے قد والا اور اریبہ کا قد صرف پانچ فٹ ہی تھا وہ بمشکل اس کے کندھے تک ہی آ رہی تھی حیدر کو دیکھنے کیلیے اس نے اپنا چہرہ اوپر کیا ہوا تھا

"وہ ایکچلی میں جو شرٹس پریس کر کے لایا تھا وہ ساری خراب ہو گئی ہیں۔۔۔تم پلز مجھے شرٹ پریس کر دو گی۔۔۔۔"وہ وجہ بتا کر معزرتانہ لہجے میں پوچھنے لگا

"اوکے۔۔۔"اریبہ بس اتنا ہی کہہ سکی کیونکہ شرٹ استری کرنے کا اس کا زرا بھی دل نہیں تھا

"تھینکیو بیٹا۔۔۔"حیدر نے اس کے سر پر دو انگلیاں کھٹکھانے والے انداز میں

مارتے ہوئے کہا

"Don't call me beta"

وہ بگڑ کر بولی ناجانے اس کا بیٹا بولنا اریبہ کو اتنا کیوں کھلا تھا حیدر بھی حیرانی سے اس کے تیور دیکھنے لگا

"اوکے نہیں کہتا۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا اپنے بیگ کی طرف بڑھ چکا تھا

"یہ پریس کر دو۔۔۔میں بس پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"

اپنے بیگ میں سے اس نے ایک وائٹ کلر کی شرٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اریبہ نے ناچاہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے وہ شرٹ لی

اس کو شرٹ دے کر وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا اور اریبہ اسی کے کمرے میں رکھی استری کے میز کی طرف بڑھ گئی

پانچ منٹ بعد وہ شرٹ استری کر چکی تھی بے اختیاری میں اس نے پریس کی ہوئی

شرٹ کو اٹھایا اور اسے اپنے چہرے کے قریب لے جا کر اس میں سے آتی خوشبو سونگھنے لگی اسے نا جانے کیوں یہ خوشبو بہت بھائی

وہ بار بار اس خوشبو کو سونگھ رہی تھی

کہ اچانک کٹک کی آواز پر واشروم کا دروازہ کھلا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے جلدی سے شرٹ کو دوبارہ ٹیبل پر رکھا

حیدر بغیر شرٹ کے ہی واشروم سے باہر آ کر اب تولیے سے اپنے بال صاف کر رہا تھا اریبہ کی اس کی طرف پیٹھ تھی

www.novelsclubb.com

اس کو دینے کی غرض سے وہ شرٹ اٹھا کر جیسے ہی مڑی حیدر کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر جلدی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر ایک جھٹکے سے واپس مڑی

"کیا ہوا۔۔۔" حیدر نے اس کو یوں جھٹکا کھاتے دیکھا تو پوچھا وہ تو باہر سے آیا تھا جہاں یہ سب عام تھا وہ روان چیزوں کا عادی تھا اسی لیے اریبہ کے یوں چونکنے کو وہ

سمجھ نہ پایا

"آپ شرٹ پہنے بغیر ہی کیوں باہر آ گئے۔۔۔"اریبہ نے منہ پھیرے ہی کہا

اووووو۔۔۔حیدر نے منہ گول کیا جیسے اسے اب احساس ہو رہا ہو کہ وہ بہت بڑی غلطی کر چکا ہے

"شرٹ تھی ہی نہیں تو پہنتا کیسے۔۔۔"وہ اپنی غلطی نا مانتے ہوئے بولا

"اچھا لاؤ دو شرٹ۔۔۔"اس نے اریبہ سے شرٹ مانگی

اریبہ نے اس سے منہ پھیرے ہی اسے شرٹ پکڑائی اور باہر کی طرف بھاگ دوڑ لگا دی

www.novelsclubb.com

حیدر نے شرٹ پہنتے ہوئے مسکرا کر اسے جاتے دیکھا

کھانا لگ چکا تھا حدیبہ اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھنے ہی والی تھی کہ مسکان اس کے سر پر

آ کھڑی ہوئی

"حدیبہ کسی شامعون کی کال آئی تھی تمہارے فون پر بول رہا تھا حدیبہ کو بتا دینا اس کی کال آئی تھی"

مسکان نے نارمل لہجے میں کہا

"کیا۔۔"اس کی بات پر حدیبہ اچھلی

"بھائی کی کال آئی اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔"

"ہائے تو اس میں اتنا گھبرانے والی کونسی بات ہے"مسکان نے تعجب سے اس کے رویے کو دیکھا حدیبہ اس کی بات سنے بغیر اپنا فون اٹھانے چلی گئی تھی

اپنے بھائی کے غصے سے وی بخوبی واقف تھی اس نے جلدی سے جا کر فون اٹھایا اور اپنے بھائی کو میسج کیا

"کیا کام تھا بھائی۔۔۔"اس کے ساتھ ہی ایک کال کی جو پک نہیں کی گئی

اتنے میں حیدر ہال کے اندر داخل ہوا سب اب اپنی کرسیوں پر بیٹھ رہے تھے

حدیبہ نے بھی فون ہاتھ میں پکڑا اور اہنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی

اتفاق سے اس کی کرسی ذوہیب کے بلکل سامنے آگئی

کھانا شروع کرنے سے پہلے اس نے ذوہیب کو دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر وہ نظریں جھکا کر کھانا شروع کر چکی تھی

حدیبہ اریبہ کی وجہ سے اکثر ان کے گھر آتی رہتی تھی ذوہیب کو نا جانے وہ کب اچھی لگ گئی تھی حدیبہ کے دل میں بھی ذوہیب کیلئے نرم گوشہ تھا لیکن ان دونوں نے کبھی ایک دوسرے سے اپنے احساسات شئیر نہیں کیے تھے حالانکہ دونوں ایک دوسرے کے دلوں کی کیفیت سے واقف تھے

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو عمر ندا کے پاس آیا جو اپنی کزنز کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھی

اس نے اشارے سے ندا کو اپنے پاس بلایا ندا ان سے ایکسکیوز کرتی اس کے ساتھ آکر

کھڑی ہوئی

"ندا میرے خیال سے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔۔"عمر نے اتنی آہستہ آواز میں کہا کہ صرف ندا ہی سن سکے

"عمر ابھی تو آیا ہے حیدر کم از کم آج کی رات تو یہاں رک جاتے ہیں۔۔۔۔"ندا نے اسے دیکھ کر منت بھرے لہجے میں کہا

"میں کیا کروں امی کی کالز آرہی ہیں۔۔۔بار بار گھر آنے کا بول رہی ہیں۔۔۔"

عمر نے وجہ بتائی

"اوکے تم چلے جاؤ میں اور میں اور زرقا آج یہیں پر ہیں۔۔۔"ندا یہ کہ کر اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر آس پاس دیکھنے لگی

"امی نے سخت تاکید کی ہے کہ زرقا کو ساتھ لے کر آنا۔۔۔"

"کیوں۔۔"ندا نے تعجب سے پوچھا

"مجھے نہیں پتا بس تم تیار ہو جاؤ ہم آج ہی جا رہے ہیں۔۔۔۔"

عمر اپنا حکم صادر کر کے وہاں سے جا چکا تھا نداانے آنکھیں بند کر کے اپنے آنسو چھپائے

کیسا تھا وہ شادی سے پہلے اور اب کیسا ہو گیا تھا

حدیبہ ،اریبہ ،مسکان اور ہانی صوفے پر بیٹھیں خوش گپیوں میں مصروف تھیں

حدیبہ اور مسکان مسلسل ہانی کو حیدر کے نام سے چھیڑ رہی تھیں

لیکن اریبہ اس میں حصہ نہیں لے رہی تھی وہ ان کی باتیں سن تو رہی تھی لیکن بار بار جانے انجانے میں اس کی نظر سامنے بیٹھے حیدر پر اٹھ جاتیں

کچھ تو ایسا تھا اس میں جو اریبہ کو اپنی طرف اٹریکٹ کر رہا تھا ورنہ وہ تو اریبہ سے تقریباً دس سال بڑا تھا اور اریبہ اپنے سے اتنی بڑی عمر والے کو پسند کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن اب معاملہ الٹ ہوا پڑا تھا

اس کے دل و دماغ آپس میں لڑ رہے تھے اچانک بجنے والے موبائل نے اس کو

سوچوں کے بھنور سے باہر نکالا

حدیبہ نے جلدی سے اپنا فون اٹھایا اور کال پک کر کے تھوڑا سا ئیڈ پر جا کر کھڑی ہو گئی

"جی بھائی۔۔۔"

"کہاں تھی تم۔۔۔" فون سے رعب دار آواز ابھری

"سوری بھائی۔۔۔وہ میں کھانا بنا رہی تھی۔۔۔" حدیبہ نے بہانہ بنایا

"میں نکل رہا ہوں راستے میں تمہیں پک کرتے ہوئے جاؤں گا تیار رہنا اور پلیز اپنا موبائل اپنے پاس رکھا کرو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حکم صادر کرتے ہوئے تنبیہ کی گئی

"جی بھائی۔۔۔" حدیبہ نے جان بخشی پر خوش ہوتے ہوئے کہا

لیکن مقابل اس کی آواز سنے بغیر ہی کال بند کر چکا تھا

کال بند ہونے کے بعد وہ دوبارہ ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ گئی

"کس کی کال تھی۔۔۔"اریبہ نے پوچھا

"بھائی کی تھی کہ رہے تھے تھوڑی دیر میں لینے آئیں گے۔۔۔۔"حدیبہ نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا

"کب آرہے ہیں لینے۔۔۔"مسکان نے تجسس سے پوچھا

یہ کہ کر حدیبہ اور مسکان دوبارہ اپنے کام می لگ کر ہانی کو چھیڑنے لگیں

"بیٹا آجاؤ گھر جانا ہے۔۔۔"ندا نے اپنی بیٹی زرقا کو آواز دے کر کہا جو خالدہ بیگم اور باقی عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

اس کے بلانے پر زرقا نے منہ بنایا

"ماما ابھی تو آئے تھے ہم۔۔۔"وہ معصوم سی صورت بنا کر بولی

"ارے بیٹا آج رات تو رک جاؤ۔۔۔"خالدہ بیگم نے پیار سے اسے کہا

"نہیں امی۔۔۔عمر کی امی نے شور مچایا ہوا ہے جلدی گھر جانا ہوگا۔۔۔"اس نے

اپنی افسردگی چھپاتے ہوئے کہا

"ایک ہی رات کی تو بات ہے بیٹا کل صبح ہوتے ہی چلی جانا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا

"میں ضرور رک جاتی لیکن عمر بضد ہیں انہیں آج ہی جانا ہے۔۔۔"ندا نے پھیکا سا مسکر کر کہا

"میں ابھی خبر لیتی ہوں عمر کی"خالدہ بیگم نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا

"نہیں امی رہنے دیں پلیز۔۔۔۔ہم پھر کبھی آجائیں گے۔۔"ندا نے انہیں روکا

ندا کے کہنے پر وہ رک گئیں اتنی چھوٹی سی بات پر اپنی بیٹی کا گھر بھی تو خراب نہیں کر سکتی تھی

ندا نے زرقا کو اپنے ساتھ لیا اور عمر کو بلانے لگی

تھوڑی دیر بعد وہ جانے کیلیے تیار تھی

سب نے اس سے جلدی جانے کا شکوہ کیا تھا اریبہ تو اس سے ناراض ہی ہو گئی تھی

لیکن ندا اس کی بات کا کوئی جواب نہ دے سکی

ندا کے جانے کے بعد سب لوگ پھر سے ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے کہ حدیبہ کے فون پر میسج آیا

"اچھا میں چلتی ہوں بھائی آ گئے ہیں لینے۔۔۔" میسج پڑھ کر حدیبہ نے اٹھتے ہوئے کہا

حدیبہ کی بات ذوہیب کے کانوں نے بھی سنی تھی اس نے مڑ کر اسے دیکھا وہ سب اس سے مل رہی تھیں

www.novelsclubb.com

سب کو ملنے کے بعد وہ ایک نظر ذوہیب کو دیکھنے کے بعد مسکرانا نہ بھولی ذوہیب بھی اسے دیکھ کر جواباً مسکرایا حیدر کن اکھیوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ دونوں اس سے بے خبر تھے

"میں تمہیں باہر تک چھوڑ دیتی ہوں۔۔۔" مسکان نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے

کہا

"ارے نہیں میں اکیلی چلی جاؤں گی۔۔۔"

"چلو نہ۔۔۔" مسکان اس کی بات کی پرواہ کیے بغیر اسے کھینچ کر لے جانے لگی

دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے حدیبہ کو باہر جانے کا کہا حدیبہ کے جانے کے

بعد اس نے دروازے سے باہر جھانکا

وہ پولیس کی وردی میں ملبوس موٹر سائیکل پر بیٹھا تھا رات ہونے کی وجہ سے مسکان

کو اس کا چہرہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا

لیکن اچانک سے ہی ساتھ سے ہی گزرنے والی کار کی لائٹ اس پر پڑنے سے اس کا

چہرہ واضح ہوا

مسکان ہنوز اسے دیکھے گئی

وہ اپنے مخصوص سنجیدہ آواز میں بائیک پر بیٹھا حدیبہ کو اپنی طرف آکر دیکھ رہا تھا

اس تک پہنچ کر حدیبہ اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھ گئی اس کے بیٹھنے کے بعد شامعون

نے بائیک سٹارٹ کی اور اس کے سامنے سے بھگاتا ہوا لے گیا

مسکان کتنی ہی دیر بائیک کو جاتا دیکھتی رہی اور پھر بائیک کے نظروں سے اوجھل ہو جانے کے بعد واپس اندر آ گئی

حدیبہ کے جانے کے بعد مسکان دوبارہ ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

"کہاں گئی تھی تم۔۔۔"اریبہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"حدیبہ کو چھوڑنے گئی تھی۔۔۔"اس نے لاپروائی سے جواب دیا

اتنے میں حمیدہ بیگم حیدر کو بلاتی وہاں آئیں

"چلو بھئی بس کرو بہت باتیں ہو گئیں۔۔۔اتنی دور سے آیا ہے میرا بیٹا تھوڑا آرام کرنے دو اب اس کو۔۔۔"

خالدہ بیگم حیدر کو اٹھاتی ہوئی بولیں وہ انہیں دیکھتا مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا

"جاؤ بیٹا۔۔۔تھک گئے ہو گے اب تم سو جاؤ۔۔۔"وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ

پھیرتی ہوئی بولیں

"جی امی۔۔۔"حیدر نے ایک نظر سب کو دیکھا اور حمیدہ بیگم کے ساتھ چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس کے جاتے ساتھ ہی سب ہی جانے کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر نے گاڑی گھر کے گیراج میں کھڑی کی۔۔گاڑی سے نکل کر ندا کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور سوئی ہوئی زرقا کو اس سے لیا

گاڑی سے نکل کر ندا نے زرقا کو دوبارہ عمر سے لیا اور دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے

نسرین بیگم (عمر کی امی) گیلری میں ہی بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھیں

ان کو دیکھتے ہی کھڑی ہوئیں

"ٹائم مل گیا تم دونوں کو آنے کا۔۔۔"وہ طنزاً نظر ندا پر ڈال کر بولی

"اتنا ہی اچھا لگتا ہے تمہیں اپنے میکے تو وہیں کیوں نہیں رہ لیتی۔۔۔بھئی کب سے

بیٹھی میں تم دونوں کا انتظار کر رہی ہوں۔۔اور یہ نواب زادے اپنی مرضی سے آرہے ہیں۔۔۔"

"بس کر دیں امی۔۔۔ جس ٹائم آپ نے بلایا اسی ٹائم ہی ہم چلے آئے اور الٹا آپ ہی ہم سے شکایت کر رہی ہیں۔۔۔"ندا برداشت نہ کرتے ہوئے صدمے سے بولی

"لو۔۔۔ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری۔۔۔بی بی میں نے کوئی کہا تھا کہ راتو رات آجاؤ۔۔جو مجھے سنائی جا رہی ہو۔۔۔"

ان کی بات پر ندا چونکی

"تو کیا آپ نے نہیں کہا تھا۔۔"وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگی

"بھئی مجھے کیا شوق ہے تم بدزبان کو اپنے گھر بلانے کا۔۔۔"وہ تو اپنی ہی دھن میں بولی گئی لیکن ندا کی نظریں اب عمر پر گڑھی تھیں جو اس سے نظریں چرائے جا رہا تھا ندا اسے ہی دیکھتی تیزی سے چلتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئی نسرین بیگم نے حیرانی سے منہ پر ہاتھ رکھا

"تمیز دیکھ رہے ہو اس کی عمر۔۔۔" وہ اب عمر سے شکایت کر رہی تھیں وہ جو ندا سے لڑنے کا موڈ بنائے ہوئیں تھیں اس کے ایسے جانے پر حیران ہوئی تھیں

"امی۔۔ ہم صبح بات کرتے ہیں آپ پلیز سو جائیں ابھی۔۔۔" عمر انہیں نظر انداز کرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا نسرین بیگم کا اب تو پارہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا انہوں نے ندا کو چڑیل ڈائن اور نا جانے کتنے کتنے القابات سے نوازا اور بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چل دیں

کمرے میں آکر ندا نے زرقا کو اس کے سونے کی جگہ پر لٹایا اور خود بیڈ پر آکر بیٹھ گئی اس کا دماغ بری طرح الجھ چکا تھا عمر کے جھوٹ بولنے کی وجہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی

الجھتے ذہن کے ساتھ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل کر گرنے لگے کچھ عمر کے جھوٹ اور کچھ اپنی قسمت کا ارمان تھا جسے وہ آنسوؤں کی صورت میں

نکال رہی تھی

عمر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے جھٹ سے آنسو صاف کیے اور کروٹ بدل کر منہ چھپا کر لیٹ گئی

عمر چلتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا

"ندا۔۔۔" عمر کے بلانے پر اس نے کوئی جنبش نہ کی اور منہ چھپائے پڑی رہی

"ندا اٹھو نا۔۔۔" وہ زبردستی اس کے بازوؤں سے پکڑ کر اسے اٹھانے لگا

اس کے زبردستی اٹھانے پر ندا اب اٹھ کر اس کے سامنے بیٹھی تھی منہ جھکا اور آنسوؤں سے تر تھا

www.novelsclubb.com

عمر نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا

"تمہیں لگتا ہے میں نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا ہے تم سے۔۔۔" وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا ندا کوئی جواب دیے بغیر بے یقینی سے اسے دیکھے گئی

"ندا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا لیکن تم جب اپنے مائیکے جاتی ہو

تو اپنی کزنز کے ساتھ بزی ہو جاتی ہو اور مجھے ٹائم نہیں دیتی۔۔۔میں صرف اس لیے تمہیں جھوٹ بول کر لے آیا تاکہ تمہارے ساتھ وقت گزار سکوں۔۔۔"

اس کی بات پر ندا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"اب بھی ناراض ہو۔۔۔" وہ جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

ابھی بھی بہت سے سوال ندا کے دماغ میں گردش کر رہے تھے پتا نہیں یہ اصل وجہ تھی یا نہیں لیکن وہ اس پر یقین کر کے عمر کو دیکھ کر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

عمر اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس کے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کرتا بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا گیا ندا نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا

صبح کے وقت مسکان یونیورسٹی کیلیے اور اریبہ کالج کیلیے تیار ہو کر ناشتے کی میز پر بیٹھی تھیں

ابھی ان دونوں اور ذوہیب کے علاوہ کوئی نہیں اٹھا تھا

"تم کبھی حدیبہ کے گھر گئی ہو۔۔۔"مسکان نے ناشتہ کرتے ہوئے پوچھا

"ہاں۔۔بہت دفعہ۔۔"اریبہ نے بے دھیانی میں جواب دیا

"اس کے بھائی سے ملی کبھی۔۔۔"اس کی بات پر اریبہ کو تشویش ضرور ہوئی تھی لیکن اس نے ظاہر نہ کیا

"ہاں ایک بار۔۔۔بہت ہی کوئی سڑو انسان تھا اکڑا ہوا۔۔"اس نے خود سے اضافہ کرنا لازمی سمجھا

"اچھا۔۔۔"اس کی بات پر مسکان بجھے چہرے کے ساتھ خاموش ہو گئی

"ابھی تک تم دونوں نے ناشتہ نہیں کیا۔۔تم دونوں کو چھوڑنے کے بعد مجھے آفس بھی جانا ہے جلدی کرو۔۔۔"ذوہیب ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھ کر انہیں تنبیہہ کرتے بولا

"میں نے تو کر لیا بس۔۔۔"اریبہ نے اٹھ کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

"میں نے بھی۔۔۔"مسکان نے اپنا بیگ اٹھایا

اور دونوں ذوہیب کے پیچھے چلتی باہر نکل گئیں

۔۔۔۔۔۔

حدیبہ، شامعون اور نصرت بیگم (حدیبہ کی امی) تینوں ناشتے کی میز پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

شامعون پولیس اسٹیشن جانے کیلیے تیار بیٹھا تھا

"امی۔۔۔آپ کو میں نے بتایا تھا نا کہ اریبہ کا کزن اتنے سالوں بعد پاکستان واپس آیا ہے۔۔۔"

حدیبہ نے بات شروع کرتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔۔بتایا تھا۔۔۔"انہوں نے ناشتہ کرتے ہوئے جواب دیا

"تو میں سوچ رہی ہوں وہ اتنے سالوں بعد آئے ہیں۔۔تو کیوں نا ہم ان کی دعوت کریں۔۔۔"

اس کی بات شامعون چائے پیتے پیتے رکا کپ ہٹا کر سرد نظروں سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

"کیا ضرورت ہے انہیں کھانے پر بلانے کی۔۔تمہاری دوست کا کزن آیا ہے تمہاری دوست نہیں۔۔۔"

وہ صاف منع کرتے ہوئے بولا

"امی۔۔۔"وہ اسے کچھ کہے بغیر نصرت بیگم کو جھنجھوڑنے لگی وہ جانتی تھی صرف وہی اسکی بات منوا سکتی ہیں

"کیوں نہیں۔۔۔بلالو ان کو۔۔۔"وہ حدیبہ کو دیکھ کر بولیں

"لیکن امی۔۔وہ کونسا ہمارے سگے ہیں۔۔۔"شامعون ابھی بھی ماننے کو تیار نہیں تھا

"سگے نہیں ہیں تو کیا ہوا میری بیٹی کے دوست کے گھر والو تو ہیں نا۔۔۔حدیبہ تم آج شام کو بلالو ان کو۔۔۔اور شامعون تم یہ حکم پولیس اسٹیشن میں چلایا کرو میرے گھر نہیں۔۔ابھی میں زندہ ہوں۔۔۔"

وہ حدیبہ کی حمایت کر کے شامعون کو ڈانٹتی ہوئیں بولیں

حدیبہ بھنویں اچکا کر اسے چڑانے لگی وہ لب بھینچ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"اچھا امی میں چلتا ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔"

"اللہ حافظ بیٹا۔۔۔"

شامعون نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے اور حدیبہ نصرت بیگم کے ساتھ بیٹھی مینیوڈسکس کرنے لگی

پہلی دو کلاسس کے بعد مسکان اپنی دو دوستوں رانیہ اور زینب کے ساتھ یونیورسٹی کے لان میں بیٹھی تھی

"مسکان تم رابعہ کے بھائی کی بات کر رہی تھی اس دن کہ بڑا ہینڈسم ہے۔۔۔"زینب نے شوخی بنتے ہوئے کہا

"کون رابعہ۔۔۔"مسکان نے بے دھیانی سے کہا

"ارے اپنی کلاسوالی رابعہ۔۔جس کے بھائی کو چھٹی ٹائم دیکھا تھا تم نے۔۔۔"رانیہ نے اس کو یاد دہانی کرانی چاہی

"ہاں۔۔۔وہ۔۔۔ہاں اچھا تھا۔۔۔"وہ کچھ یاد آنے پر بولی

"اچھا یہ لو۔۔۔"زینب نے اپنے بیگ سے ایک پرچی نکال کر اس کو دی

"یہ کیا ہے۔۔۔"مسکان نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"یہ رابعہ کے بھائی کا نمبر ہے۔۔۔بڑی مشکلوں سے تیرے لیے نکلوایا ہے۔۔۔"زینب نے ایسے انداز میں کہا جیسے اس پر بہت بڑا احسان کر رہی ہو

"میرے لیے۔۔۔لیکن میں نے کب کہا تھا۔۔۔"وہ حیرت سے اسے دیکھتی بولی

"کہا نہیں تھا تو ہم تو لے آئے نا۔۔۔"وہ مخصوص شوخی بھرے انداز میں بولی

"نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔۔"وہ انہیں نمبر واپس دیتے ہوئے بولی

"ارے رکھ لو نا۔۔۔میں کہاں رکھو گی اب۔۔۔"

"میں رکھ کر کیا کرو نگی۔۔۔"مسکان نے عام سے لہجے میں کہا

"اپنے بیگ میں رکھ لو۔۔۔پھر بیشک پھینک دینا۔۔۔"اس کی بات پر مسکان نے بے دھیانی سے نمبر اپنے بیگ میں رکھ لیا

رانیہ اور زینب نے ایک دوسرے کو آنکھ ماری کیونکہ رابعہ کو وہ پہلے ہی مسکان کا نمبر دے چکی تھیں اور انہیں یقین تھا وہ اس کا نمبر اپنے بھائی کو دے چکی ہو گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد سب گھر والے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے

حیدر اپنے کمرے کی سیٹنگ کرنے میں مصروف تھا جب ہانی نے دروازہ کھٹکایا

حیدر نے مڑ کر اسے دیکھا اور ایک سمائل پاس کی وہ بھی مسکرا کر چلتی ہوئی اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی

"کیا کر رہے ہیں۔۔"وہ اس کے کام کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"فارغ تھا تو سوچا کمرے کی سیٹنگ کر لوں۔۔۔"وہ اب اپنی بکس کونے میں رکھی میز پر رکھ رہا تھا

"مجھے بلا لیتے میں کروا دیتی آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ اس کی فکر کرتی بولی

"اب یہ تو آپ کو پہلے کہنا چاہیے تھا اب تو میں نے کام کر لیا۔۔۔"وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا

ہانی کو تھوڑی شرمندگی ہوئی

"اچھا۔۔وہ میں پوچھنے آئی تھی کہ آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے۔۔۔میں آج آپکی پسند کا لنچ بناؤں گی۔۔۔"وہ ایک ادا سے بولی

"ویسے سچ بتاؤں تو اب میری فیورٹ ڈش نوڈلز ہیں"وہ اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا

ہانی اس کی بات پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی

"ہیں۔۔۔آپ ابھی تک نوڈلز آتے ہیں۔۔۔"حیرت بھری مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"ہاں نا۔۔۔ایکچلی وہاں رہ کر خود ہی کھانا بنانا پڑتا تھا تو۔۔۔"اس نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا سلمحے ہانی کو اس پر بے حد پیار آیا

"اچھا چلیں۔۔۔آپ کی پسند ہماری پسند۔۔۔آپ کو جو پسند ہے بنالیں ہم وہی کھالیں گے۔۔۔"وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

ہانی سے اسے محبت نہیں تھی تو نفرت بھی نہیں تھی وہ ذہنی طور پر ہانی کو اپنی منگیتر کے طور پر قبول کرتا تھا

"ٹھیک ہے۔۔۔"اس کی بات پر ہانی سر جھکا کر شرماتے ہوئے مسکرائی

"ہانی بیٹا۔۔۔"خالدہ بیگم کی آواز پر ہانی نے حیدر کی طرف دیکھا

"میں جاؤں۔۔۔"وہ باہر کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولی

"جی ضرور۔۔۔"وہ بھرپور مسکراہٹ سے اسے دیکھتی کمرے سے باہر نکل گئی

مسکان اور اریبہ گھر واپس آچکے تھے

مسکان رابعہ کے بھائی کا نمبر اپنے بیگ سے نکالنا بھول گئی تھی

ہانی خالدہ بیگم کے ساتھ کھانا پکا رہی تھی جبکہ باقی عورتیں گھر کے کام دیکھ رہیں

تھیں

ذوہیب بھی جلدی گھر واپس آ چکا تھا

ذوہیب فرحان اور حیدر لاؤنج میں بیٹھے تھے

"حیدر بھائی۔۔۔اپنی شادی کا کیا سوچا آپ نے۔۔۔"

ذوہیب نے بیٹھے بیٹھے ہی سوال کر ڈالا

اس کی بات پر فرحان بھی اس کی طرف متوجہ ہوا

"میرا تو ابھی کوئی ارادہ نہیں۔۔۔" وہ بے زار سی انگڑائی لیتے ہوئے بولا

"کیوں۔۔۔اور کب تک کنوارہ رہنا ہے۔۔۔"

"تم یہ بتاؤ تمہیں میری فکر ہو رہی ہے یا اپنی۔۔۔" حیدر نے ٹونٹ ماری جس پر

فرحان بھی مسکرایا تھا

"آف کورس آپکی۔۔۔اپنی فکر کیوں کروں گا میں۔۔۔" اس نے بڑی مشکل سے

جملہ مکمل کیا

"بس بس۔۔۔سب پتا ہے ہمیں۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں ہم کس سے نین مٹکے چل رہے ہیں تیرے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ہس کے فرحان کے ہاتھ پر تالی بجائی

ذوہیب سے کوئی جواب نہ بن پڑا وہ انہیں دیکھ کر برے برے منہ بنانے لگا

اتنے میں اریبہ اور مسکان فریش ہو کر ان کے ساتھ آ کر بیٹھیں

فرحان منتظر نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"کیا دیکھ رہے ہیں فرحان بھائی۔۔۔ نہیں آئی وہ۔۔۔۔" اریبہ نے فرحان کے قریب جا کر کان میں بولا فرحان نے جواباً گھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

وہ دونوں ان کے ساتھ لاؤنج میں ہی رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں

"ویسے آج موسم بہت اچھا ہے۔۔۔" مسکان نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا

"ہاں۔۔۔آج لنچ کرنے باہر چلیں۔۔۔" اریبہ اچانک سے جوش میں آتے ہوئے بولی

"ہاں۔۔"حیدر کے علاوہ سب نے یک زبان ہو کر کہا

"آآ۔۔۔نہیں آج نہیں۔۔۔۔"حیدر نے معذرتانہ لہجے میں کہا

"کیوں آج کیوں نہیں۔۔۔"اریبہ نے منہ بنا کر کہا

"وہ ایکچلی۔۔۔آج ہانی سپیشلی میرے لیے۔۔میری پسند کا لنچ بنا رہی ہے اب اسے ناراض تو نہیں کر سکتا نا۔۔۔"

اس کی بات پر سوائے اریبہ کے سب نے منہ گول کر کے اوہ کی آواز نکالی حیدر نے سر جھکا کر سب سے داد لی جیسے بہت بڑا کارنامہ کیا ہو

اریبہ کا چہرہ سپاٹ ہوا اس نے کچھ بھی کہے بغیر ایک نظر سب پر ڈالی اور اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

اور تو سب اس کے مزاج سے واقف تھے لیکن حیدر نے اس کے اس طرح اٹھ کر جانے کو بہت محسوس کیا

اپنے کمرے میں جاتے جاتے وہ کچن کے سامنے رکی کچن میں اسے صرف ہانی نظر آئی وہ چلتی ہوئی کچن میں آئی اور آس پاس دیکھ کر ہانی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے بلایا

"ہانی باجی۔۔۔"اس کے خلاف توقع باجی بولنے پر ہانی۔نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیا ہوا۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر تعجب سے بولی

"وہ حمیدہ چچی شائید آپ کو بلا رہی تھی اپنے کمرے میں۔۔۔"اس نے شائید کا لفظ استعمال کیا تاکہ بعد میں بات اس پر نہ آئے

"اچھا۔۔۔"

"جی۔۔۔"وہ دانت نکال کر بولی

"اریبہ۔۔۔بس تم یہ چاولوں کو دم لگا دو میں زرا ان کی بات سن کر آتی ہوں۔۔۔"وہ مسکرا کر اسے کہتی کچن سے باہر نکل گئی

اریبہ نے پہلے دور تک اسے جاتے دیکھا اور پھر چاولوں کی طرف متوجہ ہوئی جنہیں

www.novelsclubb.com

ابھی دم پر لگانا تھا

ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی اس نے پاس پڑا نمک والا ڈبہ اٹھایا اور دو بڑے چمچ چاولوں کے پانی میں ڈال کر چمچہ ہلایا۔۔۔اور پھر انہیں دم پر لگا دیا

"چڑی آئی حیدر کی پسند کا کھانا بنانے والی۔۔۔اب دیکھتے ہیں حیدر کو تمہارا کھانا کتنا پسند آتا ہے۔۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی اور تیز تیز قدم چلتی وہاں سے نکل کر کمرے میں آ گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ اپنی حالت پر حیران ہو رہی تھی کیوں اسے حیدر کا ہانی کی طرف جھکاؤ اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔ہانی کا کھانا اس نے کیوں خراب کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔اتنی جلدی کیسے کسی کو پیار ہو سکتا ہے؟۔۔

وہ اپنے دماغ میں آنے والوں جوابوں کی نفی کرنے لگی

اچانک بجنے والے فون کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آئی

حدیبہ کا نمبر دیکھ کر اس نے جلدی سے کال پک کی اور فون کان سے لگایا

"کیا کر رہی تھی۔۔۔" حدیبہ کا پہلا سوال وہی تھا جس کی اریبہ توقع کر رہی تھی

"کچھ نہیں یار بور ہو رہی تھی۔۔۔ تم بتاؤ کسی کام کیلئے ہی کال کی ہو گی۔۔۔" وہ بیزاری سے کہتی اس پر ٹونٹ مارنا نہیں بھولی تھی

"جی نہیں۔۔۔ ایک اچھی خبر تھی تمہارے لیے۔۔۔" حدیبہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی

"اچھا۔۔۔ تم اچھی خبر دے رہی ہو زرا میں دل پر ہاتھ رکھ لوں۔۔۔" اریبہ شرارت سے بولی دوسری طرف حدیبہ اس کی اداکاری پر مسکرائی تھی

"وہ امی نے اجازت دے دی۔۔۔ آج رات تم لوگوں کا ڈنر میرے گھر ہو گا۔۔۔" حدیبہ بڑی شان سے بولی

"سچی۔۔۔" اریبہ خوشی سے اچھلی تھی

"ہاں نا۔۔۔"

"اچھا میں ابھی جا کر امی کو بتاتی ہوں۔۔۔تاکہ وہ سارے گھر والوں کو بتا دیں۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی

"اور یہ بھی بتانا کہ یہ سپیشلی حیدر بھائی کیلیے ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔۔بتا دونگی۔۔ابھی تو دون رکھو۔۔" وہ بیزاریت سے کہتی کال کاٹ کر تیزی سے باہر نکلی

جلدی جلدی میں وہ اندر آنے والے حیدر کے سینے سے ٹکرائی ایک لمحے کیلیئے تو اس کا سر چکرا گیا وہ ابھی اپنے سر پر ہاتھ رکھے خود کو نارمل کر رہی تھی جب حیدر نے اپنا سر جھکا کر اسے دیکھا اور اپنے ایک ہاتھ سے اس کا ماتھا ملنے لگا

"لگ تو نہیں گئی۔۔۔" وہ اس کا اپنے ہاتھ سے اس کا ماتھا ملتے ہوئے پوچھنے لگا

اس کو اتنے قریب دیکھ کر اریبہ سے تو بولا نہیں جا رہا تھا

"بتاؤ۔۔۔" اس بار اس نے قدرے اونچی آواز میں پوچھا

"ہاں لگ گئی ہے۔۔۔" وہ مبہوت سا اسے دیکھتے بے خیالی میں بولنے لگی

حیدر نے اپنا ہاتھ ہٹایا اور اس کے ماتھے پر پھونک ماری

جانتا تھا کہ وہ ڈرامہ کر رہی ہے لیکن وہ بچہ سمجھ کر اس کی ہر بات مان رہا تھا

اس کی پھونک مارنے ہر اریبہ کے بال کسی فلمی انداز میں پیچھے کو اڑے اس کا دل کر رہا تھا یہ وقت یہیں تھم جائے اور حیدر ایسے ہی اس کے پاس کھڑا رہے

وہ اپنی بے تکی چاہت کو اب محبت کا نام دے چکی تھی

"اب ٹھیک ہے۔۔۔" وہ سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے بولا

"ہ۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔۔" اریبہ نے اٹک اٹک کر کہا

"میں تو یہاں تمہیں سوری کرنے آیا تھا۔۔۔"

"سوری۔۔۔ کس بات کیلیئے سوری۔۔۔" وہ انجان بنتے ہوئے بولی

"مجھے لگا میری بات تمہیں بری لگی۔۔۔" وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"نہیں۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔" وہ اس وقت نا اپنا موڈ خراب کرنا چاہتی تھی نا

حیدر کا

اس سے پہلے کہ حیدر کوئی جواب دیتا ہانی وہاں آئی

"حیدر آجائیں کھانا لگ گیا ہے۔۔۔تم بھی آجاؤ۔۔"وہ حیدر کو کہنے کے بعد اریبہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"ہاں چلو۔۔۔"حیدر یہ کہ کر چل پڑا ہانی اور اریبہ بھی اس کے ساتھ چل پڑیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کھانا کھانے کی غرض سے کمرے سے باہر جا رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا

www.novelsclubb.com

کسی unknown number سے کال آتی دیکھ کر پہلے تو اس نے نمبر پہچاننے کی کوشش کی پھر آخر ہار مان کر اس نے کال پک کی

"ہیلو۔۔۔"فون سے ایک مردانہ آواز ابھری

"کون۔۔۔"مسکان نے سپاٹ لہجے میں کہا

"میں فراز۔۔"

"کون فراز۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں بولی

"رابعہ کا بھائی۔۔۔"اس نے صاف لفظوں میں اپنا تعارف کرایا

"اوہ۔۔۔آپ۔۔۔"مسکان کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے

"جی میں۔۔۔"

"میرا نمبر کہاں سے ملا آپ کو۔۔۔"اس نے تصدیق کرنا چاہی

"بس مل گیا نمبر۔۔"

"کس نے دیا۔۔۔"دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا اتنے میں اریبہ وہاں آئی

"آ بھی جاؤ مسکان اب۔۔۔"وہ کوفت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"

مسکان نے یہ کہہ کر جواب سنے بغیر کال بند کی اور اریبہ کے ساتھ چل پڑی

جبکہ فون پار بیٹھے فراز کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

"سر۔۔۔"

شامعون اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب حوالدار نے اندر آ کر اسے سلوٹ کیا

"ہاں بتاؤ۔۔۔ کیا خبر ہے۔۔۔" وہ اب پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

"سر اس ہوٹل کے بارے میں انفارمیشن لے لی گئیں ہیں۔۔۔۔اس ہوٹل کا مالک پوری طرح سے غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے۔۔۔اس کے علاوہ ہو ویکینڈ پر اس ہوٹل میں کلب پارٹی ہوتی ہے۔۔اور۔۔۔"

حوالدار شبیر کہتے کہتے رکا تھا

"اور کیا۔۔۔" وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا

"اور سر وہ ہوٹل لڑکیوں کی سمگلنگ کیلیے استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے حوالدار کا سر جھکا

شامعون کے اعصاب تنے۔۔۔اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"اس ہوٹل کا مالک کون ہے۔۔۔"

"سر سب اسے جان کے نام سے جانتے ہیں لیکن ہم نے اس کے اصل نام کا پتہ لگا لیا ہے۔۔۔"

"کیا نام ہے اس کا۔۔۔"

"فراز۔۔۔"نام بتا کر حوالدار نے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھے

"بہت چھوٹ دیدی اس فراز۔۔۔اب جلد سے جلد اس کا پتا کاٹنے کی تیاری کرو۔۔۔یہ ویکینڈ فراز کو بہت بھاری پڑے گا۔۔۔"اس نے دانت دبا کر کہا

"یس سر۔۔۔۔"حوالدار نے اسے سیلوٹ کیا اور باہر کی طرف چل پڑا

شامعون اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنے لگا

۔۔۔۔۔۔

سب لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔اریبہ کب سے حیدر کے چاول کھانے کے انتظار میں تھی

تھوڑی دیر بعد ہانی نے خود ہی چاول حیدر کے سامنے کیے

اپنے کھانے کو چھوڑ کر اریبہ کا سارا دھیان ادھر ہی تھا حیدر نے مسکرا کر اس سے چاول لیے جیسے ہی اس نے چاول کی ایک بائٹ لی اسے سخت کھانسی شروع ہو گئی

"حیدر بیٹا کیا ہوا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے جلدی سے اسے پانی دیا

حیدر نے ان کے ہاتھ سے پانی لے کر پیا کھانس کھانس کر اس کا چہرہ لال ہو چکا تھا اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا پسینے کی وجہ سے اس کے ماتھے پر آئے بال ماتھے سے لگ چکے تھے

"کیا ہوا حیدر۔۔۔کھانا اچھا نہیں بنا کیا"جب حیدر کی حالت کچھ سنبھلی تو ہانی نے پریشانی سے پوچھا

اس نے ایک نظر چاولوں کی پلیٹ کو اور پھر ہانی کو دیکھا

"نہیں نہیں۔۔۔بہت اچھا بنا ہے۔۔۔وہ تو بس شائید زیادہ کھانے کی وجہ سے ہو گیا۔۔۔"

حیدر نے بات چھپائی

ہانی کو مصروف پا کر حیدر نے ایک نظر سب پر ڈالی اور نظروں ہی نظروں میں منت کی اس وقت تو اس کا مطلب سوائے اریبہ کے کوئی نہ سمجھ سکا لیکن جیسے جیسے سب چاول کھاتے جا رہے تھے ان کو سب سمجھ آتا جا رہا تھا وہ سب خاموشی سے وہ نمک زدہ چاول کھاتے رہے

ہانی جب بھی چاول کو ہاتھ لگاتی کوئی نہ کوئی اسے روک دیتا

"ہانی۔۔یہ سالن کھاؤ اتنے مزے کا بنا ہے چھوڑو چاولوں کو۔۔۔"مسکان نے اس کا ہاتھ چاولوں کی طرف جاتے دیکھ کر روکا

ہانی نے نا سمجھی سے مسکرا کر اس سے سالن لیا اسی طرح سب باری باری ہانی کو روکنے میں حصہ ڈالنے لگے

ان سب کی اس ہمدردی پر اریبہ کو شرمندگی کے احساس کے ساتھ ساتھ رونا آ رہا تھا اس نے بھرائی آنکھوں سے حیدر کو دیکھا اور پلکیں جھپک کر اپنے آنسو چھپانے

لگی

"بھابھی حدیبہ کی کال آئی تھی مجھے۔۔۔آج رات کے کھانے پر بلایا ہے انہوں نے۔۔۔ سپیشلی حیدر کو۔۔۔"خالدہ بیگم نے کھانے کے دوران بات کا آغاز کیا

حدیبہ کے گھر کا سن کر مسکان نے اپنے کان کھڑے کیے دعوت کا سن کر ایک بھرپور مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔اسی بہانے ہماری آؤٹنگ بھی ہو جائے گی۔۔۔"اب کی بار ہانی بولی

اس کی بات پر سب متفق ہوئے اریبہ کا دل کر رہا تھا یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے لیکن اب یہاں بیٹھنا اس کی مجبوری تھی

ایک آدمی اس لڑکی کو بازو سے دبوچے تقریباً گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا

"جانے دو مجھے۔۔۔میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔"وہ

لڑکی اس مرد سے التجائیں کر رہی تھی لیکن اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ مسلسل اسے کھینچ کر لے جائے جا رہا تھا

ایک کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور لڑکی کو کرسی پر بیٹھے اس شخص کے سامنے ذمین پر پٹخا

"دیکھو فراز۔۔۔میں نے تو سچی محبت کی تھی تم سے اور تم کیا کرنے جا رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔پلیز مجھے جانے دو میں وعدہ کرتی ہوں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔"

اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسوؤں کا اضافہ ہوا تھا

اس کی بات پر فراز کا ایک بلند قہقہہ ہوا۔۔۔

اس نے بازو سے پکڑ اس لڑکی کو ذمین سے اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پاس کھڑے آدمی سے پوچھا

"تو یہ میرے لیے ہے یا اسکام کیلیے۔۔۔"ایک شیطانی مسکراہٹ نے اس کے

چہرے کا احاطہ کیا

"آپ کیلیے سر۔۔۔اور جب آپ کا دل بھر جائے تو اسے بھی دوسرے کام میں لگا دیا جائے گا۔۔۔"

اس شخص نے چاپلوسی دکھاتے ہوئے کہا

فراز کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی

"تو تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔" وہ اس لڑکی کے بالوں سے کھیلتا ہوا بولا

اس پر وہ شخص تھوڑا شرمندہ ہوا اور یس سر کہتا کمرے سے باہر چلا گیا

"نہیں نہیں۔۔۔پلیز مجھے اس کے پاس چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔"

وہ لڑکی چیختی ہوئی اس شخص کے پیچھے بھاگی لیکن تب تک وہ دروازہ بند کر کے جا چکا تھا

فراز نے بالوں سے پکڑ کر اس لڑکی کا چہرہ اپنی طرف کیا اپنی خونخوار نظریں اس کے چہرے پر گاڑ دیں

"خبر دار۔۔۔آواز نہ نکلے اب تمہاری۔۔۔"

ایک جھٹکے میں اس نے اس لڑکی کو بیڈ پر گرایا

اس لڑکی کی ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی جو کمرے کی دیواروں تک کو لرزا گئی

دعوت پر جانے کیلیے وہ سب تیار ہو چکے تھے

حیدر اپنے کمرے میں کھڑا کالر ٹھیک کر رہا تھا جب اریبہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

"میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حیدر نے مڑ کر اسے دیکھا وہ نارنجی کلر کے لانگ فراق میں دوپٹہ گلے میں

ڈالے۔۔۔میک اپ سے بے نیاز چہرہ پر بلا کی معصومیت لیے اس سے اندر آنے

کی اجازت لے رہی تھی

"آجاؤ۔۔۔پوچھ کیوں رہی ہو۔۔۔"حیدر نے اپنائیت دکھاتے ہوئے کہا

اندر داخل ہو کر اس نے سر تا پا حیدر کو غور سے دیکھا سفید رنگ کے کرتا شلوار پر لائٹ براؤن کلر کی واسکٹ پہنے وہ اریبہ کو بہت ہی پیارا لگا تھا اس کے ماتھے پر گرتے بال اور آنکھوں پر لگا نظر کا چشمہ ہمیشہ سے اس کی شخصیت کا خاصا رہی تھی

"کچھ چاہیے تھا۔۔۔"حیدر نے اسے کھویا ہوا دیکھ کر پوچھا

"آآ۔۔۔ہاں۔۔ نہیں وہ۔۔"وہ انگلی سے اس کے کالر کی طرف اشارہ کرنے لگی

"کیا۔۔۔"حیدر منہ ٹیڑھا کر کے کالر کی طرف دیکھنے لگا

اریبہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کا کالر پکڑ کر سیدھا کیا

"یہ خراب ہوا پڑا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا جی۔۔"حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھ کر کہا

اریبہ کا ہاتھ ابھی حیدر کے کالر پر تھا جب ہانی حیدر کو بلانے کی غرض سے کمرے کے اندر داخل ہوئی

اریبہ نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیے لیکن ہانی دیکھ چکی تھی اس نے اریبہ کو نظر انداز

کیااور حیدر کی طرف متوجہ ہوئی

"چلیں نا حیدر دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

"ہاں بس آرہا ہوں۔۔۔"

"آرہا ہوں نہیں آئیں جلدی سے۔۔۔"ہانی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے جانے لگی ایک اچٹتی نگاہ اریبہ پر ڈالنا وہ نہ بھولی تھی

ان کے جانے کے بعد اریبہ نے ایک گہرا سانس لیااور باہر کی طرف چل پڑی

کچھ ہی دیر میں وہ سب روانہ ہو چکے تھے

اریبہ حیدر کی کار سے پیچھے والی کار میں بیٹھی تھی حیدر کی کار میں شیشے میں اریبہ کا چہرہ صاف دکھ رہا تھا

گاڑی چلاتے وقت حیدر مشکوک نظروں سے اسے شیشے میں دیکھ رہا تھا جب سے وہ آیا تھا اسے اریبہ کی حرکتیں بہت عجیب محسوس ہو رہی تھیں

دل میں ایک عجیب سا وسوسہ آیا جس کو اس نے انہونی سمجھ کر جھٹک دیا اور نظریں شیشے میں اریبہ کے عکس کی طرف گھمائیں

وہ کھوئی کھوئی نظروں سے گاڑی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی اس کی آنکھوں میں بلا کی اداسی تھی اپنی حالت وہ کسی کے ساتھ شئیر بھی نہیں کر سکتی تھی

اس نے حیدر کو سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اسے کوئی موقعہ نہیں مل رہا تھا

کچھ دیر بعد ان کی گاڑیاں حدیبہ کے گھر کے سامنے رکی نصرت بیگم گھر کے داخلی دروازے پر ان کے استقبال کیلئے موجود تھیں سب ان سے مل کر گھر کے اندر داخل ہوئے حدیبہ کچن سے گیلے ہاتھ سکھاتی وہاں آئی اس نے مسکرا کر سب کا استقبال کیا ذوہیب اور اس کے درمیان وہی مخصوص مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا

وہ سب گیلری میں رکھے صوفوں پر بیٹھ گئے مسکان کی نظریں ارد گرد گھومتی شامعون کو ڈھونڈ رہی تھیں اسے کہیں نہ پا کر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گئی

"کھانا تیار ہے۔۔۔میں بس دو منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔" حدیبہ ان کے

درمیان سے اٹھتے ہوئے بولی اور قدم کمرے کی طرف بڑھا دیے ذوہیب نے جاتے ہوئے اسے دیکھا

کچھ دیر کے بعد جب اسے لگا کہ حدیبہ تیار ہو چکی ہو گی وہ اپنی جگہ سے اٹھتے نصرت بیگم سے مخاطب ہوا

"آنٹی۔۔واشروم کدھر ہو گا میں نے ہاتھ دھونے ہیں۔۔۔"وہ بہانہ بناتے ہوئے بولا

فرحان نے حیدر کو کونی ماری دونوں نے ایک ساتھ ذوہیب کی طرف دیکھا

"وہ بیٹا اس طرف ہے واشروم۔۔۔"نصرت بیگم نے اس طرف اشارہ کیا جہاں سے ابھی حدیبہ گئی تھی

"اوکے آنٹی۔۔۔"وہ مسکرا کر انہیں کہتا کھا جانے والی نظروں سے حیدر اور فرحان کو دیکھتا واشروم کی طرف بڑھ گیا

اریبہ نے فرحان کی طرف دیکھ کر ہانی کی طرف آنکھیں گھما کر بھنویں اچکائیں جیسے

پوچھ رہی ہو کہ ہانی کیسی لگ رہی ہے

فرحان نے ایک ہاتھ کو زرا نیچے کر کے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کو ملا کر تین انگلیاں کھلی چھوڑ کر انگلیاں گھما کر ہانی کی تعریف کی اریبہ نے اپنا سر داد دینے کے انداز میں ہلا دیا

حدیبہ تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی سامنے سے آنے والے ذوہیب کو دیکھ کر وہ وہیں پر ساکت ہو گئی

"آپ یہاں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ذوہیب کو دیکھ کر سنبھل کر بولی

"ہاں وہ ہاتھ دھونے آیا تھا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

یہ کہ کر وہ جانے لگی جب ذوہیب نے اسے پکارا

"رکو۔۔۔"

"سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔" وہ بہانہ بنا کر وہاں سے جانے لگی جب ذوہیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس کھینچا وہ دیوار سے جا لگی ذوہیب اس کے قریب ہوا اور اپنا ایک ہاتھ اس کے سر کے پاس دیوار پر رکھا

حدیبہ کی تو حیرت سے آنکھیں کھل گئی

"کیا کر رہے ہیں ذوہیب۔۔۔" وہ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

"خاموش محبت۔۔۔" وہ اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس کے گرد رکھ کر مکمل طور پر اس کا راستہ بند کر کے بولا

www.novelsclubb.com

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔" وہ انجان بنتے ہوئے بولی

"کب تک یوں خاموش محبت کرتی رہو گی اظہار کیوں نہیں کر دیتی اپنی محبت کا۔۔۔"

حدیبہ اس کی بے باکی پر دیدے پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"اب یہ مت کہنا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔" وہ مزید بولا

اس کی بات پر حدیبہ اپنا سر جھکا کر بولی

"تو آپ کیوں نہیں کر دیتے اظہار۔۔۔"

ذوہیب نے اپنے ہاتھ اس کا چہرہ اوپر کیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

"حدیبہ۔۔۔ میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں جتنا تم سے تمہاری امی بھی نہیں کرتی ہو نگی۔۔۔"

ذوہیب کے اقرار پر جہاں اس کا چہرہ بلش ہوا وہیں اس نے اپنی ہنسی دبائی

"صرف اب سے نہیں۔۔۔ تم جب سے ہمارے گھر آتی ہو تب سے صرف خاموش محبت کی تم سے۔۔۔۔ لیکن محبت تو اظہار مانگتی ہے نا۔۔۔"

حدیبہ کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ آئی

"اب تم اظہار کرو گی یا میں نہ سمجھوں۔۔۔"

وہ بے صبری دکھاتے ہوئے بولا

"ذوہیب میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں جتنا آپ خود سے بھی نہیں کرتے ہونگے۔۔۔"

ذوہیب کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آئی

"کب تک۔۔۔"

"ہمیشہ تک۔۔۔"

یہ کہ کر اس نے اپنا لال پڑتا چہرہ جھکا لیا

"تھینکیو۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ اس کی گال سے مس کرتا بولا

اس سے پہلے کہ حدیبہ کچھ کہتی اریبہ نے گلا کھنگار جرا انہیں اپنی طرف متوجہ کیا

"اہمم۔۔اہمم۔۔۔" وہ دونوں بری طرح چونک کر سیدھے کھڑے ہوئے

"ویسے اس کام کیلئے آپ لوگوں کو ایک روم سیلیکٹ کرنا چاہیے۔۔۔" وہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولی

"تم پھاپے کٹنی وہاں بھی پہنچ جاؤ گی۔۔۔"

ذوہیب نے اسی کے انداز میں جواب دیا

"ہاں تو میں کیا کروں اللہ پہنچا دیتا ہے مجھے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر ڈرامائی انداز میں بولی

"اچھا چلو سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔۔" حدیبہ دونوں کے درمیان بولی

"ہاں چلو۔۔۔" اریبہ چلتی ہوئی بولی

"اریبہ۔۔۔" ذوہیب نے اسے پکارا

"ہاں ہاں نہیں بتاؤں گی کسی کو۔۔۔" وہ مڑے بغیر اپنا ہاتھ اٹھا کر بولی

ذوہیب اور حدیبہ نے ایک دفعہ پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور اریبہ کے ساتھ چل پڑے

"حدیبہ بیٹا تم زرا مہمانوں کے ساتھ بیٹھو میں کھانا لگا کر آتی ہوں۔۔۔" نصرت بیگم حدیبہ کو کہہ کر کچن کی طرف چل پڑیں حدیبہ ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

مسکان کی افسردگی میں اضافہ ہوا

"مطلب وہ کھانے پر بھی نہیں آئے گا۔۔۔" یہ سوچ کر اس نے اپنا منہ مزید لٹکا لیا

وہ اپنے چہرے کے نیچے دونوں ہاتھ رکھے ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی جب دروازے سے اسے شامعون آتا دکھائی دیا

ایک دم سے اس کا چہرہ کھل اٹھا

پولیس کی وردی میں وہ مسکان کو بہت بھایا تھا وہ مسکرا کر سب سے ملا

مسکان کو ہاتھ ملاتے وقت ایک دفعہ تو اس کی نظر بھی مسکان پر ٹکی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھالا اور سب سے معذرت کرتا فریش ہونے چلا گیا

مسکان کے چہرے کی رونق پھر سے واپس آچکی تھی

کھانے کے دوران بھی حدیبہ اور ذوہیب کے درمیان نظروں کے تبادلے ہوتے رہے۔۔۔اریبہ جب بھی حیدر کو دیکھتی ہانی اسے دیکھ کر اسے مسمرائز کر

دیتی۔۔۔مسکان بڑے شوق سے ایک کے بعد ایک ڈش شامعون کے سامنے رکھ رہی تھی جیسے وہ میزبان اور شامعون مہمان ہو

اس کی حرکتوں کو شامعون نوٹ کر کے مسکرائے جا رہا تھا صرف ایک فرحان تھا جو نظر بھر کر ہانی کو دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا

اسی طرح خاموش پیار کا خاموش اظہار کرتے ایک خوبصورت دعوت کا اختتام ہوا

دعوت سے واپس آنے کے بعد سب آرام کرنے کی غرض سے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے

www.novelsclubb.com

حمیدہ بیگم اور عابد صاحب اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھے سونے کی تیاری کر رہے تھے

جب حمیدہ بیگم نے عابد صاحب کو مخاطب کیا

"میں سوچ رہی ہوں حیدر اور ہانی کی بات اب آگے بڑھائی جائے۔۔۔آج دیکھا آپ نے کتنے پیارے لگ رہے تھے دونوں ایک ساتھ۔۔۔"

وہ بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بولیں

"ہاں۔۔لیکن اتنی جلدی کیا ہے بیگم۔۔حیدر کو یہاں سیٹل تو ہونے دو۔۔۔"عابد صاحب نے اپنا چشمہ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"شادی ہو گی تو سیٹل بھی ہو جائے گا۔۔۔ویسے ہی میرے بیٹے کی عمر نکلی جا رہی ہے شادی کی۔۔۔"

انہوں نے فکر مندی سے کہا

"شادی کی عمر تو ابھی ہماری بھی نہیں نکلی بیگم۔۔۔۔اور ویسے بھی دل جوان ہونا چاہیے عمروں میں کیا رکھا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عابد صاحب اب شرارت کے موڈ میں تھے

"آپ کی عمر تو کبھی نکلنی ہی نہیں ہے۔۔۔میرا بیٹا بیٹھا بیٹھا بوڑھا ہو جائے گا۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے انہی کے انداز میں بات کی

"آپ کل اپنے بھائی بھابھی سے بات کریں نا۔۔۔ان سے باقاعدہ ہانی کا رشتہ مانگیں۔۔۔"

"کرلیں گے بات بھی۔۔۔آپ غور و فکر کرتی رہیں ہمیں تو نیند آئی ہے۔۔۔"

عابد صاحب نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا

حمیدہ بیگم بھی لائٹ آف کر کے سونے لگیں

مسکان آنکھیں بند کیے سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بار بار شامعون کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا وہ بے چینی سے کروٹ پر کروٹ بدل رہی تھی

اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا

نمبر دیکھ کر اس نے آنکھیں سکیڑیں اور دو بیل کے بعد کال پک کی

"ہیلو۔۔۔"فون کے پار سے آواز آئی

"جی۔۔۔"مسکان مری مری آواز میں بولی

"لگتا ہے سو گئی تھی آپ۔۔۔"دوسری طرف سے پیار بھرے لہجے میں بات کی گئی

"نہیں۔۔۔"مسکان تھوڑا اوپر کو اٹھی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لیا

"آپ بتائیں کوئی اہم بات تھی۔۔۔"

"آپ کی آواز سننی تھی بس۔۔۔"وہ ایک ادا سے بولا

"جی۔۔۔"مسکان نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"میرا مطلب ہے صبح بات ہوئی نا آپ سے تو بس آپکی آواز سننے کا دل کر رہا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ۔۔"مسکان سے کوئی جواب نہ بن پڑا

"رابعہ سے بہت تعریفیں سنی آپکی ہر وقت آپکی باتیں کرتی رہتی ہے۔۔۔"

وہ اب چاپلوسی پر اتر آیا تھا مسکان کو اس کی باتوں سے شدید کوفت ہو رہی تھی

"مجھے لگتا ہے آپ کا بات کرنے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔"فراز نے ضبط کر کے بولا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بس نیند آئی ہے مجھے ہم کل بات کریں۔۔۔" وہ جان چھڑاتے ہوئے بولی اس کی بات پر دوسری طرف بیٹھے فراز نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں

"جی کیوں نہیں آپ سو جائیں۔۔۔"

مسکان نے جواب دیے بغیر جلدی سے کال بند کی اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر لیٹ گئی

دوسری طرف فراز کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھیں کسی لڑکی کی اتنی جرات کہ وہ فراز کو اگنور کرو۔۔۔وہ اب مسکان کو سخت سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا سب اپنے کاموں پر جا چکے تھے

حیدر کے علاوہ باقی سارے گھر کے مرد کام پر جا چکے تھے اریبہ بھی آج طبیعت خرابی کی وجہ سے کالج سے چھٹی پر تھی

وہ اپنے کمرے آنکھیں موندے لیٹی تھی جب حیدر نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکایا

اریبہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"آج کالج نہیں گئی تم۔۔" وہ جان کر بھی پوچھنے لگا

"نہیں طبیعت خراب تھی تھوڑی سی۔۔۔"

"او کیا ہوا ہے بیٹا۔۔" وہ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کرتے ہوئے بولا

"Don't call me beta"

وہ ایک دم سے تپی تھی حیدر اس کے بدلتے تیور پر ہلکا سا مسکرایا

"او کے نہیں کہتا۔۔۔"

"ایک بات پوچھوں حیدر۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"پوچھو۔۔۔"

وہ اب اس کے ماتھے سے ہاتھ ہٹا کر غور سے اسے سن رہا تھا

"اگر کوئی آپ کو پسند آجائے تو آپ اس کو کیسے بتائیں گے۔۔۔"

اس کے سوال پر ایک لمحے کیلیئے تو وہ ٹھٹکا

"بتائیں نا۔۔۔" وہ اسے چپ دیکھ کر دوبارہ پوچھنے لگی

"آآ۔۔۔ کوئی پسند آجائے تو۔۔ سوچنا پڑے گا۔۔۔" وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر سوچنے والے انداز میں بولا

اریبہ منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے اگر کوئی پسند آجائے تو میں تو اسے جا کر بتا دوں گا۔۔۔" وہ کچھ سوچ کر بولا

"کیا بتا دیں گے۔۔۔۔" وہ تھوڑا کھسک کر اس کے قریب ہوتے ہوئے بولی

"یہی کہ وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔۔۔۔"

"آپ مجھے اچھے لگتے ہیں۔۔۔" وہ فوراً بولی

"مجھے نہیں اس کو بولو جو پسند آیا ہے۔۔۔" وہ قدرے اٹک کر بولا

"اسی کو تو بولا ہے۔۔"

حیدر تعجب سے اسے دیکھنے لگا اس کا خدشہ صحیح ثابت ہوا تھا اریبہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیا مطلب۔۔۔"وہ انجان بنتے ہوئے بولا اس گمان سے کہ شاید اس نے غلط۔سنا ہو

"حیدر۔۔۔آپ مجھے اچھے لگتے ہیں۔۔۔"وہ ایک ہی سانس میں بولی

"اریبہ۔۔۔تم ہوش میں تو ہو۔۔۔"حیدر شدید حیرانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

"میں ہوش میں ہی ہوں حیدر۔۔۔۔مجھے نہیں پتا چلا کب لیکن آپ مجھے اچھے لگنے لگ گئے ہیں۔۔۔"

حیدر قدرے غصے سے اسے دیکھتا بیڈ سے اٹھا

"تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔اور یہ بات میرے سامنے کر دی ہے اور کسی کے سامنے مت کرنا۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے

"حیدر۔۔۔"اریبہ اسے پکارتے ہوئے اٹھی

"اپنے دماغ سے نکال دو اس بات کو۔۔۔"وہ اپنی آخری بات کہہ کر تیز تیز قدم چلتا کمرے سے باہر نکل گیا

اریبہ اس کے پیچھے بھاگنے لگی لیکن سر چکرانے کی وجہ سے وہ وہیں بیٹھ گئی

حیدر کا ری ایکشن اچھا نہیں تھا لیکن پھر بھی حیدر کو سب بتا کر اریبہ کو اپنے پر سے بہت بڑا بوجھ ہٹتا محسوس ہوا تھا

زرقا کو سکول بھیج کر ندا اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں عمر شیشے کے سامنے کھڑا خود کو آخری نظر دیکھ رہا تھا

"عمر۔۔"ندا کے بلانے پر اس نے شیشے میں سے اس کی طرف دیکھا

"آپ پلیز مجھے اپنے ساتھ امی کے گھر لیتے جائیں۔۔۔واپسی پر لیتے آیئے

www.novelsclubb.com

گا۔۔۔"وہ اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے بولی

"کیوں۔۔۔"وہ مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے پوچھنے لگا جیسے اس نے کوئی انہونی بات کر دی ہو

"کیوں کہا عمر۔۔۔مجھے امی سے ملنا ہے۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی

"ندا۔۔میری امی بھی تو ہیں تم۔ان کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو وہ اتنی بری نہیں ہیں جتنا تم انہیں سمجھتی ہو۔۔۔"عمر اپنا آفس بیگ اٹھا کر باہر نکلتے ہوئے بولا

"عمر۔۔۔"ندا اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

"آپ مجھے امی کے گھر کیوں نہیں جانے دیتے۔۔آپ کو میرے امی کے گھر جانے پر کیا اعتراض ہے۔۔۔"

عمر نے پیار سے اسے دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے

"مجھے تمہارے وہاں جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔بس وہاں تمہارے کزنز ہوتے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تم ان کے سامنے آؤ۔۔۔"

اس کی بات پر ندا نے حیرت سے اسے دیکھا

"آپ شک کر رہے ہیں مجھ پر۔۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے بولی

"میں شک نہیں کر رہا ندا۔۔۔۔"

"مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی عمر۔۔۔" ندا اس کی بات کاٹ کر اپنی بات کر کے منہ پھیر کر کھڑی ہو گئی

"ندا۔۔۔" عمر اسے منانے لگا

"اچھا ہو جاؤ تیار لے جاؤں گا۔۔۔ پھر واپسی پر بھی تیار رہنا۔۔۔" وہ ہار مانتے ہوئے بولا

"اوکے۔۔ میں بس دو منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔" وہ خوش ہو کر بولتے تیار ہونے چلی گئی

"مسکان تم نے لڑکی والا واقعہ سنا۔۔۔"زینب نے تجسس بھرے لہجے میں مسکان سے کہا وہ تینوں آج پھر فری پیریڈ میں لان میں بیٹھی تھیں

"کونسی لڑکی۔۔۔"مسکان نے ناسمجھی سے پوچھا ویسے بھی آج کل اسے شامعون کے علاوہ اور کسی کا ہوش نہیں تھا

"اپنی یونی کی ہی لڑکی تھی۔۔۔کوئی زیادتی کرنے کے بعد قتل کر کے اسے سڑک پر پھینک کر چلا گیا۔۔۔"زینب نے شدید صدمے سے یہ بات بتائی

"کیا۔۔۔"مسکان کا تو حیرت سے منہ کھل گیا

"کس نے کی زیادتی۔۔۔"وہ حیرانی سے انہیں دیکھتے پوچھنے لگی

"اب یہ تو نہیں پتا لیکن جس نے بھی کیا ہے اللہ غارت کرے اسے۔۔۔"زینب نے اسے بددعا دیتے ہوئے کہا مسکان نے کھوئے کھوئے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور دل میں اس آدمی کو ڈھیروں بددعائیں دے گئی

شامعون اپنی بائیک پر اور باقی پولیس والے پولیس گاڑی میں جائے وقوعہ پر پہنچے تھے

اس لڑکی کی لاش کے ارد گرد لوگوں نے ہجوم بنایا ہوا تھا شامعون اس ہجوم کو چیرتا ہوا لاش تک پہنچا لاش کی حالت دیکھ کر اس نے اپنے سر پر سے کیپ اتاری کسی نے اس لڑکی کے برہنہ وجود پر کپڑا ڈال رکھا تھا

اس کے گھر والے وہیں سڑک پر اس کے آس پاس بیٹھ جر روتے ہوئے اس نامعلوم شخص کو بددعائیں دے رہے تھے

شامعون کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا اس کا دل کیا ابھی جا کر فراز کا قتل کر دے

اس کا غصہ اب ضبط کی انتہا پر پہنچ چکا تھا

وہ بھیڑ سے باہر نکلا اور حوالدار کو اشارے سے اپنے پاس بلایا

"یس سر۔۔۔"

"نفری تیار رکھنا ہم کسی وقت بھی وہاں جا سکتے ہیں۔۔۔دیر کرنے کی کوئی گنجائش

نہیں ہے اب۔۔۔۔"وہ اسے دیکھے بغیر اسے حکم دیتا اپنی بائیک کی طرف بڑھ چکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذوہیب اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے کھولے اس پر انگلیاں چلانے میں مصروف تھا جب لیپ ٹاپ کے پاس پڑا اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجنے لگی موبائل اٹھا کر اس نے نمبر چیک کیا حدیبہ کا نمبر دیکھ کر ایک خوشگوار حیرانی اس کے چہرے پر آئی

اس نے بغیر دوسری بیل کا انتظار کیے کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا

"آپ تو یاد ہی نہیں کرتے مصروف آدمی۔۔۔"حدیبہ نے بولتے ساتھ ہی شکایت کر ڈالی

"اور آپ نے کیسے یاد کر لیا آج۔۔۔"وہ اس کے سوال پر سوال کر گیا

"آپ تو بھولتے ہی نہیں جو آپ کو یاد کیا جائے۔۔۔۔"حدیبہ ڈرامائی انداز میں

بولی

"اچھا جی۔۔۔"وہ لہجے میں تعجب لاتا لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بولا

"جی۔۔۔آج سارے کام جلدی ہو گئے اکیلی بور ہو رہی تھی تو سوچا آپ سے بات کر لوں۔۔۔"اس نے اصل بات بتائی

"ہمم۔۔۔۔بور تو میں بھی ہو رہا ہوں۔۔۔کیوں نہ ہم کہیں مل لیں۔۔۔"وہ مشورہ دیتے ہوئے کہنے لگا

"پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔بھائی دیکھ لیں گے۔۔۔"

"تمہارا بھائی تو اپنے کام پر ہو گا نا۔۔۔وہ کیسے دیکھے گا۔۔۔"ذوہیب نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"آپ کو نہیں پتا وہ ہر جگہ گھومتے رہتے ہیں۔۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"اوہ۔۔۔تو ہم آج نہیں مل سکتے۔۔۔۔"وہ افسردگی سے بولا

"ہاں۔۔نہیں مل سکتے۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں بولی

"تو کب ملیں گے۔۔۔" وہ بے تابی دکھاتے ہوئے بولا

"میں کل کوشش کرتی ہوں۔۔ لیکن آپ کسی کو بتانا مت۔۔۔"

"اوکے۔۔۔" اس سے آگے وہ کچھ کہنے ہی والا تھا جب فرحان کمرے میں آیا

"اچھا میں بعد میں بات کرتا ہوں کوئی آگیا ہے۔۔۔" وہ معذرت کرتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے۔۔۔" حدیبہ کا جواب سن کر اس نے جلدی سے کال کٹ کر کے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا

"کون تھا۔۔۔" فرحان اسے فون رکھتے دیکھ کر بولا

"کچھ نہیں تم بتاؤ کوئی کام تھا کیا تمہیں۔۔۔" وہ بات چھپا گیا

"ہاں وہ میں گھر جا رہا ہوں میرے زرا سر میں درد ہے۔۔۔ تم سنبھال لو گے نا۔۔۔"

"ہاں سنبھال لوں گا۔۔۔ تم جاؤ آرام کرو۔۔۔" وہ اس کو تسلی دیتے بولا

فرحان نے اس کا شکر ادا کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا ذوہیب دوبارہ اپنے کام میں

مصروف ہو گیا

"امی۔۔۔"

خالدہ بیگم کچن کی صفائی کر رہی تھیں جب ندا نے انہیں پکارا

"ارے میری بچی۔۔۔" خالدہ بیگم نے اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے پیار سے اپنی بانہیں کھولیں ندا ان کے گلے لگی

"کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔" کچھ دیر کے بعد وہ الگ ہوتے ہوئے پوچھنے لگیں

"عمر کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ اندر نہیں آیا۔۔۔" وہ اس کے آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں

"نہیں۔۔۔ انہیں آفس سے دیر ہو رہی تھی واپسی پر آئیں گے۔۔۔" ندا نے وضاحت کر کے بتایا

"اچھا۔۔"

"امی۔۔۔اریبہ کالج گئی ہے کیا۔۔۔" وہ کہیں بھی اریبہ کو نہ۔پا کر بولی

"نہیں بیٹا اس کی طبیعت۔ خراب تھی وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔میں زرا دیکھ کر آتی ہوں اسے۔۔۔" وہ ان سے معزرت کرتی اریبہ کے کمرے میں گئی

اریبہ چادر میں چھپائے بیڈ پر سنگھڑی پڑی تھی دور سے تو وہ کوئی گٹھڑی معلوم ہو رہی تھی ندا نے تعجب سے اسے دیکھا چلتی ہوئی اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی

"اریبہ۔۔۔" وہ اس کی منہ سے چادر ہٹا کر دیکھنے لگی

ندا کی آواز سن کر اریبہ نے آنکھیں کھولیں ایک لمحے کیلیئے تو ندا اس کی لال سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی

اریبہ اسے دیکھ کر مشکل سے اٹھی

"اریبہ۔۔یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔" ندا نے اسے سہارا دے کر بٹھایا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ کر پریشانی سے پوچھنے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ نہیں آپی۔۔بس ہلکا سا بخار تھا۔۔۔"وہ بات چھپاتے ہوئے بولی اس کی بھرائی ہوئی آواز اس کے رونے کا ثبوت دے رہی تھی

"اریبہ۔۔۔کیا بات ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔"اپنی چھوٹی بہن کی یہ حالت دیکھ کر اس کا دل پھٹنے کو تھا

اس نے نفی میں سر ہلایا

"اب مجھ سے چھپاؤ گی تم۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے گویا ہوئی

"آپی میں نے کہا نا کوئی بات نہیں۔۔۔"وہ کوفت سے جان چھڑاتے ہوئے بولی

ندا نے پیار سے اسے اپنے سینے سے لگایا

"میری بہن مجھے ہی کچھ نہیں بتائے گی تو اور کس کو بتائے گی۔۔۔۔۔چلو اب جلدی سے بتاؤ کیا بات پریشان کر رہی ہے تمہیں۔۔۔"وہ اس کو بہلا کر پوچھنے لگی

بہن ہی تو وہ رشتہ ہوتا جس سے انسان وہ بات بھی شئیر کرتا ہے جو وہ اپنی ماں سے

بھی نہ کہ سکی۔۔۔ندا بھی اریبہ کی بہن کم ماں زیادہ تھی

"آپی۔۔آپی وہ۔۔۔"ندا اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی اس نے ندا کی طرف دیکھے بغیر روتے روتے اسے پوری بات بتادی

اریبہ اس کے سینے میں منہ چھپائے رو رہی تھی اور ندا بے یقینی کی کیفیت میں زمین کو تکے جا رہی تھی

"اریبہ۔۔یہ کیا کہ رہی ہو تم۔۔۔"وہ اسے خود سے الگ کرتی اسے دیکھتے ہوئے بولی

"مجھے نہیں پتہ آپی کیسے ہو گیا۔۔۔لیکن اب کچھ بھی میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ مجھے نہ ملے تو میں مر جاؤں گی۔۔۔"وہ پاگلوں کی طرح آنکھیں نکالے ندا کو دیکھتے ہوئے بولی اپنی چھوٹی بہن کو اس حالت میں دیکھ کر اسے بے اختیار اس پر ترس آیا

"آپی آپ میرے ساتھ ہیں نا۔۔۔آپ میرا ساتھ دینگی نا۔۔۔"اریبہ امید بھری

نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

ندا اسے دیکھ کر آنسوؤں بھری آنکھیں لیے مسکرائی

"ہاں میری جان۔۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"ندا نے اسے تسلی دی

"اریبہ۔۔۔جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا لیکن ابھی تم جاؤ اور اپنا حلیہ درست کر کے فریش ہو کر باہر آؤ۔۔۔"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی اریبہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہمت کر کے بیڈ سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی

ندا پریشان سی کھڑی سوچوں میں گم اپنے ہونٹ کاٹنے لگی گھر میں وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی اور اریبہ کی یہ حالت اس سے دیکھی بھی نہیں جا رہی تھی

پورے گھر کی صفائی کرنے کے بعد ہانی اب کھڑی گیلری کو دیکھ رہی تھی گیلری کی صفائی کا سوچ کر اس نے اپنے دوپٹے کے دونوں پلو سائیڈ پر باندھے اور جھاڑو

اٹھائے صفائی میں لگ گئی

باہر سے آتے فرحان نے اسے صفائی کرتے دیکھا تو وہیں کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگا

وہ آج بلکل ماسی بنی ہوئی تھی لیکن فرحان کو وہ ماسی کے روپ میں بھی پری لگ رہی

تھی وہ تب تک اسے دیکھتا رہا جب تک ہانی کا دھیان اس کی طرف نہیں گیا

جھاڑو لگا کر ہانی جیسے ہی پلٹی فرحان کو دیکھ کر ٹھٹکی اس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ کھولا

اور اسے سیٹ کر کے اپنے سینے پر ٹکایا

"تم کب آئے۔۔۔" وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولی

"آآآ۔۔۔ابھی آیا تھا بس۔۔۔"

وہ ہانی کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا

"میں ہیلپ کروادوں صفائی میں۔۔۔" وہ کانی کے ایک ہاتھ میں پکڑا جھاڑو اور

دوسرے ہاتھ میں پکڑا ڈسٹر دیکھ کر بولا

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میں کرلوں گی بس ڈسٹنگ رہ گئی ہے۔۔۔" وہ جھجکتے

ہوئے بولی

"تو ڈسپنگ میں ہی ہیلپ کرا دیتا ہوں۔۔۔" وہ پاس پڑی شیلف سے ڈسٹنگ کا کپڑا اٹھاتے ہوئے بولا

"نہیں میں کر لوں گی۔۔۔"

"اور میں بھی کروا دوں گا۔۔۔" وہ اسی کے انداز میں کہتا چیئر کی ڈسٹنگ کرنے لگا اب مزید بحث بے کار تھی سو ہانی اسے دیکھتے ٹیبل کی صفائی کرنے لگی

چھٹی کے بعد مسکان یونیورسٹی کے باہر کھڑی ذوہیب کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تو شائید اسے واپس لیجانا بھول گیا تھا دھوپ میں کھڑے کھڑے اب اسکا برا حال ہو رہا تھا وہ اب تک دل ہی دل میں ذوہیب کو نا جانے کتنی صلاوتیں سنا چکی تھی شامعون اپنی بائیک پر بیٹھا پولیس اسٹیشن کی جانب جا رہا تھا پولیس گاڑی بھی اس کے ساتھ ہی تھی

اچانک سے اس کی نظر یونیورسٹی کے گیٹ کے سامنے کھڑی مسکان پر پڑی جو پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر شامعون نے اپنی بائیک روکی

"تم لوگ تھانے چلو میں آتا ہوں۔۔۔"پولیس والوں کو جانے کا آرڈر دے کر اس نے بائیک سٹارٹ کر کے اس کا رخ مسکان کی جاب کیا

ادھر ادھر دیکھتی مسکان کی نظریں اپنی طرف آتے شامعون پر پڑیں ایک خوشگوار مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا

"آ گیا میرا ہیرو۔۔۔"مسکان نے دل میں سوچا

تب تک شامعون اس کے قریب آ چکا تھا

"یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔"وہ اس سے گیٹ کے سامنے کھڑا ہونے کی وجہ پوچھنے لگا

"وہ بھائی نے لینے آنا تھا لیکن شائید وہ مجھے لے جانا بھول گئے۔۔۔"وہ بھرپور معصومیت سے بولی

شامعون نے ہلکا سا اثبات میں سر ہلایا

اس کے صرف سر ہلانے پر مسکان کا منہ لٹک گیا

"مجھے ساتھ نہیں لے جا رہے ہو کیا۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اسے دیکھ کر بولی

"آجاؤ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔ حالات بہت خراب ہیں تمہارا یوں کھڑا رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" وہ قدرے جھجکتے ہوئے بولا

"ہائے میں صدقے میری اتنی فکر۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے بولی اور بظاہر جھجکتے ہوئے اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

منع کرنے والا ڈرامہ کرنے کا اسنے رزق ہی نہیں لیا کہ کہیں وہ سچ میں ہی نہ چلا جائے

وہ پہلے تو شرم کرتی اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ کر بیٹھی لیکن بائیک چلتے ہی جیسے ہی ایک جھٹکا لگا اسنے جلدی سے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ دیا

مسکان تو ہواؤں میں اڑنے لگی اس کا دل کیا بس وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھی رہے اور

یہ سفر کبھی ختم نہ ہو

شامعون نے زرا سا مڑ کر اپنے کندھے پر رکھے اسکے ہاتھ کو دیکھا ایک میٹھی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

اریبہ فریش ہونے کے بعد اپنے کمرے میں کھڑی تھی حیدر کی باتیں بار بار اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں ایک دم سے وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر تیزی سے چلتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی

حیدر آنکھیں بند کیے کرسی سے سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"پھر آگئی تم۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر کوفت سے بولا

"آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں حیدر۔۔۔" وہ ایک دفعہ پھر روہانسی ہوئی تھی

"کیا سمجھوں میں۔۔" اب کی بار لہجہ سخت تھا لیکن وہ اس کے لہجے کی پرواہ کیے بغیر

چلتی ہوئی اس کی کرسی کے ساتھ گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے بولی

"اچھے لگتے ہیں آپ مجھے۔۔۔اتنی سی بات آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے۔۔۔"

"اریبہ۔۔اریبہ۔۔میں بہت بڑا ہوں تم سے۔۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

"تو کیا چھوٹو کو پیار نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"نہیں ہو سکتا۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں بولا

"آپ کچھ بھی کہہ لیں۔۔لیکن ایک بات یاد رکھیے گا آپ صرف میرے ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں ہانی کا ہوں۔۔"وہ قدرے چیخ کر بولا

وہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھتے ہوئے اٹھی

"ٹھیک ہے۔۔۔اب آپ کو میرے جنازے پر آنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔۔۔"

"اریبہ۔۔۔"

وہ اپنا آخری جملہ مکمل کر کے تیزی سے کمرے سے باہر گئی۔۔۔۔حیدر اسے پکارتا اس کے پیچھے بھاگا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر اریبہ کو پکارتا اس کے پیچھے بھاگا

اریبہ اپنے کمرے میں آئی دھپ سے دروازہ بند کیا اور اپنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے کچھ ڈھونڈنے لگی

حیدر دروازہ کھول کر اندر آیا اریبہ اپنے ہاتھ میں نیند کی گولیوں کی شیشی لیے کھڑی تھی

اس نے جیسے ہی شیشی منہ کے قریب کی حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کیا

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"اریبہ اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی

حیدر نے اس کے دونوں ہاتھ مروڑ کر اس کی کمر سے لگائے وہ اب پوری طرح سے

اس کے حصار میں تھی

"پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھاڑا تھا

"ہاں پاگل ہو گئی ہوں۔۔لیکن آپ کو نہیں دیکھ رہا۔۔۔"وہ جواباً اونچی آواز میں بولی

"تم خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی سمجھی تم۔۔۔"وہ اسے تنبیہہ کرتے ہوئے بولا

"کیوں۔۔۔آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں۔۔۔"

اس کے سوال نے حیدر کو لاجواب کر دیا

"اریبہ۔۔اریبہ۔۔مجھے آزمائش میں مت ڈالو پلیز۔۔۔"

حیدر کے چہرے پر چھائی پریشانی کو اریبہ صاف دیکھ سکتی تھی

"تو آپ مان کیوں نہیں جاتے۔۔"

"میں ہانی کا دل نہیں توڑ سکتا۔۔۔"

"اور میرا توڑ سکتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کرنے لگی

اس سے پہلے کہ حیدر کوئی جواب دیتا ہانی وہاں آئی

"اریبہ۔۔۔" اس نے اریبہ کو پکارا وہ حیرانی سے ان دونوں کو اتنے قریب دیکھ رہی تھی

ہانی کی آواز پر دونوں جلدی سے سیدھے ہوئے

وہ بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھتی چلتی ہوئی ان کے قریب آئی اور سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

"کک۔۔۔ کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔" اریبہ نے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا

"نہیں۔۔۔" ہانی نے پہلے اسے اور پھر سپاٹ نظروں سے حیدر کو دیکھا اور تیز تیز قدم چلتی وہاں سے چلی گئی

حیدر نے نظریں اریبہ کی طرف گھمائیں اس کے ہاتھ سے شیشی کھینچی اور بغیر کچھ کہے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا

اریبہ نم آنکھیں لیے وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی وہ اپنا دماغ تیزی سے چلا رہی تھی اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ حیدر زبردستی ہاتھ آنے والا نہیں ہے

"ہانی۔۔۔ہانی رکو۔۔۔"حیدر اسے بلاتا اس کے پیچھے بھاگتا آرہا تھا

ہانی رکی لیکن مڑ کر اسے نہیں دیکھا حیدر اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا

"اب کیا کہنا ہے آپکو۔۔۔"وہ سیریس لہجے میں پوچھنے لگی

"ہانی۔۔۔تم جو سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا

"اچھا۔۔۔کیا سمجھ رہی ہوں میں۔۔۔"وہ اب ہاتھ باندھ کر اسے دیکھتے سوال کر رہی تھی

اس کے سوال پر حیدر پزل ہوا

"حیدر۔۔۔آپ کو لگتا ہے میں آپ کے بارے میں غلط سوچ سکتی ہوں۔۔۔مجھے خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے۔۔۔"

ہانی اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولی

اس کی بات پر حیدر ریلیکس ہوا

"تھینکس ہانی۔۔۔"اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

ہانی بس مسکرائی

"ہانی بیٹا۔۔۔"حمیدہ بیگم کی آواز پر ہانی نے حیدر کی طرف دیکھا حیدر نے سائیڈ پر ہو کر اسے جگہ دی

ہانی پھیکا سا مسکرا کر چل دی لیکن دل میں اریبہ کیلیے خلش پیدا ہو چکی تھی حیدر کے سامنے وہ اپنی امیج خراب نہیں کرنا چاہتی تھی

حمیدہ بیگم اور رابیہ بیگم کچن میں کھڑی تھی

"ویسے میں سوچ رہی ہوں ہانی اور حیدر کے رشتے کو اب کوئی نام دے دیا جائے۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اچانک سے ہی بات شروع کی

"سوچ تو میں بھی یہی رہی تھی بھابھی۔۔۔"

رابیہ بیگم نے ایک نکتے کو گھورتے پر سوچ انداز میں کہا

"تو پھر کیوں نہ جلدی ہی اس سوچ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔۔۔میں تو جلدی سے اپنے بیٹے کے سر پر سہرا دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"حمیدہ بیگم پر جوش انداز میں بولی

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن حیدر ابھی آیا ہے تھوڑا اسے یہاں پر ایڈجسٹ ہونے دیں۔۔۔تھوڑا بزنس سنبھال لے۔۔۔پھر شادی کے بارے میں بھی سوچ لیں گے۔۔۔"رابیہ بیگم نے اپنا مدعا بیان کیا حمیدہ بیگم کو بھی ان کی بات مناسب لگی

"یہ بھی یہی صحیح ہے۔۔"انہوں نے بات سمجھتے ہوئے کہا رابیہ بیگم نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

مسکان یونیورسٹی سے واپسی آچکی تھی سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں

مصروف تھے سوائے اریبہ کے

وہ دن اریبہ نے اپنے کمرے میں بند ہو کر گزارا تھا ندا نے ابھی کسی سے بھی بات

کرنا مناسب نہ سمجھا تھا شام ہونے کے قریب عمر اسے لینے کیلیے آیا تھا

"اریبہ نظر نہیں آرہی۔۔۔"سب سے مل کر عمر نے پوچھا

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔بعد میں مل لیجیئے گا ابھی آپ چلیں زرقا می کے

ساتھ اکیلی ہو گی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ندا نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا

"ایسے کیسے میں اس سے مل کر آتا ہوں۔۔۔"وہ ندا کو وہیں چھوڑ کر اریبہ کے

کمرے کی طرف بڑھ گیا

اریبہ اپنے کمرے میں بیٹھی حیدر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی وہ بلکل اپنا مائینڈ چینج کر چکی تھی

اب وہ پر سکون سی بیٹھی تھی جب عمر کمرے تک آیا

وہ کمرے کے دروازے پر کھڑا ابھی دروازہ کھٹکانے ہی والا تھا کہ غیر ارادی طور پر وہ اریبہ کو دیکھنے لگا

اس نے کبھی اریبہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا لیکن آج اس کی نظروں کا زاویہ تبدیل ہوا تھا

اس نے سر تا پا تک غور سے اریبہ کو دیکھا اور اریبہ اس سے بے خبر خیالوں میں گم بیٹھی تھی

اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے اریبہنے دروازے کی طرف دیکھا

"عمر بھائی۔۔۔آپ۔۔۔"عمر کو دیکھ کر وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اور اپنا دوپٹہ

سیٹ کیا

"ہماری سالی صاحبہ تو بڑی اداس اداس معلوم ہو رہی ہیں۔۔کیا بات ہے۔۔۔"وہ کمرے کے اندر آتے ہوئے بولا

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں تو ٹھیک ہوں۔۔۔"اریبہ نے بات چھپاتے ہوئے کہا

"اچھا تو پھر باہر کیوں نہیں آئی۔۔۔"وہ خوشگوار لہجے میں پوچھنے لگا

"مجھے پتہ ہوتا کہ آپ آرہے ہیں تو میں آجاتی باہر۔۔۔"عمر اس کی بات پر مسکرایا اور ایک بار پھر اسے سر سے پیر تک گھورا

www.novelsclubb.com

"عمر اب آ بھی جائیں زرقا اکیلی ہے گھر پر۔۔۔۔"ندا دروازے پر کھڑی عمر کو بلا رہی تھی

عمر نے ایک نظر ندا کو دیکھا اور پھر اریبہ کو

"اچھا۔۔پھر ملیں گے۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا

اریبہ ہلکا سا مسکرائی وہ بھی مسکرا کر اسے دیکھتا ندا کے ساتھ چل پڑا

رات کے کھانے پر سب بیٹھے تھے جب اریبہ پر سکون سی اپنے کمرے سے آئی اور ان سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی ہانی نے بس ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی

وہ ایک نظر سب کو دیکھ کر رسمن مسکرائی

اس نے حیدر پر بھی کوئی خاص نظر نہیں

حیدر کو اس سے خوف آنے لگا اریبہ کی خاموشی اسے کسی بڑے طوفان کی آمد لگ رہا تھا لیکن فلحال اس نے اس بات کو اگنور کیا

کھانے کے بعد سب حسب معمول اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے

مسکان اپنے کمرے میں لیٹی کسی طرح سے شامعون کا نمبر لینے کا سوچ رہی تھی کہ اس کے موبائل پر فراز کی کال آنے لگی

اس نے قدرے کوفت سے موبائل کو دیکھا اور کال پک کی

"ہیلو۔۔۔"وہ اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے گویا ہوئی

"کیا ہو رہا تھا سویٹ وائس۔۔۔"بھرپور کمینگی سے پوچھا گیا

"کچھ نہیں۔۔۔آپ بتائیں کوئی خاص بات تھی۔۔۔"اس کے اس طرح پوچھنے پر فراز نے ایک بار پھر مٹھیاں بھینچیں

"خاص بات تو تھی۔۔۔"

"کیا۔۔۔"مسکان نے تعجب سے پوچھا

"ایکچلی کل میری برتھ ڈے پر ہم فرینڈز کی پارٹی ہے۔۔۔آپ آئیں گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔"وہ صاف جھوٹ بولتے ہوئے بولا

"کہاں ہے پارٹی۔۔۔"وہ زرا دلچسپی لیتے ہوئے بولی

"ایڈریس میں بھیج دوں گا آپ کو۔۔۔بلکہ آپ کہیں تو میں آپ کو پک کر لوں گا۔۔۔"

وہ اس کی دلچسپی دیکھتے ہوئے بولا

"نہیں نہیں۔۔۔آپ۔ایڈریس بھیج دیجیئے گا اور ٹائم۔۔۔"

"کل شام کو۔۔۔اور ایڈریس میں ابھی بھیج دیتا ہوں۔۔۔"وہ جلدی جلدی سے بولا

"اوکے آپ ایڈریس بھیج دیں میں کل۔شام آجاؤں گی۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"اس کی اگلی بات سنے بغیر ہی مسکان نے کال بند کی اور ایک نظر موبائل پر ڈال کر اسے سائیڈ پر رکھا اور آنکھیں موند کر لیٹ گئی

دوسری طرف فراز اس سے سارے حساب چکتا کرنے کا سوچ چکا تھا

--

صبح سیچر ڈے ہونے کی وجہ سے مسکان کو یونی سے چھٹی۔ تھی اس لیے وہ دیر تک سو رہی تھی

آفس کیلیے جانے والے آفس کی طرف روانہ ہو چکے تھے

ذوہیب نے اپنے آفس روم میں داخل ہوتے ہوئے حدیبہ کو میسج کیا اور آفس میں داخل ہو کر مسکرا کر موبائل ٹیبل پر رکھا

حدیبہ اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جب اسے موبائل پر میسج موصول ہوا

ذوہیب کا نام دیکھ کر اس نے جلدی سے میسج اوپن کیا

میسج میں ایک ایڈریس لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں 3 بجے لنچ پر لکھا ہوا تھا

"بہت ضدی ہو تم ذوہیب۔۔۔" اریبہ زیر لب مسکرائی اور اوکے کہہ کر میسج کا جواب دیا

حیدر ابھی اپنے میں پڑا سو رہا تھا کروٹ بدلتے ہوئے اس کی آنکھ کھلی ایک آنکھ کھول کر گھڑی کی طرف دیکھا جو صبح کے آٹھ بجا رہی تھی

آنکھیں ملتا ہوا وہ اٹھا اور جیسے ہی آنکھیں کھولیں اپنے کمرے کو دیکھ کر حیرت سے اس کی آنکھیں مزید کھل گئیں

اس کا کمرہ بلکل صاف ستھرا ہوا پڑا تھا ساتھ ہی کچھ چیزوں کی سیٹنگ بھی چینج کر دی گئی تھی

وہ اپنے کمرے کو دیکھتا ہوا اٹھا

ابھی وہ محو حیرت تھا جب اریبہ ہاتھ میں اس کے کپڑے لیے اندر داخل ہوئی

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔میں نے کی ہے صفائی۔۔۔" وہ اسے ایک نظر دیکھ کر بولی اور کپڑوں کا جوڑا صوفے پر رکھتے ہوئے گویا ہوئی

"یہ لیں۔۔۔آپ کے کپڑے پریس کر دیے ہیں۔۔ جلدی سے فریش ہو کر آجائیں میں ناشتہ لگاتی ہوں آپ کیلیے۔۔۔" وہ ایسے انداز میں بولی جیسے روز ہی یہ کام کرتی ہو

"یہ کیا ڈرامہ ہے۔۔۔اب کیا کرنا چاہتی ہو تم۔۔"

"آپ کا دل جیتنا چاہتی ہوں۔۔۔"وہ بڑے ہی رومنٹک انداز میں اسے دیکھتے ہوئے۔بولی اور واپس جانے کیلیے مڑی

اچانک سے وہ مڑی اور مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

"آپ آفس کیوں نہیں جاتے۔۔۔کب سے جو آئیں ہیں اب آپ کو آفس جانا چاہیے۔۔۔وہ کہتے ہیں نا پہلے نوکری پھر چھوکری۔۔۔"وہ شرارت سے اسے کہتی چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئ

ناچاہتے ہوئے بھی ایک مسکراہٹ حیدر کے چہرے پر آئی

"پاگل لڑکی۔۔"وہ بڑبڑایا اور کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گیا

تھوڑی دیر کے بعد وہ فریش ہو کر آیا اریبہ کچن میں اکیلی کھڑی تھی وہ چلتا ہوا کچن میں آیا اور وہیں رکھے ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا

"آ گئے آپ۔۔۔"اریبہ نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا اور ایک ٹرے میں ناشتہ

لیے اس کے سامنے رکھا

"یہ انڈا تم نے بنایا ہے۔۔"وہ انڈے کو ہاتھ میں اٹھا کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا

"ہانجی۔۔۔سب ہی میں نے بنایا ہے۔۔۔"

"اتنی خدمت کس لیے۔۔"وہ انڈے کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولا

"آپ کا دل جیتنے کیلئے۔۔۔"وہ پھر سے اسی انداز میں بولتی کچن سے باہر چلی گئی

حیدر نے حیرانی اور تعجب کے ملے جلے تاثرات لیے اسے جاتے دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سر۔۔۔بلایا آپ نے۔۔۔"حوالدار نے سیلوٹ کرنے کے بعد شامعون سے پوچھا

"ہمم۔۔۔۔نفری تیار کر لی تم نے۔۔۔"وہ اپنی چیئر گھماتے ہوئے نظریں اس پر گاڑے بولا

"یس سر۔۔سب تیار ہیں۔۔۔"حوالدار شبیر نے تابعداری سے جواب دیا

"گڈ۔۔۔ابھی چلو ایک راؤنڈ لے کر آتے ہیں۔۔۔"

اس نے بائیک کی چابی اٹھاتے ہوئے کہا

"کہاں سر۔۔۔"حوالدار نے تعجب سے پوچھا

"ہوٹل۔۔۔صورتحال کا جائزہ لینے۔۔۔"یہ کہ کر اس نے باہر کی طرف قدم

بڑھا دیے حوالدار شبیر خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا

۔۔۔۔۔۔

ذوہیب کب سے بیٹھا حدیبہ کا انتظار کر رہا تھا یہ ایک ہوٹل کے باہر کھلے آسمان تلے

ایک جگہ تھی سبز میدان پر جگہ جگہ کرسیاں رکھی گئی تھیں

ذوہیب کب سے اپنے سامنے رکھی خالی کرسی کو ہی دیکھے جا رہا تھا کچھ دیر کے بعد

اسے حدیبہ وہاں آتی دکھائی دی

ذوہیب نے سکھ کا سانس لیا

"مجھے تو لگا تھا آج تم نہیں آؤں گی۔۔۔"وہ اس کے بیٹھتے ہی بولنے لگا

"بہت مشکل سے دوست کے گھر کا بہانہ بنا کر آئی ہوں۔۔۔"وہ ایسے بتانے لگی جیسے بہت بڑا مار کہ سر کر آئی ہو

"تو میرا بتا دیتی نا انہیں۔۔۔"وہ دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے بولی

"ہاں تاکہ وہ مجھے گھر سے ہی نہ نکلنے دیتیں۔۔۔"وہ اس کے انداز ہر زرا جھینپی تھی

"ہاں نا۔۔۔پھر میں تمہیں تمہارے گھر سے اٹھا کر لے جاتا۔۔"

اس کے انداز پر حدیبہ مسکرائی

ذوہیب نے کسی ڈرامائی انداز میں دل پر ہاتھ رکھا

"یہی مسکراہٹ جان لے گی میری۔۔۔"وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"اتنی بری ہے مسکراہٹ۔۔۔"وہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہنے لگی

"نہیں جان لیوا ہے۔۔۔"وہ اب اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں پر رکھ کر اسے دیکھ رہا تھا

"اچھا بس کریں نا۔۔۔"وہ اس کی نظروں سے پزل ہوتے بولی

"ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔"اس کی بات پر حدیبہ نے گھور کر اسے دیکھا

ذوہیب نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

"اچھا کیا کھاؤ گی۔۔۔"

"کچھ بھی کھلا دیں۔۔۔"

ذوہیب نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ویٹر کو بلایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شامعون حوالدار کو ساتھ بٹھائے اس ہوٹل کے سامنے سے گزر رہا تھا جب اس کی نظر حدیبہ پر پڑی اس نے بائیک کی رفتار سست کی اور غور سے اس کے ساتھ بیٹھے آدمی کو دیکھا

ذوہیب کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا اس نے اپنے جبڑے بھینچے لیکن حوالدار کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

اس نے خود پر ضبط کیا اور رات کو اس سے سب پوچھنے کی غرض سے اس نے بائیک

آگے بڑھادی

۔۔۔۔۔۔۔۔

فرحان اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کے موبائل پر اریبہ کی کال آنے لگی

اس نے بے دھیانی سے کال پک کی اور موبائل فون کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔فرحان بھائی۔۔۔"

"ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔"وہ نظریں سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر رکھے بولا

"آج جلدی واپس آجایئے گا۔۔۔ہم سب آئسکریم کھانے جائیں گے۔۔۔اور

ذوہیب بھائی کو بھی بتادینا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ خوشی سے اپنا حکم صادر کر کے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی

"کس خوشی میں۔۔۔"وہ اس کی ساری خوشی ہوا کرتا پوچھنے لگا

"کیا مطلب کس خوشی میں۔۔۔میرا دل کر رہا ہے آج۔۔۔"

وہ اس کی بات پر حیران ہوتے ہوئے بولی

"اچھا تو جب مہرانی کا دل کرے گا۔۔۔تب اسے لے کر جانا لازمی ہو گا۔۔۔"

"ہاں نا۔۔۔اب جلدی سے آجائیں ورنہ میں ہانی کو۔۔۔"

اس نے شرارت سے کہہ کر اپنا جملہ ادھورا چھوڑا

"اچھا اچھا۔۔۔آرہا ہوں بلیک میلر آنٹی۔۔۔"فرحان بلکل چڑ کر بولا

"جلدی سے آجائیں اور ذوہیب کو بھی لے کر آیئے گا۔۔۔"

"اور کوئی حکم۔۔۔"

"نہیں ابھی تک صرف یہی ہے۔۔۔بس ٹائم پر پہنچ جانا چاہیے گا۔۔۔"وہ ایک دفعہ پھر اس پر حکم صادر کرتے بولی

"اوکے میڈم۔۔۔"

فرحان کا جواب سن کر اس نے کال بند کی اور پہلے تو وہ مسکان کو بتانے چل پڑی۔۔

مسکان بیڈ پر اپنے کپڑے پھیلائے ایک ایک جوڑے کو خود سے لگا کر شیشے میں دیکھ

www.novelsclubb.com

رہی تھی

اتنے میں اریبہ کمرے میں آئی

"کدھر جانے کی تیاری ہے۔۔۔"وہ اس کے پھیلے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے بولی

"دوست کی برتھڈے پر جانا ہے۔۔۔لیکن کوئی ڈھنگ کا سوٹ ہی نہیں میرے پاس۔۔۔"مسکان منہ بسورتے ہوئے ایک اور سوٹ اٹھا کر چیک کرنے لگی

"کونسی دوست کی برتھڈے ہے۔۔جو اتنی سیلیکٹو تیاری ہو رہی ہے۔۔۔"اریبہ ہاتھ نچا کر اس سے پوچھنے لگی

"اس کو چھوڑو۔۔۔تم بتاؤ کوئی کام تھا۔۔"وہ اس کے آنے کی وجہ پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔آج ہم سب آئسکریم کھانے جا رہے تھے۔۔۔لیکن تم تو۔۔"وہ اس کی تیاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

"اوہ۔۔۔تم لوگ کل چلے جاؤنا۔۔کل میں بھی فری ہو نگی۔۔۔"مسکان اپنے تئیں سیانا مشورہ دیتے ہوئے بولی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتنی مشکل سے فرحان بھائی مانے ہیں۔۔۔ہم پھر کبھی چلے جائیں گے پھر تم بھی آجانا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"مسکان کا منہ لٹک گیا

"اچھا یہ میری ہیلپ ہی کر دو۔۔۔کونسا سوٹ زیادہ اچھا لگے گا مجھ پر۔۔۔۔"

وہ پر جوش انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولی

اریبہ اس کے کپڑوں کو پرکھنے لگی

"یہ لال فراق پہن لو۔۔۔بہت اچھا لگے گا تم پر۔۔۔"اس نے ایک لال رنگ کا فراق اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا

"نہیں۔۔۔اس میں تو بلکل دلہن لگوں گی میں۔۔۔کوئی برتھڈے کے حساب سے سیلیکٹ کرونا۔۔۔"

مسکان نے بھنویں گرا کر کہا اریبہ نے ایک آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا اور کوئی اور جوڑا تلاش کرنے لگی

"یہ بہت اچھا ہے۔۔۔اس میں تمہارا رنگ بھی۔بہت گورا لگے گا۔۔۔"اریبہ سیاہ رنگ کا ستاروں سے بھرا فراق اس کے سامنے کرتی ہوئی بولی

"نہیں۔۔۔اس پہ ستارے تو دیکھو کتنے ہیں۔۔۔میں بلکل چم چم کر رہی ہونگی۔۔۔"وہ اس کو بھی ریجیکٹ کرتے ہوئے بولی

اریبہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا

"تو خود ہی کرو سیلیکٹ۔۔۔میں کیوں سر کھپاؤں۔۔۔"وہ قدرے اونچی آواز میں اس سے کہتی پیر پٹختی باہر نکل گئی

"ارے۔۔۔اریبہ۔۔۔"مسکان نے اسے بلایا لیکن وہ اس کی سنے بغیر باہر نکل گئی

اس کے جانے کے بعد وہ پھر سے بیڈ پر بکھرے کپڑے دیکھنے لگی

"یہ بلیک ہی سب سے اچھا ہے۔۔۔یہی پہن لیتی ہوں۔۔۔"اس نے اریبہ کا سیلیکٹ کیا ہوا سوٹ اٹھایا اور چینج کرنے واشروم میں گھس گئی

اپنے کمرے کی صفائی کرنے کے بعد ندا ابھی آرام کرنے ہی بیٹھی تھی کہ اریبہ کی کال آنے لگی

اریبہ آج سب کو آئسکریم پر انوائٹ کرنے کا کام کر رہی تھی

"ہیلو آپی۔۔۔ کیسی ہیں۔۔"

ندا کے کال اٹھاتے ہی اریبہ بول پڑی

"ٹھیک ہوں۔۔۔ تم بتاؤ کیسی ہو۔۔۔ گھر میں سب کیسے ہیں۔۔۔"

"سب ٹھیک ہیں آپی۔۔۔ وہ آج ناہم سب آئسکریم کھانے جا رہے ہیں۔۔۔ تو آپ بھی آجاتی تو اچھا ہوتا۔۔۔" اریبہ جوش سے کہتے پوچھنے لگی

اس کا خوش کن رویہ دیکھ کر ندا نے دل سے اسے دعائیں دیں وہ اس بات پر خوش تھی کہ اریبہ نے جلدی خود کو سنبھال لیا ہے

"آآآ۔۔۔ اس کیلیے تو تمہارے بھائی سے پوچھنا پڑے گا بیٹا۔۔۔ اور پتا نہیں عمر آنے دیں گے یا نہیں۔۔۔" ندا نے پہلے ہی ہار مانتے ہوئے کہا

"آپ ان سے پوچھے تو سہی۔۔۔بلکہ ایسا کریں ان کو بھی ساتھ لے آیئے گا۔۔۔"اریبہ مشورہ دیتے ہوئے بولی

"ہمم۔۔۔۔اچھا میں ان سے پوچھتی ہوں۔۔پھر تمہیں بتاؤں گی۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔"

اریبہ نے یہ کہ کر کال بند کی اس کی کال بند ہونے کے بعد عمر کو کال ملائی

۔۔۔۔

عمر حسب معمول نہایت سپاٹ موڈ میں اپنا کام کرنے میں مصروف تھا جب ندا کی کال نے اس کا دھیان بٹا دیا

www.novelsclubb.com

اس نے کوفت سے موبائل کی طرف دیکھا اور نا چاہتے ہوئے بھی کال اٹھائی

"ہیلو۔۔۔"ندا کی مدھم سی آواز فون سے ابھری

"ہاں بولو۔۔۔"عمر نے جان چھڑانے والے لہجے میں کہا

"وہ عمر۔۔۔آج اریبہ وغیرہ سب آئسکریم کھانے جا رہے ہیں۔۔۔اریبہ نے مجھے

اور آپ کو بھی بلایا ہے۔۔تو۔۔"

"تو۔۔۔"اریبہ کا نام سن کر عمر نے زرا دلچسپی لیتے ہوئے کہا

"تو اگر آپ شام کو فری ہیں تو ہم چلیں جائیں گے۔۔۔نہیں تو کوئی بات نہیں میں منع کر دوں گی اس کو۔۔۔"ندا اب اس کو ایموشنلی بلیک میل کر رہی تھی

"نہیں۔۔۔منع نہیں کرو ہم چلیں جائیں گے۔۔"

عمر نے ایسے ظاہر کیا جیسے وہ ندا کی بات مان رہا ہے ندا کی بات کو تو اس نے کبھی اہمیت ہی نہیں دی تھی وہ صرف اریبہ کے بلانے پر جانے کیلئے راضی ہوا تھا

"تھینکس عمر۔۔۔تھینکیو سو مچ۔۔۔"ندا نے جوش سے کہا

"اچھا۔۔ابھی میں کام کر لوں۔۔۔"وہ خوشگوار لہجے میں پوچھنے لگا

"جی جی کر لیں۔۔۔"ندا کا جواب سن کر عمر نے کال بند کی

ندا نے مسکرا کر فون کو دیکھا اور اریبہ کو بتانے کیلیے اسے کال ملانے لگی

سب کو انوائیٹ کرنے کے بعد اریبہ حیدر کے کمرے میں آئی

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی حیدر اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا باہر

لاؤنج میں دیکھ رہا تھا

اریبہ چلتی ہوئی اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی

"کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ پیچھے باندھے اسے دیکھے بغیر پوچھنے لگی

اریبہ کی آواز پر حیدر نے مڑ کر اسے دیکھا

"سوچ رہا ہوں تم کتنی پاگل ہو۔۔۔ خوامخواہ میرے پیچھے پڑی ہو۔۔۔" حیدر اب

سیدھے کھڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا

حیدر کی اس بات پر اریبہ کا کھلا چہرہ مرجھایا

اس نے تو یہ بات عام سے انداز میں کہ دی تھی یہ سوچے بغیر کہ اریبہ کا اس سے کتنا

دل دکھا ہو گا

"ابھی تو آپ کو لگ رہا ہے کہ میں آپ کے پیچھے پڑی ہوں۔۔۔ لیکن آپ دیکھیئے

www.novelsclubb.com

گا کسی دن میرا حق ہو گا آپ پر۔۔۔"

وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بمشکل روکتے ہوئے بولی

"اچھا جی۔۔۔" حیدر طنز سے ایک آبرو اچکا کر بولا

"خیر۔۔۔ میں یہ بتانے آئی تھی آج ہم سب شام کو جا رہے ہیں آئسکریم کھانے۔۔۔ اور آپ بھی ہمارے ساتھ چل رہے ہیں۔۔۔" وہ خود کو سنبھالتے دوبارہ سے جوش میں آتے ہوئے بولی

"یہ پوچھ رہی ہو یا حکم دے رہی ہو۔۔۔" وہ اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر پوچھنے لگا

"جو بھی سمجھ لیں۔۔۔ بس ٹائم پر تیار رہیے گا اور اگر چینج کرنا ہو تو مجھے بتا دیجیئے گا میں کوئی اچھا سا سوٹ پریس کر دوں گی۔۔" وہ بیویوں کی طرح حکم دیتی اسے ہکا بکا چھوڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی

شام ہو چکی تھی ندا اور عمر بھی آ چکے تھے سب آئسکریم پارلر کیلئے جبکہ مسکان

بر تھڈے پر جانے کیلئے تیار کھڑی تھی

تھوڑی دیر میں اریبہ بھی تیار ہو کر آ گئی وہ عام سے کڑھائی والے لون کے جوڑے میں گلے میں دوپٹہ ڈالے بلاشبہ بہت حسین لگ رہی تھی عمر نے نظر بھر کر اسے دیکھا

"چلیں۔۔۔"وہ سب کو دیکھ کر بولی

"گاڑیاں تو تم لوگ لے کر جا رہے ہو تو میں کیا رکشے میں جاؤں۔۔۔"مسلان نے ان سب کو دیکھ کر پوچھا

"مرضی ہے رکشے پر چلی جاؤ۔۔۔"اریبہ نے بے نیازی سے کہا

مسکان نے اسے گھورتے ہوئے اپنا دوپٹہ سیٹ کیا پرس اٹھایا اور سب کو سر ہلا کر اللہ حافظ کہتی باہر نکل گئی

"اب آپ لوگوں نے کیا یہی کھڑے رہنا ہے۔۔۔"اریبہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا اس کی بات پر سب خالدہ بیگم، حمیدہ بیگم اور گھر کے سب بڑوں کو مل کر

وہ باہر کی طرف بڑھے

حیدر ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھا اریبہ اس کے ساتھ بیٹھنے جا ہی رہی تھی کہ ہانی اسے دھکا دیتی حیدر کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی اریبہ نے تعجب سے اسے اور اس کی سپیڈ کو دیکھا

گاڑی میں بیٹھا حیدر زیر لب مسکرایا تھا

اریبہ اس کو گھورتی دوسری گاڑی میں فرحان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

"اپنی بندی نہیں سنبھالی جاتی آپ سے۔۔۔" وہ ہانی کی طرف اشارہ کر کے فرحان سے بولی

www.novelsclubb.com

"ابھی میری بندی کہاں ہے وہ۔۔۔۔" فرحان نے جیسے افسوس کیا تھا

"پھر بھی۔۔۔۔ابھی سے سنبھال کر رکھیں۔۔۔" اریبہ بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھی

اتنے ذوہیب ان دونوں کی پچھلی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا

جب کہ ندا،زرقا اور عمر حیدر کی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے

اریبہ نے ایک آخری دفعہ حیدر کو دیکھا جو اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں دونوں گاڑیاں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھیں

مسکان نے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر بڑی مشکل سے ایک رکشے والے کو رکا

"بھائی اس ایڈریس پر لے جاؤ گے۔۔۔"مسکان نے موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

رکشے والے نے ایڈریس سمجھ کر پہلے تو غور سے مسکان کو دیکھا

"لے جاؤں گا میڈم۔۔۔"رکشے والے نے رکشہ سٹارٹ کرتے ہوئے کہا مسکان جلدی سے رکشے کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئ

شام اب رات میں بدل رہی تھی۔۔۔آسمان پر تاریکی میں اضافہ ہو رہا تھا

دونوں گاڑیاں آئسکریم پارلر کے سامنے آکر رکیں۔۔۔سب ایک ایک کر کے

گاڑی سے باہر آئے

"رکیں۔۔۔رکیں۔۔۔"اب اندر جانے لگے جب اریبہ نے انہیں روکا

سب نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اندر نہیں چلتے۔۔۔آئسکریم یہیں لا کر کھاتے ہیں۔۔۔"

"سیریسلی۔۔۔ہم باہر کھڑے ہونے کیلیے آئے تھے کیا۔۔۔"ذوہیب نے تعجب

سے اسے دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

اریبہ نے برا سا منہ بنایا

"اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔اریبہ کہ رہی ہے تو ہم باہر کھڑے ہو کر ہی کھا لیں

گے۔۔۔"عمر نے اریبہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا

"تھینکس عمر بھائی۔۔۔"اریبہ جوش سے بولی

"آپ لوگ سب یہیں کھڑے رہیں۔۔۔میں اور عمر بھائی آئسکریم لے کر آتے ہیں۔۔۔"

اریبہ نے عمر کو اشارہ کیا اور دونوں آئسکریم پارلر کی طرف بڑھ گئے

ہانی نے کوفت سے دونوں کو جاتے دیکھا اور تھوڑا سا پیچھے ہو کر گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی فرحان قدرے جھجکتے ہوئے اس طرف آیا اور اس کے ساتھ ہی گاڑی سے لیٹ لگا کر کھڑا ہو گیا

۔۔۔۔۔۔

اریبہ آئسکریم لینے کیلیے آگے بڑھی جا رہی تھی جب عمر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کیا

اریبہ نے پہلے اسے اور پھر اس کے بازو میں جکڑے اپنے ہاتھ کو حیرت سے دیکھا

"تم یہی کھڑی ہو۔۔۔میں لے کر دیتا ہوں تمہیں۔۔"

اریبہ کو ایک جگہ کھڑا کر کے عمر نے آئسکریم لا کر کچھ خود پکڑیں اور اسے پکڑائیں

اور دونوں باہر چلے آئے

۔۔۔۔۔۔۔

سب کو آئسکریم دینے کے بعد اریبہ حیدر کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی جو اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

اریبہ اس کے ساتھ کھڑی ہو کر سامنے دیکھنے لگی

"ویسے آپ کو کونسا فلیور پسند ہے۔۔۔میں نیکسٹ ٹائم وہیں لاؤں گی۔۔۔"اس نے سامنے ہی دیکھتے ہوئے کہا

"ونیلا۔۔۔"حیدر نے بغیر کسی چوں چرا کے جواب دیا

"ایک بات پوچھوں اریبہ۔۔۔"وہ اسے دیکھے بغیر بولا

"جی۔۔"

"یہ سب کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔"

"آپ کا دل جیتنے کیلئے۔۔۔"

"جب تمہیں پتا ہے کہ میں ہانی کا ہوں تو اتنی کوششوں کی وجہ۔۔۔" وہ اب جواب طلب نظروں سے اسے اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھ رہا تھا

"ہانی سے صرف آپکی منگنی ہوئی ہے شادی نہیں۔۔۔اور میں نے سنا ہے جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔۔اگر آپ کا جوڑ ہانی کے ساتھ ہے تو میری ان کوششوں سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ لیکن اگر آپکا جوڑ میرے ساتھ ہے تو ہانی کو ہم دونوں کے درمیان میں سے نکلنا پڑے گا۔۔۔"

وہ اس کو لاجواب کرتی پر سکون لہجے میں کہ کر سامنے دیکھنے لگی حیدر نا چاہتے ہوئے بھی اس کے جواب پر غور کرنے پر مجبور ہو گیا

دور کھڑی ہانی کی نظر ان دونوں پر ہی جمی تھی۔۔۔وہ اب اریبہ سے دو ٹوک بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

تھوڑی دیر مسکان کا رکشہ ایک ہوٹل کے سامنے آکر رکا

مسکان نے رکشے والے کو پیسے دیے اور ہوٹل کے اندر قدم بڑھا دیے اس وقت آسمان پر کافی اندھیرا چھا چکا تھا

یہ ایک تین منزلہ عمارت تھی جس کی پہلی منزل پر کلب لگایا جاتا تھا۔۔۔اور دوسری اور تیسری منزل پر اپنی ہی نوعیت کے گھناؤنے کام ہوتے تھے

مسکان جیسے ہی اندر داخل ہوئی فراز اس کے استقبال میں کھڑا تھا ایک نظر تو اسے دیکھ کر وہ اس سے نظریں ہٹانا بھول گیا تھا

خود پر قابو پاتا وہ اس کے قریب آیا

"آ گئی تم۔۔۔کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔" وہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا بولا اس کے لہجے سے مسکان سمجھ گئی تھی کہ یہی فراز ہے

"آپکی برتھڈے پارٹی ہے نا۔۔۔تو یہاں تو۔۔۔" مسکان نے آس پاس اشارہ کرتے ہوئے کہا

"وہ پارٹی اوپر ہے۔۔۔چلو ہم اوپر چلتے ہیں۔۔۔" وہ مسکان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا

کر بولا

مسکان اس کے ہاتھ کو اگنور کرتی آگے چل پڑی فراز نے اپنی مٹھی بھینچی اور ضبط کرتا اس کے ساتھ چل پڑی

شامعون اپنی پوری نفری کے ساتھ وہاں پہنچ چکا تھا

"میرے اشارے پر سب ایک ساتھ اندر داخل ہونگے۔۔۔"شامعون سب کو حکم دیتے ہوئے کہا

"یس سر۔۔۔"سب نے یک زبان ہو کر کہا

"اور کوئی بھی بھاگنے نہ پائے۔۔۔کسی کو بھی نہیں چھوڑنا۔۔۔"اپنا دوسرا حکم صادر کر کے وہ باہر سے ہی ہوٹل کا جائزہ لینے لگا

کچھ دیر میں ہی شامعون نے ہاتھ کا اشارہ کیا۔۔۔سب بھاگتے ہوئے ہوٹل کے اندر داخل ہوئے اور ایک ایک بندے کو پکڑنے لگے پورے ہوٹل میں بھگدڑ مچ چکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی سب لوگ خود کو بچانے کیلئے بھاگ رہے تھے لیکن کسی کو بھاگنے کا موقع نہیں دیا جارہا تھا

دوسری طرف

فراز مسکان کو سیکنڈ فلور کے ایک کمرے میں لے کر آیا مسکان جیسے ہی اندر داخل ہوئی فراز نے پیچھے سے دروازہ بند کر دیا

مسکان نے مڑ کر اسے اور پھر دروازے کی طرف دیکھا

"آ۔۔۔آپ کی تو۔۔۔برتھڈے پارٹی نہیں تھی۔۔۔لیکن۔۔۔یہاں۔۔تو کوئی نہیں ہے۔۔۔"مسکان نے خود کو سنبھالتے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا

اس کی بات فراز کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی

"یہی تو پارٹی ہے تمہاری اور میری۔۔۔"وہ اس کے قریب آتے بولا

"کک۔۔کیا۔۔۔کیا مطلب۔۔۔"مسکان نے ایک قدم پیچھے بڑھاتے ہوئے

پوچھا

"ابھی سمجھ جاؤ گی مطلب بھی۔۔۔"یہ کہ کر اس نے مسکان کو اپنی طرف کھینچا

"چھوڑو مجھے۔۔۔"مسکان خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔فراز نے

اپنی پکڑ مزید مضبوط کرتے ہوئے اسے بیڈ پر گرایا اور خود اس پر جھکا

"ہٹو۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔"مسکان مسلسل اس کو خود سے

دور کرتی رو رو کر کہ رہی تھی

لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

---

www.novelsclubb.com

۔سارے پولیس والے بھاگتے ہوئے لوگوں کو پکڑنے اور کلب کو خالی کرنے میں

مصروف تھے

شامعون انہیں مصروف دیکھ کر اپنی پسٹل ہاتھ میں پکڑے سیڑھیاں چڑھ کر

دوسری منزل پر آیا

ایک کمرے میں سے لڑکی کے چیخنے کی آواز آرہی تھیں وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا

کمرے کے اندر کا منظر دیکھ کر پہلے تو اسکی آنکھیں پھر اس کا پارہ کائی ہوا مسکان کو اس کے اتنا قریب دیکھ کر اس کا خون کھولا

"تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے۔۔۔"فراز اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

مسکان اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھی اور شامعون کے پیچھے چھپ کر اس کی شرٹ کو مضبوطی سے جکڑ لیا

"کون ہو تم۔۔۔"فراز نے اپنا سوال دہرایا

شامعون نے اپنی پسٹل پینٹ کی جیب میں رکھی اور آنکھوں میں خون لیے اس کی طرف بڑھا اور ایک زوردار مکہ اس کی ناک پر رسید کیا فراز اس اچانک حملے کیلئے تیار نہیں تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا شامعون نے ایک اور مکا اس کے منہ پر رسید کیا اور اس کے کالر جکڑے بولا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔۔" وہ دھاڑا تھا

اسے کمزور دیکھ کر فراز نے زور سے اسے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا

"شامعون۔۔۔" مسکان اسے سنبھالنے اس کی طرف بڑھی

شامعون نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اور ایک بار پھر اسے بڑھا دونوں میں اب ہاتھا پائی شروع ہو چکی تھی

"سر۔۔۔" حوالدار کچھ پولیس والوں کے ساتھ وہاں آیا شامعون نے اسے چھوڑا اور انہیں اشارہ کیا ان سب نے نبیل کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اسے لے جانے لگے نبیل انہیں دھمکیاں دیتا ہوا گھسیٹتا ہوا باہر گیا

کمرے میں اب صرف حوالدار شامعون اور روتی ہوئی مسکان کھڑے تھے

شامعون ان دونوں کو لیے کمرے سے باہر آیا اور گرل پر ہاتھ رکھے نیچے جھانکا اب وہاں میڈیا بھی پہنچ چکی تھی جو "بدنام ہوٹل پر چھاپے" کی خبریں چلا رہی تھی

"حوالدار۔۔۔"

"یس سر۔۔۔"

"یہاں سے نکلنے کا کوئی دوسرا رستہ نہیں ہے۔۔۔" شامعون نے اسے دیکھتے پوچھا

"سر دوسرا رستہ ہے تو سہی۔۔۔ لیکن وہاں سے جانے کیلیے بھی آپ کو بچ کر ہی نکلنا پڑے گا۔۔۔" حوالدار نے ایک نظر مسکان کو دیکھ کر کہا

"کہاں ہے۔۔۔" شامعون اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا

"یہاں سیڑھیوں سے اتر کر بائیں طرف دوسرا دروازہ ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ فٹافٹ میری بائیک وہاں لے کر آؤ۔۔۔ میں کچھ دیر تک آؤں گا تب تک یہاں سب کچھ سنبھال لینا۔۔۔"

شامعون اس کو حکم دیتا مسکان کو اشارہ کر کے تیز تیز قدم چلتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا مسکان بھی اس کے پیچھے چل پڑی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانے کیلئے وہ تقریباً بھاگ رہی تھی

www.novelsclubb.com

میڈیا والوں سے نظریں بچا کر وہ مسکان کو لیے دوسرے دروازے سے باہر آیا

کچھ دیر میں حوالدار اس کی بائیک دے گیا

وہ بائیک پر بیٹھا اور مسکان کو اشارہ کیا وہ مرے مرے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے آ کر بیٹھ گئی

شامعون نے بغیر کسی تاخیر کے بائیک سٹارٹ کی

مسکان مسلسل روتے ہوئے ہچکیاں لے رہی تھی ایک ہی جھٹکے میں اس کے ساتھ وہ ہو گیا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔اوپر سے اس بات کی ٹینشن کہ شامعون اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا

اس کے رونے سے شامعون بہت تنگ آ رہا تھا

اس کے ایک دفعہ منع کرنے کے باوجود جب وہ مسلسل روتی رہی تو اس نے ایک جھٹکے سے بائیک روکی اور اس کی طرف مڑھا

"اب اگر ایک آنسو بھی نکلا تمہاری آنکھ سے۔۔۔تو میری تمہاری آنکھیں نکال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لوں گا۔۔۔"وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا

مسکان اس کے انداز پر سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور اپنی ہچکیوں کو قابو میں کیا

شامعون نے دوبارہ سے بائیک سٹارٹ کی اب کیبار بائیک مسکان کے گھر کے سامنے رکی

مسکان بائیک سے نیچے اتری

"شامعون۔۔۔آپ جو سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

"صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ اندر۔۔"مسکان اپنی صفائی میں کچھ بولنے ہی والی تھی جب شامعون نے اس کی بات کاٹی اور اسے دیکھے بغیر بائیک سٹارٹ کر کے اس کے سامنے سے بھگاتا ہوا لے گیا مسکان نے خالی خالی نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

شامعون کے جانے کے بعد مسکان مرے مرے قدم اٹھاتی گھر کے اندر داخل ہو گئی

"اتنی جلدی آگئی تم۔۔۔"رابیہ بیگم جو ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھیں مسکان کو دیکھ کر بولیں

"تھوڑی طبیعت خراب تھی امی۔۔۔"وہ خالی خالی لہجے میں کہتی بغیر کوئی تاثر دیے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی رابیہ بیگم نے عجیب نظروں سے اسے جاتے دیکھا

باقی سب لوگ بھی واپس آ چکے تھے۔۔۔ندا اپنے گھر جا رہی تھی جانے سے پہلے وہ سب کو ملنے کے بعد اریبہ سے ملی

"اریبہ مجھے بہت اچھا لگا تمہیں پھر سے پہلے جیسا نارمل دیکھ کر۔۔۔"وہ اس کے

ایک ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بولی

اس کے جواب میں اریبہ بس مسکرا دی

"اب تو کچھ بھی نارمل نہیں ہو گا۔۔۔" یہ بات اریبہ نے دل میں کہی

اس کے بعد ندا باقی سب سے مل کر اپنے گھر چلی گئی اور سب کھانے کی میز پر بیٹھ گئے

فراز کو حوالات میں بند کرنے کے بعد شامعون اپنی بے چینی پر قابو نہ پاتے ہوئے گھر آ گیا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اسی منظر کے بارے میں سوچ رہا تھا

اسے مسکان کے ساتھ ساتھ خود پر غصہ آ رہا تھا بار بار سوچنے سے اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا اچانک سے اسے حدیبہ کا خیال آیا

وہ ایک دم سے اٹھا اور تیز تیز قدم چلتے حدیبہ کے کمرے کی طرف بڑھا اپنے کمرے سے نکلتی نصرت بیگم نے اڈے اتنے غصے سے حدیبہ کے کمرے کی طرف

جاتے دیکھا تو وہ بھی پریشانی سے اس کے پیچھے گئیں

حدیبہ اپنے کمرے میں بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی شامعون دروازے کو دھکا دیتا ہوا اندر آیا حدیبہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"بھائی۔۔۔" وہ اسے دیکھتے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

نصرت بیگم بھی اب کمرے میں آچکی تھیں

"کہاں گئی تھی آج تم۔۔۔" وہ اس کے پاس آتا کمال ضبط سے بولا

"مم۔۔۔میں۔۔" حدیبہ نے جیڈے تصدیق کرنا چاہی

"ہاں تم۔۔۔ کہاں گئی تھی آج۔۔۔" اب کی بار وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا

"مم۔۔میں۔۔میں اپنی۔۔۔دوست کے گھر گئی تھی۔۔۔" اس نے اکھڑتی سانس کے ساتھ جملہ مکمل کیا

"کونسی دوست کے گھر۔۔ہاں۔۔۔"

حدیبہ اس کے جواب میں چپ رہی

"بتاؤنا۔۔۔امی پوچھیں زرااس سے یہ کس دوست کے گھر گئی تھی۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں نصرت بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے بولا

"ارے بیٹا۔۔۔مجھے بتا کر گئی تھی یہ۔۔"نصرت بیگم ان کے پاس آئیں اور حدیبہ کی ہمایت میں بولیں

"میں نے پوچھا کس کے گھر گئی تھی۔۔۔۔"وہ نظریں حدیبہ پر گاڑے دھاڑا تھا

حدیبہ اس کی آواز پر بری طرح سہم گئی

"ار۔۔۔اریبہ کے گھر۔۔۔"وہ خوف سے اسے دیکھتے بولی

"جھوٹ۔۔۔"شامعون ایک دم سے دھاڑا

"شامعون بیٹا یہ کیا کہ رہے ہو تم۔۔"نصرت بیگم نے ایک بار پھر حدیبہ کو بچانے کی کوشش کی

"امی آپ کو پتہ ہے یہ کس سے ملنے گئی تھی۔۔"وہ اب نصرت بیگم کی طرف

متوجہ ہوا تھا

"امی میں اریبہ سے ملنے گئی تھی۔۔"

"پھر جھوٹ۔۔"اب کی بار اس نے غصے سے حدیبہ پر ہاتھ اٹھایا جسے نصرت بیگم نے روکا

"شامعون۔۔۔تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔"

نصرت بیگم نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں نے آج اپنی آنکھوں سے اسے ذوہیب کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔"وہ ایک لفظ چبا چبا کر بولا

www.novelsclubb.com

حدیبہ نے حیرت سے اسے دیکھا نصرت بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا وہ ان دونوں کو۔دیکھتی لاجواب ہوئی

"یہ پتا نہیں پہلے کتنی دفعہ جھوٹ بول چکی تھی۔۔۔"غصے میں کہتا وہ ایک دفعہ پھر اس کی طرف بڑھا تھا

"امی۔۔" حدیبہ نے اپنے چہرے کو بازو سے چھپایا تبھی نصرت بیگم ان دونوں کے درمیان میں آئیں

"قسم سے امی۔۔۔ میں پہلے ان سے ملنے نہیں گئی یہ پہلی دفعہ ہی تھا۔۔۔" حدیبہ روتے ہوئے بولی

"پھر جھوٹ۔۔" یہ کہ کر شامعون نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا

"شامعون۔۔۔" نصرت بیگم نے اس کا ہاتھ روکا

"تم جاؤ اپنے کمرے میں میں اس سے پوچھتی ہوں۔۔۔۔" وہ اس کو جانے کا اشارہ کر کے بولیں

"لیکن امی۔۔۔"

"میں نے کہا نا بیٹا تم جاؤ۔۔۔" شامعون نے ایک خونخوار نظر حدیبہ پر ڈالی اور پیر پٹختا وہاں سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد نصرت بیگم حدیبہ کی طرف مڑیں جو شرمندگی سے سر

www.novelsclubb.com

جھکائے کھڑی تھی

"یہ میں کیا سن رہی ہوں حدیبہ۔۔۔کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔"وہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں

"امی۔۔میں پہلی دفعہ ہی ملی تھی ان سے۔۔۔"وہ اپنی صفائی میں بولی

"کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔"انہوں نے سوال دہرایا

"وہ امی۔۔۔۔"حدیبہ نے سر جھکا کر پوری بات بتائی

"امی۔۔۔میں پہلی دفعہ ہی ملی تھی ان سے۔۔۔آپ پلیز بھائی کو سمجھائیں۔۔۔"بات ختم کر کے وہ روتے روتے التجا کرنے لگی

"ہمم۔۔۔"نصرت بیگم نے ایک سانس بھر کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اثبات میں سر ہلایا

اور آرام کرنے کا کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں

حدیبہ اس خلاف توقع واقعے پر اچھی حیرانی سے نہ نکلی تھی

نصرت بیگم شامعون کے کمرے میں آئیں وہ ابھی بھی بے چینی کے عالم میں بیٹھا تھا انہیں دیکھ کر کھڑا ہوا

نصرت بیگم نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے ساتھ آکر بیٹھیں

"آپ نے پوچھا اس سے۔۔۔"نصرت بیگم نے اثبات میں سر ہلایا

"دیکھو بیٹا۔۔۔اگر دو لوگ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو اس میں کوئی غلط بات تو نہیں ہے نا۔۔۔"وہ اسے سمجھانے والے لہجے میں بولیں

"کیا مطلب۔۔۔"وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"حدیبہ اور ذوہیب ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔ذوہیب اچھا لڑکا ہے کام کاج والا ہے۔۔۔مجھے حدیبہ کیلیے مناسب لگا ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتی دونوں بچے کسی گناہ میں پڑیں اسی لیے میں جلدی سے ہی دونوں کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

بات ختم کر کے انہوں نے جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھا

شامعون کو اس بات میں کوئی نقص نہ نظر آیا

"جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔۔۔"نصرت بیگم نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اپنے کمرے میں چلی گئیں

۔۔۔۔۔

جاتے جاتے وہ حدیبہ کو ذوہیب کو سب بتانے کا کہہ گئیں تھیں

ذوہیب اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا جب حدیبہ کی کال سے اس کا موبائل چمکنے لگا

www.novelsclubb.com

اس نے کال پک کی اور موبائل کان سے لگایا

"خیریت۔۔۔اس وقت کا کی۔۔۔"ذوہیب نے کال پک کرتے ہی وجہ پوچھی

"ذوہیب۔۔۔"اس نے بھرائے لہجے میں اسے پکارا

"حدیبہ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔"ذوہیب نے اس کی آواز سن کر پریشانی سے پوچھا

"ذوہیب وہ۔۔۔۔" حدیبہ نے اسے پوری بات بتائی ذوہیب کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا لیکن آخری بات سن کر اسے تسلی ہوئی تھی

"ذوہیب۔۔۔اب تم جلدی سے اپنے گھر والوں سے بات کرو یہ نہ ہو امی کا ارادہ بدل جائے۔۔۔"

"تم فکر مت کرو میں کل ہی امی سے بات کرتا ہوں۔۔۔" ذوہیب نے اسے تسلی دی

"ابھی تم سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔"

"ہمم۔۔" حدیبہ نے مختصر سا جواب دیا

"گڈ نائٹ۔۔۔" ذوہیب نے خوشگوار موڈ میں کہہ کر کال بند کی

صبح ہو چکی تھی۔۔۔آج فرحان اور ذوہیب کا بھی دیر سے آفس جانے کا ارادہ تھا اریبہ حیدر کے کمرے کی صفائی کر کے باہر آئی ہانی کمرے کے سامنے سے ہی گزر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی تھی اریبہ کو دیکھ کر رکی

"رکو اریبہ۔۔۔"اس کے پکارنے پر اریبہ رکی اور اس کی طرف ہی دیکھنے لگی وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

"یہ کیا چل رہا ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی

"کیا۔۔۔"اریبہ نے انجان بنتے ہوئے کہا

"تمہیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں دیکھ رہا کہ تم کیسے حیدر پر ڈورے ڈال رہی ہو۔۔۔"وہ اپنے لہجے کو سخت رکھتے ہوئے بولی

"میں کسی پر ڈورے نہیں ڈال رہی۔۔۔"اریبہ نے نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں کہا

"جھوٹ مت بولو۔۔۔اندھی نہیں ہوں میں۔۔۔"

اس نے اریبہ کا بایاں بازو دبوچا

"ایک بات میری کان کھول کر سن لو۔۔۔مجھے اب تم حیدر کے آس پاس بھی نظر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ آؤ۔۔۔ سمجھی۔۔۔"اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے بغیر آگے کی طرف چل پڑی

اریبہ نے صدمے سے زمین کو تکا۔۔۔ہانی کا ایک اور ہی روپ اس کے سامنے آیا تھا وہ ایسے ہی زمین کو تکتے چلنے لگی اور سامنے آنے والے فرحان سے ٹکرائی

"چڑیل۔۔۔ تمہیں دیکھتا نہیں ہے کیا۔۔۔"فرحان نے شرارت سے کہا

"سوری۔۔۔"اریبہ کا سرد لہجہ دیکھ کر اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"اریبہ۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ اس کی حالت دیکھتے ہوئے بولا

"کچھ نہیں۔۔۔"وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

"ادھر میری طرف دیکھو۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔"

وہ اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کرتے ہوئے بولا

"نہیں فرحان بھائی۔۔"

"پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔"

"اپنی وجہ سے رو رہی ہوں۔۔۔گناہ ہو گیا ہے مجھ سے۔۔۔اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں سے پیار کرنا گناہ ہے نا۔۔۔وہی گناہ ہو گیا مجھ سے۔۔۔"وہ روتے روتے دہائی دینے لگی

"کیا مطلب۔۔۔"فرحان نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا

"میرے بس میں کچھ نہی تھا فرحان بھائی۔۔۔جب مجھے پتہ ہے کہ حیدر ہانی کا منگیتر ہے تو اگر میرے بس میں ہوتا تو کیا میں اس سے پیار کرتی۔۔۔۔۔کبھی نہ کرتی۔۔۔لیکن پیار سوچ سمجھ کے تو نہیں کیا جاتا نا۔۔۔بس مجھے اسی پیار کی سزا مل رہی ہے۔۔۔"وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

اس کی پوری بات سن کر پہلے تو فرحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

"اچھا ادھر آؤ تم۔۔۔"فرحان نے اسے صوفے پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا

"اریبہ۔۔۔میں مانتا ہوں پیار کرنا اپنے بس میں نہیں ہوتا۔۔۔اور اب کوئی ہو یا

نہ ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"فرحان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

اریبہ اسے دیکھ کر پھیکا سا مسکرائی

"چلو جاؤ۔۔۔اب جلدی سے منہ دھو کر آؤ۔۔۔"فرحان نے اٹھتے ہوئے کہا

اریبہ نے اثبات میں سر ہلایا اور منہ دھونے چلی گئی

حیدر آنکھیں ملتا ہوا اٹھا۔۔۔اٹھ کر اس نے اپنے کمرے کا جائزہ لیا کمرے کی صفائی ہو چکی تھی اس کے پریس کیے ہوئے کپڑے بھی صوفے پر پڑے تھے۔۔۔لیکن اسے اریبہ کہیں دکھائی نہ دی تھی

www.novelsclubb.com

وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتا اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

تھوڑی دیر کے بعد وہ فریش ہو کر باہر آیا

باہر آکر بھی اس کی نظریں اریبہ کو ہی تلاش کر رہیں تھیں لیکن وہ اسے کہیں نہیں دیکھ رہی تھی

وہ اسے دیکھنے کی غرض سے کچن میں آیا۔۔۔لیکن سامنے ہانی کو دیکھ کر اس کی امید ہر پانی پھر گیا

"حیدر۔۔۔اٹھ گئے تم۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔"وہ اسے کچن میں رکھی چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

وہ افسردہ قدموں سے چلتا ہوا چیئر پر آکر بیٹھ گیا

تھوڑی دیر بعد ہانی نے ناشتہ اس کے سامنے لا کر اٹھا

"ویسے تمہارے اٹھنے کی ٹائمنگ نا بہت خراب ہے۔۔"وہ مسکرا کر بولی حیدر اس کے جواب میں پھیکا سا مسکرایا

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ناشتہ اس کے سامنے رکھ رہی تھی جب حمیدہ بیگم کچن میں آئی

"ماشاءاللہ۔۔۔"ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر انہوں نے اس کی بلائیں لیں جس پر ہانی نے شرما کر سر جھکایا

"ہانی بیٹا۔۔۔وہ میں کہنے آئی تھی کہ کچن کا تھوڑا سامان لینا ہے۔۔۔تو تھوڑی دیر

میں بازار جانا ہے تم تیار رہنا۔۔۔"

"جی آنٹی۔۔۔"ہانی نے تابعداری سے کہا حمیدہ بیگم دونوں کو مسکراتے دیکھ کر کچن سے باہر چلی گئیں

"آپ ناشتہ کریں میں آتی ہوں۔۔۔"ہانی بھی اس سے معذرت کرتی کچن سے باہر چلی گئی

حیدر اب اکیلا بیٹھا منتظر نظروں سے کچن کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اریبہ نے شائید آج آنا نہیں تھا

تھوڑی دیر بعد مسکان مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی ساری رات رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج کر بلکل سرخ ہو چکی تھی

وہ چلتی ہوئی حیدر کے سامنے والی چیئر پر آکر بیٹھی

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔"حیدر نے اس کی حالت دیکھ کر پوچھا

"کچھ بھی نہیں۔۔۔"مسکان نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا

"تمہاری آنکھیں دیکھ کر لگتا ہے تم پوری رات سوئی نہیں۔۔۔اور اب تم سے جاگا نہیں جا رہا۔۔"

"ہمم۔۔۔"مسکان نے ادھ کھلی آنکھوں سے مختصر سا جواب دیا

"یہ لو۔۔۔"حیدر نے اپنا ناشتہ اس کی طرف بڑھایا

"اور آپ۔۔۔"مسکان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"مجھے بھوک نہیں ہے تم کھالو۔۔۔"

وہ اپنا ناشتہ اسے دے کر کچن سے باہر آیا

کچن میں بیٹھی مسکان بڑی مشکل سے ناشتے کو حلق سے نیچے اتارنے لگی

حیدر کی نظریں اپنے کمرے سے باہر آتی اریبہ پر ٹھہریں اس نے پہلے آس پاس دیکھا اور پھر چلتا ہوا اس کے پاس آیا

وہ اپنے کمرے سے نکل کر دوسری طرف جانے لگی

"لگتا ہے بھوت اتر گیا تمہارا۔۔۔"حیدر نے اس کے کان میں سرگوشی کی اریبہ نے مڑ کر اسے دیکھا

"کونسا بھوت۔۔"اریبہ نے خود کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی

"پیار کا بھوت۔۔۔"

"وہ بھوت نہیں ہے حیدر۔۔۔پیار کا جادو ہے جسے ابھی سر چڑھ کر بولنا ہے۔۔۔"اریبہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"اچھا جی۔۔۔کب ہو گا یہ۔۔۔"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"لگتا ہے بڑی جلدی ہے آپ کو۔۔۔"وہ اب جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"جی نہیں۔۔جب بھی ہو کوئی فائدہ تو ہونا نہیں اس کا۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر بولا

"دیکھتے ہیں۔۔۔"یہ کہتی وہ آگے کی طرف چل پڑی

حیدر نے عجیب نظروں سے اسے جاتے دیکھا

"یہ بھاگ کیوں رہی ہے مجھ سے۔۔۔"دماغ میں یہی سوال لیے وہ واپس مڑ گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شامعون اپنی چیئر پر بیٹھا رات کے واقعے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا وہ اس سوچ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اٹھا اور قیدیوں کو ایک نظر دیکھنے چلا گیا

تبھی اس کی نظر فراز پر پڑی وہ چلتا ہوا اس کے سیل کے سامنے آ کھڑا ہوا

فراز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی حالت سے لگ رہا تھا کہ اس پر ٹارچر کیا گیا ہے

شامعون کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ اٹھا اور لنگڑاتا ہوا چل کر سلاخوں۔ کو پکڑ کر کھڑا ہوا

"ویسے تمہیں دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے انسپکٹر۔۔۔"وہ طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا شامعون نے دانت پیس کر اسے دیکھا

فراز اسے دیکھ جر کمینگی سے بولا

"ویسے مزا نہیں آیا تمہاری محبوبہ کے ساتھ۔۔۔مزا تو تب آتا جب میں اس کے ساتھ رات گزارتا۔۔۔"

"اے ے ے۔۔۔"وہ غصے سے دھاڑا تھا اسکا یہ کہنا ہی تھا کہ شامعون نے غصے میں اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن کو پکڑا

"خبردار جو اس کا ذکر اپنی گندی زبان سے کیا تو۔۔۔میں زبان کھینچ لوں گا تمہاری ۔۔۔"یہ کہ کر اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا دو حوالدار اب انکی طرف آ چکے تھے

"اس ہرا تناٹارچر کرو۔۔اتنا ٹارچر کرو کہ یہ اپنے ناکردہ گناہوں کو بھی قبول کر لے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یس سر۔۔۔"ان کو حکم دیتا وہ کھا جانے والی نظروں سے فراز کو دیکھتا دوبارہ اپنے روم کی طرف چلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانی اور حمیدہ بیگم کچن کا کچھ سامان لینے بازار گئی تھیں۔۔۔۔گاڑی انہوں نے بازار

سے کچھ فاصلے پر رکوائی اور خود چل کر ایک دکان میں داخل ہو گئیں

یہ ایک کراکری کی دکان تھی جہاں کچن کیلیے ہر قسم کا برتن دستیاب تھا حمیدہ بیگم اور ہانی ضرورت کی چیزیں لے کر نکل ہی رہے تھے کہ ہانی کی نظر ایک گلاس پر پڑی

"آنٹی۔۔یہ کتنے اچھے ہیں نا۔۔یہ بھی لے لیتے ہیں۔۔۔"ہانی نے گلاس ہاتھ میں اٹھا کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

"ہاں ہیں تو بہت خوبصورت۔۔بیٹا یہ بھی ایک سیٹ دے دو۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اس سے گلاس لے کر دکان دار کو پکڑایا

تھوڑی دیر میں ان کا سامان تیار تھا وہ دونوں سامان لے کر دکان سے باہر آئی ابھی وہ کچھ دور ہی چلی ہو نگی کہ ہانی نے ایک دفعہ سارے سامان کو دیکھا

"آنٹی۔۔۔گلاس تو ہم لوگ دکان میں ہی بھول آئے۔۔۔"اس کی بات پر حمیدہ بیگم نے پہلے سارے سامان کی طرف اور پھر اس کی طرف دیکھا

"اچھا ایسا کریں۔۔آپ گاڑی تک جائیں میں ابھی لے کر آتی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔جلدی آنا۔۔۔"حمیدہ بیگم کار کی طرف جبکہ ہانی دوبارہ دکان کی طرف بڑھ گئی

ابھی وہ گلاس لے کر دکان سے باہر آئی تھی کہ وہاں ایک لڑکا،جوان کے محلے کا ہی تھا،ہانی کے سامنے سے گزرا

"کہاں جارہی ہو۔۔۔"وہ بھرپور کمینگی سے بولا

"جہاں بھی جارہی ہوں تمہیں اس سے کیا۔۔۔"وہ لوگوں کی طرف دیکھ کر اس سے یہ کہ کر آگے بڑھی تھی

اس لڑکے کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی اس نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے ایک پرچی ہانی کے بیگ میں ڈالی

"جابر نام ہے میرا۔۔۔"یہ کہ کر وہ مسکرا کر اسے دیکھتا آگے بڑھ گیا

"بدتمیز۔۔"ہانی بس اتنا ہی کہ سکی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی

ذوہیب اپنے کمرے کے سامنے کھڑا متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا تبھی اسے کچن کے سامنے اریبہ کھڑی دکھائی دی

"اریبہ۔۔۔"اس نے آواز دے کر اریبہ کو بلایا

اریبہ نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھیں سکیڑیں اور پھر چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

"آپ آفس نہیں گئے آج۔۔۔"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"نہیں۔۔۔ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔۔"وہ فوراً مدعے کی بات پر آیا تھا

"جی بولیں۔۔میں سن رہی ہوں۔۔"وہ اپنے کانوں کو آگے کی طرف کرتی بولی

"وہ میرے اور حدیبہ کے بارے میں تو تمہیں پتا ہے نا۔۔"

"ہاں ہاں پتا ہے۔۔۔پھر۔۔"وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر کچھ جانچتی اور شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

"کل وہ پکڑی گئی۔۔۔"ذوہیب نے بے تاثر لہجے میں کہا

"کیا مطلب پکڑی گئی۔۔۔اس نے مجھے تو نہیں بتایا۔۔۔"وہ ایک دم چونکی تھی

"میں بتا رہا ہوں نا۔۔۔کل اس کے بھائی کو پتا چل گیا۔۔اور اب اس کی امی چاہتی ہیں کہ میں ان کے گھر رشتہ لے کر جاؤں۔۔۔"وہ مختصر کر کے اسے بات سمجھاتے ہوئے بولا

"ہمم۔۔۔۔تو اب۔۔۔"وہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"اب مجھے امی سے بات کرنی ہے۔۔۔اور اس میں مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے۔۔۔"

"میری کیا ہیلپ چاہیے۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔امی سے بات تو میں خود کروں گا لیکن اس میں تم میرا ساتھ دو گی اور بات شروع بھی تم کرو گی۔۔۔"یہ کہ کر وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"اوکے۔۔۔لیکن ابھی تو آپ کی امی باہر۔۔۔"ابھی وہ یہ بات کر ہی رہی تھی کہ اسے باہر سے حمیدہ بیگم اور ہانی آتی دکھائیں دیں حمیدہ بیگم اپنے کمرے کی طرف جبکہ ہانی کچن کی طرف چلی گئی تھی

"لیں آپ کی امی بھی آ گئیں۔۔۔"وہ ان کی طرف اشارہ کرتے بولی

"چلو چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔"ذوہیب جانے کیلیے مڑا

"ابھی نہیں۔۔۔ابھی وہ تھکی ہوئی آئیں ہیں ہم بعد میں چلیں جائیں گے۔۔۔"

"نہیں ابھی چلو۔۔۔"وہ اس کا بازو کھینچ کر اسے چلاتے ہوئے بولا

"اچھا بے صبرے۔۔۔"

"بد تمیزی نہیں کرو۔۔۔"ذوہیب نے اس کے سر پر ایک چپت لگاتے ہوئے کہا

اریبہ برا سا منہ بنا کر اس کے ساتھ چلنے لگی

حمیدہ بیگم کے کمرے کے سامنے پہنچ کر پہلے اریبہ نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانک کر کہا

www.novelsclubb.com

"آنٹی۔۔۔اگر آپ تھکی ہوئی ہیں تو ہم بعد میں بات کرنے آجائیں گے۔۔۔"تبھی ذوہیب نے ایک مکہ اس کی کمر میں رسید کیا

"میرا مطلب ہے ہم نے آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔۔۔"وہ اپنی کمر مسلتے ہوئے بولی

حمیدہ بیگم نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

"ہم کون۔۔۔"وہ یہ کہ کر اپنے کمرے میں رکھی کرسی پر براجمان ہو گئیں

"میں نے اور ذوہیب بھائی نے۔۔۔"اریبہ نے دروازہ کھول کر کہا

"آجاؤ بیٹا۔۔۔اندر آجاؤ۔۔"وہ دونوں کو دیکھ کر بولیں وہ دونوں چلتے ہوئے آئے

اور ان کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئے

"اب بتاؤ۔۔۔کیا بات کرنی تھی۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا

تبھی ذوہیب نے اریبہ کی طرف دیکھ کر بات کرنے کا اشارہ کیا

"وہ آنٹی۔۔۔آپ کے بیٹے نے اپنی شادی کی بات کرنی تھی۔۔۔"

اس کی بات جہاں ذوہیب نے اسے گھور کر دیکھا تھا وہیں حمیدہ بیگم کی نظریں بھی

گھوم کر ذوہیب پر گئی تھیں

"کیا مطلب۔۔۔"وہ ذوہیب کی طرف دیکھ کر بولیں

"آنٹی۔۔۔آپ کے بیٹے کو ایک لڑکی پسند آگئی ہے۔۔۔اور اس لڑکی کے گھر والے چاہتے ہیں کہ یہ جلد سے جلد ان کا رشتہ لے کر آئیں۔۔۔ نہیں تو وہ اپنی بیٹی کی شادی کہیں اور کر دیں گے۔۔۔"اریبہ نے خود سے مرچ مصالحہ لگا کر کہا ذوہیب نے دل ہی دل میں اسے داد دی تھی

"کون ہے وہ لڑکی۔۔۔"

"امی۔۔۔وہ۔۔۔اریبہ کی دوست۔۔۔حدیبہ۔۔"ذوہیب نے بڑی مشکل سے بات پوری کی

"کب سے چل رہا ہے یہ۔۔"اب کی بار ان کا لہجہ سپاٹ تھا

"کچھ ہی دن ہوئے بس۔۔۔"ذوہیب نے سر جھکا کر کہا

"ہمم۔۔۔کب لے کر جانا ہے رشتہ۔۔۔"وہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولیں

"امی۔۔۔آج شام کو۔۔۔"ذوہیب جوش سے بولا

"رشتہ تو میں لے جاؤں گی بیٹا۔۔تاریخ بھی طے ہو جائے گی۔۔لیکن حیدر تم سے بڑا ہے تو میں چاہتی ہوں پہلے اس کی اور ہانی کی ہو جانی چاہیے۔۔۔"

"آ۔۔۔آنٹی۔۔حیدر ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے تو کیا ہوا۔۔۔آپ پہلے ذوہیب بھائی کی کروادیں۔۔۔ویسے بھی یہ کہاں لکھا ہے کہ پہلے بڑے کی ہی شادی ہونی چاہیے۔۔۔۔"حیدر کا نام سن کر اریبہ جلدی جلدی بولی تھی

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میں ایک بار حیدر اور ان کے بابا سے تو بات کرلوں۔۔۔"

"امی۔۔۔آپ بابا سے بات کرلیں نا۔۔بھائی سے بعد میں کر لیجیے گا۔۔۔"ذوہیب نے بے صبری دکھاتے ہوئے کہا

"میں دیکھ رہی ہوں میرا بیٹا بڑا بے صبرا ہو رہا ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم شرارت سے اسے دیکھتے بولیں جس پر وہ صرف مسکرا سکا

"چلو۔۔۔میں باقی سب سے بات کرتی ہوں شام تک۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اسے

تسلی دی

"تھینکیو امی۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

۔۔۔۔۔۔۔

بات کرنے کے بعد وہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔۔۔ذوہیب اپنے کمرے میں جبکہ اریبہ گیلری میں رکھے ایک صوفے پر بیٹھ گئی اور اپنے ہاتھوں میں اپنا منہ چھپا لیا

حیدر جو کب سے کمرے میں بیٹھا اس کے رویے کے بارے سوچ رہا تھا۔کمرے سے باہر آتے اسے دیکھ کر اس کی طرف چل پڑا

"اریبہ۔۔۔"حیدر کے پکارنے بھی پر اس نے اپنا چہرہ نہ اٹھایا

"اریبہ۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں۔۔۔میری کوئی بات بری لگی ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

اریبہ نے بس نفی میں سر ہلایا

حیدر نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے سے ہٹائے اور ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔"

"حیدر۔۔۔آپکی امی آپ کی اور ہانی کی شادی کی بات کر رہیں تھیں۔۔۔وہ آپ سے بات بھی کریں گی۔۔۔اب آپکو ڈیسائیڈ کرنا ہو گا کہ آپ ہانی کو چوز کریں گے یا مجھے۔۔۔"

اس کی بات پر حیدر خاموش ہوا

"دیکھو اریبہ ابھی میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔"

"لیکن آپکی امی تو آپ کی شادی کرنا چاہتی ہیں نا۔۔۔"

"میں سمجھا لوں گا ان کو۔۔۔"حیدر نے جان چھڑواتے ہوئے کہا

"ایک بات پوچھوں حیدر۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"پوچھو۔۔۔"

"آپ کو کبھی مجھ سے پیار نہیں ہوا۔۔۔ کبھی ایک لمحے کیلیئے بھی۔۔۔"

جواب میں حیدر خاموش ہوا

"میں نے ہر طرح کی کوشش کی آپ کے دل میں جگہ بنانے کیلیئے۔۔۔ لیکن اب بھی آپ مجھے نہ ملے تو آپ جانتے ہیں میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔" وہ جتاتی نظروں سے اسے دیکھتے بولا

"خبردار۔۔۔ کبھی خود کو نقصان پہنچانے کا سوچنا بھی مت۔۔۔" وہ اسے جھنجھوڑ کر وارن کرتا بولا

www.novelsclubb.com

اسے اپنی فکر کرتا دیکھ کر اریبہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تبھی اسے کچن سے ہانی نکلتی دکھائی دی

اس کی نظروں کے تعاقب میں حیدر نے ہانی کی طرف دیکھا

"اچھا۔۔۔ مجھے تھوڑا کام ہے۔۔۔" یہ کہہ کر اریبہ اٹھ کر وہاں سے چل پڑی وہ ہانی

سے ڈرتی نہیں تھی لیکن وہ گھر میں کسی قسم کا فساد نہیں چاہتی تھی

حیدر نے عجیب نظروں سے اسے جاتے دیکھا اور پھر ہانی کی طرف دیکھا

ہانی اسے دیکھ کر مسکرائی وہ بھی پھیکا سا مسکرا کر اسے دیکھتا اس کے ساتھ سے

گزرتے ہوئے باہر کی طرف چل پڑا

ہانی نے بھنویں اچکا کر اسے جاتے دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑی

کمرے میں پہنچ کر اپنے پرس سے جابر کا نمبر نکالنا بھول کر اس نے پرس کو الماری

میں رکھ دیا تھا

---

www.novelsclubb.com

شام ہونے سے کچھ دیر پہلے حمیدہ بیگم عابد چوہان، رابیہ بیگم اور خالدہ بیگم سے بات

کر چکی تھیں کسی نے کوئی اعتراض ظاہر نہیں کیا تھا

انہوں نے اب حیدر کو اپنے کمرے میں بلایا تھا

حیدر دروازہ کھٹکا کر اندر آیا

"جی امی بلایا آپ نے۔۔۔" وہ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

"ہمم۔۔۔پتا تو تمہیں چل گیا ہو گا کہ ہم آج ذوہیب کا رشتہ لے کر جا رہے ہیں۔۔۔" حیدر نے اس کے جواب میں اثبات میں سر ہلایا

"تو تم نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔۔۔تم بڑے بھائی ہو اصولاً تو پہلے تمہاری شادی ہونی چاہیے۔۔۔" وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں

"امی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔آپ پلیز میری وجہ سے ذوہیب کی شادی میں دیر نہ کریں۔۔۔" وہ صاف صاف لفظوں میں انکار کرتے ہوئے بولا

"کیوں نہیں کرنا چاہتے شادی۔۔۔۔"

"کیونکہ میں ابھی شادی کیلیے تیار نہیں ہوں۔۔۔"

"دیکھو حیدر اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو تم ابھی مجھے بتا دو۔۔تاکہ بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولیں

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اگر کوئی پسند آئی تو سب سے پہلے آپ کو ہی بتاؤں

www.novelsclubb.com

گا۔۔"وہ مسکرا کر انہیں دیکھتے ہوئے بولا حمیدہ بیگم بھی اثبات میں سر ہلا کر مسکرائی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کو حمیدہ بیگم اور رابیہ بیگم رشتہ لے کر حدیبہ کے گھر آئی تھیں نصرت بیگم نے ان کا شایان شان استقبال کیا تھا

وہ تینوں آپس میں بیٹھی رشتے کے بارے میں ہی باتیں کر رہیں تھیں جب حدیبہ چائے اور دوسرے لوازمات ایک ٹرے میں سجائے وہاں لے کر آئی

اس نے ٹرے ان کے سامنے رکھی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کیا

"ادھر آؤ بیٹا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اشارے سے اسے بلا کر اپنے پاس بیٹھنے کا کہا

وہ روایتی انداز میں شرماتی ہوئی ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

"بھئی ہمیں تو پہلے سے ہی حدیبہ پسند تھی۔۔۔یہ اچھا ہوا کہ ہمارے بچوں نے ہی ایک دوسرے کو پسند کر لیا۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے نصرت بیگم کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا

"مجھے بھی آپ کے بیٹے کے رشتے سے بہتر اور کوئی رشتہ نہیں دکھا۔۔اور مجھے یقین ہے میری بیٹی بہت خوش رہے گی آپکے گھر کی بہو بن کر۔۔"نصرت بیگم نے انہیں سراہتے ہوئے کہا

"بہو کیوں۔۔۔یہ بیٹی بن کر رہے گی ہمارے گھر میں۔۔۔ہماری باقی بیٹیوں کی طرح۔۔۔"رابیہ بیگم نے بھی اپنا حصہ ڈالا

ان کی باتیں سن کر حدیبہ صرف شرمائے جا رہی تھی

ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کہ شامعون اندر داخل ہوا۔۔۔پولیس سٹیشن میں اسے سکون نہیں مل۔رہا تھا تنگ آکر وہ گھر آگیا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ سب کھڑی ہوئی حدیبہ کا چہرہ سپاٹ ہوا

"السلام وعلیکم آنٹی۔۔۔"وہ دونوں کی طرف دیکھ کر بولا

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔"رابیہ بیگم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شامعون نے مسکرا کر سب کو دیکھا اور معذرت کرتا اندر چلا گیا

"ماشاءاللہ آپکا بیٹا بھی کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔"رابیہ بیگم نے بیٹھتے ہوئے شامعون کی تعریف کی

اس کے بعد ان سب کے درمیان کچھ رسمی باتیں ہوئیں

"میں تو شادی کی تاریخ لینے ہی آئی تھی۔۔۔اور تاریخ میں ایک ہفتے سے زیادہ نہیں رکھوں گی"حمیدہ بیگم نے اپنائیت دکھاتے ہوئے کہا

"ہاں عرصہ ہو گیا ہمارے گھر میں کوئی رونق نہیں لگی اور ہم کوئی دیر نہیں کرنا چاہتے۔۔۔"رابیہ بیگم نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔لیکن اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہونگی۔۔۔"نصرت بیگم نے پریشانی سے کہا

"تیاریوں کی آپ فکر نہ کریں۔۔۔ہم بس اپنی بیٹی کو دو جوڑوں میں ہی لے کر جائیں گے۔۔۔"

اس کے جواب میں نصرت بیگم نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا

"پھر بھی آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں۔۔۔پھر ہمیں بتا دیجیے گا۔۔۔۔"

اس کے کچھ دیر بعد ہی حمیدہ بیگم اور رابیہ بیگم واپسی کیلئے روانہ ہو گئیں تھیں

۔۔۔۔۔۔۔

"بھابھی۔۔۔آپ نے شامعون کو دیکھا تھا۔۔۔"رابیہ بیگم نے گاڑی میں بیٹھے دیکھا

"ہاں۔۔۔بہت پیارا بچہ ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا

"مجھے تو وہ اپنی مسکان کیلئے بہت پسند آیا۔۔۔میں تو چاہتی ہوں حدیبہ اور ذوہیب کے ساتھ ساتھ مسکان اور شامعون کی بھی بات پکی کر لیتے ہیں۔۔۔"

ان کی بات پر حمیدہ بیگم کسی سوچ میں پڑ گئی

"بات تو ٹھیک ہے۔۔۔تم ایسا کرنا کہ مسکان سے پوچھ لینا پھر میں ان سے بات کر لوں گی۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا جس کے جواب میں وہ مسکرادیں

خالدہ بیگم اپنے کمرے میں بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھی تھیں جب اریبہ کمرے کے اندر آئی اور ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی اور لاڈ سے ان کے کندھے پر سر رکھا

"کیا بات ہے میری بیٹی آج اداس لگ رہی ہے۔۔۔"خالدہ بیگم نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"امی۔۔۔آپ مجھے تھوڑا پہلے پیدا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔"وہ مصنوعی شکایت کرتی بولی

www.novelsclubb.com

"ہیں س۔۔۔کیوں۔۔۔"خالدہ بیگم اس کی بات پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکیں

"پھر میں بھی سب کی طرح بڑی ہوتی نا۔۔۔ابھی تو سب مجھے بچہ سمجھتے ہیں۔۔۔"وہ صدمے سے بولی

اس کی بات خالدہ بیگم مسکرائیں اور اسکا ماتھا چوم کر بولیں

"بیٹا۔۔۔جب اللہ نے تمہیں ہمیں دیا۔۔۔تب ہم نے لے لیا۔۔۔قدرت کے کاموں میں اب ہم تو عمل دخل نہیں کر سکتے نا۔۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اریبہ نے پیار سے اپنے ہاتھ ان کے گرد لپیٹے

"امی۔۔آپ جب تھوڑی کیلیے سوتی بھی ہیں نا تو مجھے بہت اکیلا فیل ہوتا ہے۔۔۔آپ مجھ سے دور مت جانا۔۔۔"یہ کہ کر اس نے آنکھیں موند لیں لیکن تصور میں تو صرف حیدر تھا

"کہیں نہیں جا رہی میں پاگل۔۔"خالدہ بیگم نے یہ کہ کر پیار سے اس کے چہرے کو دیکھا

www.novelsclubb.com

مسکان اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب رابیہ بیگم اس کے کمرے میں آئیں انہیں دیکھ کر وہ احتراماً کھڑی ہوئی

انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے ساتھ آ کر بیٹھیں

"تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔اور مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی میری بیٹی اس بات کو سمجھے گی۔۔۔"رابیہ بیگم نے اسے قائل کرتے ہوئے کہا

مسکان آنکھوں میں سوال لیے انہیں دیکھنے لگی

"بیٹا۔۔۔یہ تو تمہیں پتا ہو گا آج ہم حدیبہ کے گھر گئے تھے ذوہیب کا رشتہ لے کر گئے تھے۔۔۔"

"جی پتہ ہے۔۔۔"وہ بناتاثر کا چہرہ لیے بولی

"بیٹا۔۔۔آج میں حدیبہ کے بھائی سے ملی۔۔ملی تو پہلے بھی تھی لیکن آج زرا قریب سے دیکھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

شامعون کے زکر پر مسکان کے کان کھڑے ہوئے

"پھر۔۔۔"وہ جانچتی نظروں سے انہیں دیکھتی بے صبری سے جواب کا انتظار کرنے لگی

"مجھے وہ بچہ بڑا ہی اچھا لگا۔۔۔دیکھو بیٹا اگر ہانی کا رشتہ حیدر سے نہ ہوا ہوتا تو میں

وہاں ہانی کا رشتہ طے کر دیتی۔۔۔لیکن اب میں تمہارا رشتہ وہاں طے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔لڑکا اچھا ہے گھر بار بھی صحیح ہے۔۔ایسے رشتے روز روز تو نہیں ملتے نا۔۔۔"

جیسے جیسے رابیہ بیگم بات کر رہیں تھیں مسکان کا چہرہ غیر ارادی طور پر کھلتا جا رہا تھا وہ خیالوں کی دنیا میں کہیں اور ہی پہنچ چکی تھی

رابیہ بیگم اسے پوری طرح سے قائل کرنے میں لگی ہوئی تھیں بات ختم کر کے انہوں نے مسکان کے تاثرات دیکھنے چاہے۔۔۔جو ایک غیر ارادی نقطے کو گھورتی ہلکا ہلکا مسکا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مسکان بیٹا۔۔۔مسکان۔۔۔"ان کی دوسری آواز پر وہ چونکی تھی

"جج۔۔۔جی امی۔۔۔"وہ ایک دم بوکھلا کر بولی

"کہاں کھو گئی ہو بیٹا میں کچھ کہہ رہی ہوں تم سے۔۔۔سنا تم نے۔۔۔"

"جی امی۔۔سن لیا۔۔۔"وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے بولی

"تو بیٹا تم سوچ لو اچھی طرح۔۔۔اگر تمہیں اعتراض ہو اتو ہم بات آگے نہیں بڑھائیں گے۔۔۔"

"نہیں نہیں امی۔۔۔۔"ان کی بات پر وہ اچھلی تھی

"میرا مطلب ہے مجھے کیا اعتراض ہو گا اگر آپ نے میرے لیے کسی کو پسند کیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا جہاں آپ راضی وہاں میں راضی۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہتی فرمانبرداری کے سارے ریکارڈ توڑ چکی تھی

رابیہ بیگم نے قدرے حیرت سے اسے دیکھا اپنی بیٹی سے انہیں اتنی بھی تابعداری کی امید نہیں تھی

www.novelsclubb.com

"ماں صدقے جائے۔۔۔"وہ اسے پیار سے کہتی اٹھیں اور اس کے ماتھے کو چوما

"ابھی تم سو جاؤ۔۔ہم صبح پھر کچھ سوچتے ہیں۔۔۔"

مسکان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور رابیہ بیگم اسے الوداعی کلمات کہتیں کمرے سے باہر چلی گئیں

ان کے جانے کی دیر تھی کہ مسکان خوشی سے اچھلنے لگی اسے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا ایسا بھی ہو سکتا ہے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

آج رات تو اسے نیند نہیں آنے والی تھی وہ آنکھوں میں مستقبل کے خواب سجائے آنکھیں موند گئی تھی

صبح ہو چکی تھی ذوہیب اور فرحان آفس جانے سے پہلے کچن میں بیٹھے ناشتے کا انتظار کر رہے تھے اور ہانی چولہے کے پاس کھڑی ان کیلئے ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔عابد صاحب پہلے ہی آفس جا چکے تھے

انتظار کرتے کرتے فرحان اپنی جگہ سے اٹھا اور ہانی کے ساتھ شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا

"ایک بات پوچھوں ہانی۔۔۔" وہ اتنی آہستہ آواز میں بولا کہ صرف ہانی ہی سن سکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی

"ہمممم۔۔۔۔"ہانی نے اسے دیکھے بغیر پراٹھا توے پر پلٹتے ہوئے کہا

"تم حیدر سے صرف گھر والوں کے کہنے پر شادی کر رہی ہو یا پیار و یار کا کوئی چکر ہے۔۔۔"

وہ اس کی اندر کی بات جاننے کیلئے بولا

اس کی بات پر پہلے تو ہانی کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی

"اگر پیار و یار والی بات نہ بھی ہو تب بھی میں حیدر سے اس لیے شادی کروں گی کیونکہ اس میں میرے گھر والوں کی رضا۔۔۔"

اس کی طرف گہری مسکراہٹ لیے دیکھ کر اس نے ناشتے کی ٹرے اٹھائی

"آجاؤ ناشتہ کر لو۔۔"وہ ٹرے ٹیبل کی طرف لے جاتی مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

فرحان بھی اس کے ساتھ ہی چلتا ہوا ٹیبل تک ہوا دل ہی دل میں وہ ہانی کے جواب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر خوش ہوا تھا

گھر کے سارے مرد آفس جا چکے تھے ان کے جانے کے بعد سب اپنے کام کاج میں لگ گئے تھے

حمیدہ بیگم سے رابیہ بیگم نے رات ہی بات کر لی تھی

صبح ہوتے ہی انہوں نے نصرت بیگم کو کال ملائی

حال چال پوچھنے کے بعد حمیدہ بیگم مدعے کی بات پر آئیں تھیں

"آپ سے ایک بات کرنی تھی اگر آپ کو برا نہ لگے تو۔۔" وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولی

"جی جی۔۔۔مجھے کیوں بری لگنے لگی۔۔۔"

وہ اپنائیت دکھاتے ہوئے بولیں

"کل آپ کے گھر سے بہت خوش ہو کر واپس آئے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ حدیبہ ذوہیب کیلئے ایک اچھا انتخاب تھی۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ ہم آپ کے ساتھ ایک اور رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں۔۔۔" وہ انہیں ڈھکی چھپے لفظوں میں اپنی بات سمجھانے لگیں

"میں سمجھی نہیں۔۔۔" نصرت بیگم نا سمجھتے ہوئے سوال کرنے لگیں

"دراصل رابیہ کو آپکا بیٹا اپنی بیٹی مسکان کیلئے بہت پسند آیا ہے۔۔۔ بڑی تو ویسے ہانی ہے لیکن اس کا رشتہ میرے حیدر کے ساتھ ہے۔۔۔اسی لیے ہم مسکان کا رشتہ آپ کے بیٹے شامعون سے کرنے کے خواہشمند ہیں۔۔اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔۔"

یہ کہ کر وہ ان کے جواب کا انتظار کرنے لگیں

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد نصرت بیگم گویا ہوئیں

"مجھے کیا اعتراض ہو گا مسکان میری دیکھی بھالی بچی ہے۔۔۔بس ایک بار میں اپنے

بیٹے سے بات کرلوں پھر آپ کو کوئی جواب دوں گی۔۔۔"

وہ لہجے کو نرم رکھتے ہوئے بولیں

"جی جی۔۔۔آپ بات کرلیں پھر تسلی کر کے جواب دے دیجیے گا۔۔۔امید ہے آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گی۔۔"

اس کے بعد دونوں میں کچھ رسمی علیک سلیک کی باتیں ہوئیں جس کے بعد کال منقطع کر دی گئی

کال کٹ کرنے کے بعد حمیدہ بیگم رابیہ بیگم سے بات کرنے کیلیے اٹھ کھڑی ہوئیں

حیدر ناشتے کے بعد لاؤنج میں بیٹھا موبائل پر اخبار پڑھ رہا تھا جب اریبہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی اور نظریں سامنے مرکوز کیں

حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوبارہ مصروف ہو گیا

"کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔"وہ اس کی طرف سے کوئی اٹینشن نہ پا کر بولی

"اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا

"اوہ۔۔۔سولڈ اخبار۔۔"وہ اس کے فون کی طرف اشارہ کر کے بولی

حیدر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا

کچھ دیر دونوں میں خاموشی چھائی رہی

"آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے حیدر۔۔۔"اریبہ تنگ آ کر بولی

حیدر نے موبائل فون بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا

"مجھے سمجھ نہیں آتی اریبہ تمہیں کیسے ٹریٹ کروں۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔"اریبہ نا سمجھی سے بولی

"کبھی کبھی سوچتا ہوں تم بچی ہو نا سمجھی کی وجہ سے ایسی باتیں کرتی ہو اسی لیے اب تک تمہاری باتوں کو اگنور کرتا آیا ہوں۔۔۔۔لیکن کبھی کبھی لگتا ہے کہ تم میرے اور ہانی کے درمیان ولن کا رول پلے کر رہی ہو۔۔۔۔تم نے کبھی سوچا بھی ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہاری ان باتوں کی وجہ سے گھر کا ماحول کتنا خراب ہو سکتا ہے۔۔۔"

حیدر اپنے طور پر اسے آئینہ دکھاتے ہوئے بولا

اریبہ اس کی بات پر ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے بولی

"میں نے کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں کیا حیدر۔۔۔میں جانتی ہوں یہ غلط ہے۔۔میں غلط ہوں۔۔مجھے نہیں پتا کیوں لیکن آپ کے معاملے میں میں بہت جذباتی ہوں۔۔۔"

وہ اپنے تئیں صفائی دیتے ہوئے بولی حیدر کے ولن کہنے پر اس کے دل پر جو گزر رہی تھی یہ تو وہ ہی جانتی تھی

www.novelsclubb.com

"لیکن کیوں۔۔۔مجھے نہیں یاد کہ میں نے کبھی تمہیں اپنی طرف ایٹریکٹ کرنے کی کوشش کی ہو۔۔۔اور تم یہ نہیں سوچتی کہ میں تم سے کتنا بڑا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے بولا

اریبہ اپنا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے بولی

"پیار عمر دیکھ کر نہیں ہوتا نہ پیار پر اختیار ہوتا ہے۔۔۔اس کا تو ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا بس یہ ہمارے دل میں ڈال دیا جاتا ہے۔۔پتا تب بھی نہیں چلتا۔۔۔ ہمیں خبر تب ہوتی ہے جب وہ ہمارے دل میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔۔۔۔میرے دل میں بھی آپکا پیار اب شدت اختیار کر چکا ہے جسے چاہ کر بھی میں نہیں روک پا رہی۔۔۔

آپ کے پیار نے مجھے پتھر دل کر دیا کیا اس میں میرا قصور ہے۔۔۔۔آپ کی وجہ سے میں راتوں کو سو نہیں پاتی کیا اس میں میرا قصور ہے۔۔۔۔"

وہ اپنی عمر سے بڑے سوال کر کے اسے لاجواب کر گئی تھی آنسو بے اختیار ہی اس کے آنکھوں سے رواں ہو گئے تھے

"اب بہت ہو گیا حیدر۔۔۔۔آپ کو اپنا دل کسی ایک طرف کرنا ہو گا یا تو میں یا ہانی۔۔۔"

وہ اپنی آخری بات کر کے آنسو صاف کرتے اٹھی اور اندر کی طرف بڑھ گئی

اندر صوفے پر بیٹھی ہانی جیسے اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی اریبہ اسے ایک نظر دیکھ کر آگے بڑھنے لگی جب ہانی نے اسے پکارا

"رکو۔۔۔"وہ رکی لیکن مڑ کر اسے دیکھا نہیں ہانی چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اریبہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"مجھے نہیں پتہ تمہیں کیسے میری بات سمجھ آئے گی۔۔۔لیکن میں اتنا جان گئی ہوں کہ تم پیار کی زبان سمجھنے والی نہیں ہو۔۔۔"اریبہ لب بھینچے نظریں اس پر گاڑے خاموشی سے سن رہی تھی

"دیکھو میں نہیں چاہتی گھر میں کسی کو تمہاری بیوقفیوں کا پتہ چلے اسلیے سدھر جاؤ اور مجھے کچھ غلط کرنے پر مت مجبور کرو۔۔۔"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی جو بلکل سپاٹ تھے

اس کی بات مکمل ہونے کے بعد اریبہ نے بات کرنے کیلیے اپنے لب کھولے

"کیا غلط قدم اٹھائیں گی آپ۔۔۔ہاں۔۔۔گھر والوں کو بتائیں گی۔۔۔نہیں آپ ان کو کبھی نہیں بتائیں گی کیونکہ آپ کو ڈر ہے کہ وہ حیدر کو مجھ سے منسوب کرنے کا نہ سوچنے لگ جائیں۔۔۔"اس کی بات پر ہانی کا پارہ ہائی ہوا تھا وہ مٹھیاں بھینچیں اسے دیکھنے لگی

"میں مانتی ہوں آپ نے اتنے عرصے حیدر کا انتظار کیا تو ان پر حق بھی آپکا ہے۔۔۔لیکن آپ نے اتنے سالوں میں بھی حیدر سے اتنا پیار نہیں کیا ہو گا جتنا میں نے اس عرصے میں کیا ہو گا۔۔۔اتنا ہی یقین ہے آپ کو اپنی محبت پر تو مجھے دھمکی دینے کی بجائے حیدر کو پا کر دکھائیں۔۔۔۔"

وہ اسکو دوٹوک جواب دیتی اپنے راستے جا چکی تھی ہانی کا پارہ اب سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا اس نے شعلہ اگلتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا اور غصے کے عالم میں اپنے کمرے میں آئی

حیدر سے اسے پیار تھا یا نہیں لیکن اریبہ کا درمیان میں آنا اسے کھل رہا تھا

غصے کے عالم میں وہ اپنے کمرے میں چکر لگا رہی تھی جب اچانک سے ہی اس کا چہرہ سپاٹ ہوا جیسے اسے کچھ یاد آیا ہو اس نے جلدی سے الماری میں سے اپنا بیگ نکالا اور اس میں سے کچھ ڈھونڈنے لگی

کچھ دیر کے بعد جابر کی دی ہوئی پرچی اس کے ہاتھ لگی اس نے پرچی کھول کر دیکھا جس پر جابر کا نمبر لکھا تھا ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے کا احاطہ کر گئی تھی

"ہیلو میری ہونے والی بیوی۔۔۔"ذوہیب کا میسج اسے اپنے موبائل پر محسوس ہوا جسے پڑھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

"جی میرے ہونے والے شوہر۔۔۔"حدیبہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

"کیا ہو رہا ہے میرے ہونے والوں چھوٹے چھوٹے چنوں منوں کی مدر۔۔۔"اسے ایک اور شرارت بھرا میسج۔موصول ہوا تھا

"کچھ نہیں۔۔۔۔"اسکا بس اتنا ہی جواب آیا

"لگتا ہے کچھ لکھنا بھول گئی تم ساتھ ہی ایک آنکھ مارنے والی ایموجی تھی

۔۔۔"ذوہیب کا میسج پڑھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"آپ بہت بے شرم ہیں ساتھ ہی ایک شرمانے والی ایموجی لگائی۔۔۔"

اس کا میسج پڑھ کر ذوہیب کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی تھی

"اگر تم مجھ سے ہی شرم کرنے لگی تو ہمارا رشتہ کیسے چلے گا۔۔۔"

"چل جائے گا۔۔۔"اس نے جوابی میسج کیا

"نہیں بھئی نہیں۔۔۔میں نہیں چاہتا میری نسل یہیں پر ختم

ہو جائے۔۔۔"ذوہیب کا ایک شرارت بھرا میسج آیا

جس پر حدیبہ مصنوعی سا ناراض ہوئی

"جائیں مجھے نہیں بات کرنی آپ سے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"ساتھ ہی ایک حیرانی والا ایموجی تھا

"بس میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔بس اب مجھے میسج نہیں کرنا نہیں تو میں اور ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔۔"

حدیبہ کا میسج پڑھ کر ذوہیب زیر لب مسکرایا

"اوکے۔۔۔"ذوہیب کا جواب پڑھ کر حدیبہ نے موبائل بند کر کے رکھا

کچھ دیر کے بعد پھر سے میسج کی ٹون بجی

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا

"تم تو ابھی سے نخرے اٹھوانے لگ گئی ہو۔۔۔"میسج پڑھ کر اس کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی تھی لیکن اس نے جوابی میسج نہ کیا آخر اپنی ناراضگی کا بھی تو بھرم رکھنا تھا

www.novelsclubb.com

تھانے سے چھٹی کے بعد وہ اپنے کمرے میں بیٹھا فراز کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا آج کل اس کے سوچوں کے محور میں مسکان اور فراز کا وہی سین گھومتا تھا جسے سوچ کر اس کا دماغ شاٹ ہو جاتا تھا

فراز نے اپنا جرم قبول کر لیا تھا لیکن ابھی کوئی سزا نہیں ملی تھی اور جب تک سزا نہ مل جاتی شامعون کو سکون نہیں ملنا تھا وہ سوچوں میں گھرا کسی غیر ارادی نقطے کو گھور رہا تھا جب حدیبہ اسے کھانے کیلئے بلانے آئی

"بھائی۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے امی بلا رہی ہیں آپ کو۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔" اس کے جواب پر مسکان کندھے اچکاتی وہاں سے چلی گئی

اس کے جانے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور فریش ہو کر کچھ ہی دیر میں باہر آیا کھانے کی ٹیبل پر حدیبہ اور نصرت بیگم اس کا ہی انتظار کر رہی تھیں وہ ان کے

ساتھ آکر بیٹھا اور تینوں نے کھانا شروع کیا

نصرت بیگم نے ایک حدیبہ کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھیں پھر وہ شامعون سے مخاطب ہوئیں

"شامعون بیٹا۔۔۔ایک بات کرنی تھی تم سے لیکن ٹھنڈے دماغ سے سننا۔۔۔"

شامعون نے عجیب نظروں سے انہیں دیکھا

"بولیں امی میں سن رہا ہوں۔۔۔"

"وہ بیٹا اس دن حدیبہ کے رشتے والے آئے تھے نا۔۔۔آج کال آئی تھی ان کی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تو۔۔۔"وہ جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"بیٹا وہ چاہتے ہیں حدیبہ اور ذوہیب کے ساتھ ساتھ ایک اور رشتہ بھی ہو جائے۔۔۔۔"

ان کی بات پر پر شامعون کا دماغ سیدھا مسکان کی طرف ہی گیا تھا

"کیا مطلب۔۔۔" وہ انجان بنتے ہوئے بولا

"بیٹا۔۔۔ حمیدہ کی دیورانی رابیہ نے اپنی بیٹی مسکان کیلئے تمہیں پسند کیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ حدیبہ اور ذوہیب کے ساتھ ہی تم دونوں کی شادی ہو جائے۔۔۔۔" بات ختم کر کے وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے جس پر انہیں صرف الجھن دکھائی دی

"امی۔۔۔ میں ابھی اس قسم کے چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔ آپ منع کر دیں ان لوگوں کو۔۔۔۔" اس نے دل پر پتھر رکھ کر اپنے لہجے کو پر سکون رکھتے ہوئے کہا اس کے صاف انکار پر نصرت بیگم کی نظریں حدیبہ کی طرف گھومیں جو التجائی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی

اس کا چہرہ دیکھ کر وہ ایک دفعہ پھر شامعون سے مخاطب ہوئیں

"بیٹا۔۔۔ میں جانتی ہوں تم اسی لیے کہہ رہے ہو کیونکہ تم اس لڑکی کو نہیں جانتے لیکن ہو سکتا ہے وہ تمہارے لیے اچھی ثابت ہو۔۔۔ اور نہیں تو اپنی بہن کیلیے ہی

ہاں کر دو۔۔۔مجھے ڈر ہے تمہاری بات کا جواز بنا کر وہ حدیبہ کا رشتہ نہ توڑ دیں۔۔۔"انہوں نے اپنے سارے خدشات کھول کر اس کے سامنے رکھ دیے

شامعون عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جلدی سے ہاں کر دے لیکن پھر مسکان اور فراز کا چہرہ اس کے سامنے آ جاتا تھا

اس نے ایک نظر حدیبہ کو دیکھا اپنے بہن کا چہرہ دیکھ کر اسے مجبوراً ماننا ہی پڑا

"ٹھیک ہے امی جیسا آپ کو مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"یہ کہ کر وہ دونوں سے معذرت کرتا اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

حدیبہ اور نصرت بیگم نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا

اریبہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نیند تو اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ بار بار کروٹ بدل رہی تھی ابھی وہ اسی کشمکش میں

تھی کہ اس کا موبائل فون بجنے لگا

"اسوقت کس کی کال ہو سکتی ہے۔۔۔"دماغ میں یہی سوال لاتے اس نے موبائل اٹھایا رونگ نمبر دیکھ پہلے تو وہ چونکی اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور کال نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا لیکن موبائل بار بار بج رہا تھا

جب تیسری بار موبائل تو تجسس کے مارے اس نے کال پک کی اور موبائل فون کان سے لگایا

"کون۔۔۔"اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

"میں ہو جانیمن۔۔۔"کسی اجنبی کا یہ انداز سن کر حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی تھیں

کسی اجنبی کا یہ انداز سن کر حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی تھیں

میں کون۔۔۔"وہ قدرے گھبراتی ہوئی بولی

"میں جابر۔۔تمہارا عاشق۔۔۔"بڑی ہی کمینگی سے جواب دیا گیا

"رونگ نمبر ہے۔۔۔میں کسی جابر کو نہیں جانتی سمجھے تم۔۔۔اور آئندہ ادھر کال مت کرنا۔۔۔"

"ارے نمبر تو بلکل صحیح ہے۔۔"فون سے جابر جی آواز ابھری لیکن وہ اس کی آواز سنے بغیر ہی کال کاٹ چکی تھی

کچھ دیر اس نے اپنی سانسیں بحال کیں ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا آہستہ سے بیڈ سے اتری اور اپنے کمرے سے نکل کر خالدہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولا

دروازہ کھلنے کی آواز سے خالدہ بیگم کی آنکھ کھل گئی

"کون ہے۔۔"پوچھتے ہوئے انہوں نے سائیڈ لیمپ آن کیا۔۔۔"

"میں ہوں امی۔۔اریبہ۔۔۔"یہ کہتی وہ ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی

"اریبہ بیٹا۔۔۔اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔"انہوں نے فکر مندی سے پوچھا

"امی۔۔۔وہ مجھے ڈر لگ رہا تھا اپنے کمرے میں اسی لیے میں آپ کے پاس سونے

کیلئے آ گئی۔۔۔۔"

یہ کہ کر اس نے پیار سے ان کے بازو پر سر رکھ دیا

"اریبہ۔۔۔" خالدہ بیگم نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پکارا

"جی امی۔۔۔" اس نے جواب دیا لیکن آنکھیں ابھی بھی بند تھیں

"بیٹا میں کافی دیکھ رہی ہوں تمہارا رویہ عجیب سا ہو گیا ہے کوئی بات ہوئی ہے کیا۔۔۔"

اریبہ نے آنکھیں کھولیں اور مسکرا کر ان کی طرف دیکھا

"کوئی بات نہیں ہوئی امی میں تو پہلے جیسی ہوں کوئی بات ہوتی تو میں سب سے پہلے آپ کو بتاتی نا۔۔۔" وہ انہیں ایموشنل کرتے ہوئے بولی انہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور اس کو ایسے تھپتپا کر سلانے لگیں جیسے وہ کوئی چھوٹی بچی ہو اریبہ بھی آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی

نصرت بیگم اور حدیبہ آج مسکان کا رشتہ لیے آئی بیٹھی تھیں رابیہ بیگم، حمیدہ بیگم اور خالدہ بیگم ان کے ساتھ بیٹھی تھیں ہانی بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھی تھی

مسکان کچن میں کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی اریبہ اور حدیبہ بھی اس کے ساتھ کھڑی اس کی ہیلپ کروا رہی تھی

چائے بناتے وقت بھی وہ وقفے وقفے سے مسکرا دیتی

اریبہ اور حدیبہ نے غور سے اسے دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"مسکان تمہارے چہرے سے تو لگتا ہے مسکراہٹ چپک گئی ہے ایسے ہی ہستی رہی تو تمہاری ساس کو لگے گا کہ تم مری جا رہی ہو شادی کیلیے۔۔۔"اریبہ نے حدیبہ کو آنکھ مار کر کہا

"میں مری جاؤں یا کوئٹہ تم لوگ کیوں جل رہی ہو۔۔۔"وہ تپ کر اپنی مسکراہٹ

پر قابو پانے لگی

"میں کیوں جلوں گی تمہارے اس کھڑوس پولیس والے سے۔۔۔"اریبہ نے کہہ کر جھٹ سے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی اب مسکان کے ساتھ ساتھ حدیبہ بھی اسے گھور رہی تھی

"میرا مطلب ہے پولیس والا ہونا اچھی بات ہے لیکن میں تم سے جلتی نہیں ہو۔۔۔"وہ شرمندہ سا ہس کر بیوقوفانہ باتیں کرنے لگی

مسکان نے روایتی انداز میں دوپٹہ اپنے گرد لپیٹا چائے کی ٹرے اٹھائی جبکہ حدیبہ دوستے لوازمات اٹھا کر باہر کی طرف چل دیں

"اب اتنی بھی کیا ناراضگی مجھے اکیلا ہی چھوڑ دیا۔۔۔"اریبہ ان دونوں سے شکایت کرتی ان کے ساتھ ہی چل پڑی

۔۔۔۔۔

جب مسکان سارے لوازمات رکھ چکی تو سیدھی کھڑی ہو کر نصرت بیگم کو دیکھنے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ تو مجھے بلا ہی نہیں رہی۔۔۔"دل میں یہی سوچتے وہ مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھی

"آؤ بیٹا۔۔ادھر میرے پاس آ کر بیٹھو۔۔۔"نصرت بیگم نے اسے اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا اور وہ بغیر کسی جھجک کے جھٹ سے ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی

"ماشاءاللہ میرے شامعون کے ساتھ بہت جچے گی مسکان۔۔۔"انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ مسکان فل شرمانے کی ایکٹنگ کرنے میں لگی ہوئی تھی

"ہماری مسکان ہے ہی اتنی پیاری ہر کسی کے ساتھ جچ جائے گی۔۔۔"اریبہ نے مسکان کی حمایت میں بولنا چاہا لیکن سب نے بیک وقت اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس نے کچھ بہت غلط بول دیا ہو

ان کی نظروں کو دیکھتی وہ ہلکا سا ہنس کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

آخری نظر اس نے حدیبہ پر ڈالی جو ہنسی دبائے اسے دیکھ رہی تھی وہ مسکرا کر سب

کو دیکھتی وہاں سے چل پڑی

اس کے جانے کے بعد سب نے تاریخ کے بارے میں بات کرنا شروع کی سب کی رضامندی سے اگلے ہفتے کی تاریخ رکھی گئی کیونکہ تاخیر کی کوئی وجہ نہیں تھی

کچھ دیر معاملات ڈسکس کرنے کے بعد نصرت بیگم خوش و خرم اٹھیں اور سب سے مل کر مسکان کو پیار دے کر وہاں سے چل پڑیں حدیبہ بھی ان کے ساتھ ساتھ ہی تھی

اریبہ مسکان کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اپنے ایک ہاتھ پر اپنا منہ ٹکائے اسے دیکھ رہی تھی

مسکان کب سے خوشی کے عالم میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی

"یار۔۔۔گھوم تم رہی ہو چکر مجھے آرہے ہیں ایک جگہ بیٹھ جاؤ پلیز۔۔۔" وہ مسکان کے چکروں سے تنگ آکر بولی

"ہیئے۔۔۔مجھے یقین تو کرنے دو میری شادی طے ہو گئی وہ بھی شامعون سے۔۔۔"وہ ڈرامائی انداز میں کہتی دیوار کو ایسے دیکھنے لگی جیسے وہاں اسے کچھ دیکھ رہا ہو

"بہت لکی ہو تم جو چاہا وہ بغیر کسی کوشش کے مل گیا۔۔۔"اریبہ کھوئے کھوئے انداز میں اسے دیکھ کر بولی

"اب تم 90's کی ہیروئن بن رہی ہو۔۔۔پتا ہے نا ایک ہفتے میں میری شادی ہے تو چلو اٹھو کوئی گانے وانے گاؤ کوئی شادی والا گھر تو لگنا چاہیے نا۔۔۔"مسکان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"ہاں فرحان بھائی آجائیں تو ان سے کہتی ڈھولک لادیں۔۔۔"وہ جان چھڑواتے ہوئے بولی

"توحید رہ بھائی سے کہ دو نا وہ تو فری ہونگے۔۔۔"مسکان نے بے دھیانی میں کہا

"ہاں میں ان سے کہ کر آتی ہوں۔۔۔"اریبہ یہ کہ کر جلدی سے کمرے سے باہر

گئی اس کو تو بس حیدر سے بات کرنے کا بہانہ چاہیے تھا

وہ دروازہ کھول کر حیدر کے کمرے کے اندر داخل ہوئی

"حیدر۔۔۔"اس کے پکارنے پر بھی کوئی جواب نہ آیا

"کہاں چلے گئے یہ۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا موبائل سائیڈ پر رکھا اور کمرے کا جائزہ لینے لگی

"شائد واشروم میں ہوں۔۔۔"یہی سوچ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی

تھوڑی دیر کے بعد حیدر شاور لے کر باہر آیا

اریبہ کا موبائل وہیں پڑا دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ یہاں آئی تھی

وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سکھانے لگا جب اریبہ کے فون کی گھنٹی بجی شائید کسی کا میسج آیا تھا

پہلے تو اس نے اگنور کیا لیکن تھوڑی دیر بعد تجسس کے مارے اس نے اریبہ کا

موبائل اٹھا کر میسج کیا

"ہیلو جان۔۔"کسی نمبر سے یہ میسج آیا ہوا تھا جسے دیکھ کر حیدر کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں تبھی اسے اریبہ کی آواز آئی

"حیدر۔۔۔"اریبہ کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا

"آپ یہیں ہیں اور میں آپ کو باہر ڈھونڈنے گئی تھی۔۔۔"وہ حیدر کے تنے نقوش کو دیکھ کر زرا سا ڈری تھی

"کیا ہوا آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"یہ کون ہے۔۔۔"اس نے موبائل اس کے سامنے کیا

میسج پڑھ کر اریبہ کی آنکھیں بھی کھلی تھی یہ وہی رات والا نمبر تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا

"یہ۔۔۔یہ رونگ نمبر ہے کل رات سے مجھے تنگ کر رہا ہے میں نے کل اسے اتنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سنائیں تھیں پھر بھی باز نہیں آیا میں ابھی بلاک کرتی ہوں اسے۔۔۔۔۔"اریبہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا اور جلدی سے میسج ڈیلیٹ کر کے نمبر بلاک کیا

"اب بتاؤ کیا کام تھا تمہیں مجھ سے۔۔۔"وہ نارمل لہجے میں پوچھنے لگا

اریبہ نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور گویا ہوئی

"وہ میں کہنے آئی تھی کہ مجھے ڈھولکی لا دے کہیں سے۔۔۔"

"ڈھولکی کیوں۔۔۔"وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگا

"مسکان اور ذوہیب بھائی کی شادی کیلیے۔۔۔"وہ جھٹ سے بولی

"ہمم۔۔لا دیتا ہوں۔۔۔"وہ اپنے بازو کے مڑے کف سیدھے کرتے ہوئے بولا

"ویسے کتنی عجیب بات ہے چھوٹوں کی شادی پہلے ہو رہی ہے اور بڑے ابھی راضی ہی نہیں۔۔۔"وہ اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو۔دیکھ کر ایک ادا سے بولی

اس کی بات پر حیدر کا ہاتھ رکا اس نے عجیب نظروں سے اریبہ کی طرف دیکھا

"تو۔۔۔"

"تو کچھ نہیں۔۔آپ بس مجھے جلدی سے ڈھولکی لادیں۔۔۔" یہ کہ کر وہ جلدی سے اس کے کمرے سے باہر آئی اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ کھڑی ہوئی اتنا تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ حیدر کے دل میں اس کیلیے جگہ ہے ورنہ وہ ابھی ہانی سے شادی کر سکتا تھا

یہ سوچ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور وہ مسکراہٹ لیے وہاں سے چل پڑی

شامعون جب پولیس اسٹیشن سے گھر آیا تو اپنے گھر میں اتنی ساری لڑکیاں دیکھ کر حیران ہوا

"بھائی آ گئے آپ۔۔۔" حدیبہ اسے دیکھ کر اس کی طرف آئی

"یہ سب کون ہیں۔۔۔" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"یہ محلے کی لڑکیاں ہیں میں نے بلایا ہے ان کو۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں۔۔۔"وہ تعجب سے حدیبہ کو دیکھنے لگا

"بھئی ایک ہفتے میں میرے اکلوتے بھائی کی شادی ہے میں تو فل انجوائے کروں گی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"اس کی بات سن کر شامعون نے ایک سرد آہ بھری اور مزید کچھ کہے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا

حدیبہ کو لگا جیسے وہ خوش نہیں ہے لیکن اگلے ہی لمحے اپنے خیال کو نظر انداز کرتی ان لڑکیوں کے ساتھ آ بیٹھی

اریبہ نے ڈھولک لڑکیوں کے درمیان رکھی اور راستہ بناتے ہوئے ان کے درمیان میں آ کر بیٹھ گئی

ایک صوفہ ان کے سامنے پڑا ہوا تھا جس پر مسکان بیٹھی تھی

"چلو لڑکیوں شروع ہو جاؤ کچھ ایسا گاؤ کہ یہ بے شرم دلہن شرما جائے۔۔۔"اس

www.novelsclubb.com

نے بلند آواز میں کہااور ڈھولک بجاناشروع کی مسکان نے کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا

"چٹا ککڑ بنیرے تے

کاسنی دوپٹے والیے

منڈا صدقے تیرے تے۔۔"

لڑکیاں مل کر گاناگارہی تھیں اور اریبہ پورے جوش میں ڈھولک بجارہی تھی

مسکان مصنوعی ساشرمائے جارہی تھی اتنے میں گھر کے باقی لوگ بھی آس پاس رکھی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے ہانی مسکان کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

حیدر ذوہیب اور فرحان دور کھڑے ہی دیکھ رہے تھے

گانے پورے زور وشور سے جاری تھے جب اریبہ درمیان میں بولی

"ذوہیب بھائی کو بھی تو بٹھاؤنا۔۔"اریبہ خود اٹھی اور ذوہیب کو کھینچتی ہوئی لائی

"یہ آپ کی دلہن تو نہیں ہے لیکن ابھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ جاؤ۔۔"اس نے

ہانی کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور ذوہیب کو بٹھایا

ہانی سپاٹ سا اسے دیکھتے ہوئے اٹھی

"ہانی آپ ادھر آ کر بیٹھ جاؤ۔۔۔"اس نے پاس پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا

پھر وہ فرحان کو کھینچتی ہوئی لائی اور زبردستی ہانی کے ساتھ بٹھایا

"انجوائے۔۔۔"وہ شرارت سے فرحان کے کان میں بولتی حیدر کے پاس آئی

"اصولاً تو آپ کے ساتھ مجھے بیٹھنا چاہیے لیکن ابھی آپ اپنی امی جان کے ساتھ

بیٹھ جائیں۔۔۔"وہ چہرے پر بھرپور مسکراہٹ لیے اسے دیکھ کر گویا ہوئی

حیدر نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور حمیدہ بیگم کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا

سب کی سیٹنگ کروا کر وہ دوبارہ اپنی ڈھولک پر آ بیٹھی گانے شروع ہو چکے تھے

گانے کے دوران وہ بار بار فرحان کو دیکھ کر بھوئیں اچکاتی جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیسا

لگ رہا ہے اور وہ بس ہنس کر رہ جاتا

تھوڑی دیر بعد ہانی کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی اس نے آس پاس دیکھا اور

فرحان سے ایکسکیوز کرتی وہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف آئی اریبہ نے عجیب نظروں سے اسے جاتے دیکھا اور نظروں ہی نظروں میں فرحان کو تسلی دی

ہانی کو ایک طرف جاتا دیکھ کر اریبہ نے ڈھولک ایک کڑکی کو پکڑائی اور خود اس کے پیچھے گئی

"ہیلو۔۔۔"فون سے جابر کی آواز ابھری

"ہاں جلدی بولو۔۔۔"ہانی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

"وہ مجھے بتانا تھا کہ اس نے بلاک کر دیا ہے مجھے۔۔۔۔"دوسری طرف سے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا گیا

"کیا مطلب بلاک کر دیا کیا کہا تم نے اس سے۔۔۔"ہانی پر تو جیسے حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو اسے اپنا سارا کھیل بگڑتا ہوا محسوس ہوا

"وہ بات کرتی تو میں کرتا نا ابھی تو میں اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس

نے پہلے ہی بلاک کر دیا۔۔۔" جابر کی قدرے ندامت بھری آواز فون میں سے ابھری

"ضرور تم نے کوئی چھچھورپن کیا ہو گا میں نے تم سے کہا تھا اسے اپنی طرف مائل کرنا ہے یہ نہیں کہ شروع میں ہی اپنا آپ دکھا دو۔۔۔" بات کرتے وقت اس کی آواز بلند ہوئی تھی

"کوئی بات نہیں میں اس سے دوسرے نمبر سے بھی رابطہ کر سکتا ہوں یہ بات صرف اس لیے بتائی کہ تمہیں پتا ہونا چاہیے۔۔۔" جابر نے صفائی دیتے ہوئے کہا

"کوئی ضرورت نہیں ہے اب رابطہ کرنے کی نکٹھو انسان۔۔۔" ہانی تڑخ کر بولی اس کا پہلا منصوبہ ہی ناکام ہو چکا تھا

"تو پیسے دینے کیلئے تو ملنے آنا پڑے گا نا تمہیں۔۔۔"

"سوچنا بھی مت کہ میں تمہیں ملنے آؤں گی اپنا اکاؤنٹ نمبر دو میں پیسے بھجواتی ہوں اور اس کے بعد کبھی بھی مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔" یہ

کہ کر اس نے غصے سے کال بند کی

تنے اعصاب لیے وہ جیسے ہی پلٹی اریبہ کو سامنے دیکھ کر ایک دم ٹھٹکی تھی

"کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔"اریبہ نے اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیوں کو

دیکھ کر پوچھا

"جس سے بھی کروں تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو تم۔۔۔"وہ الٹا ہی سناتی

اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے دوبارہ فرحان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی

اریبہ نے شک بھری نظروں سے اسے جاتے دیکھا دماغ میں عجیب عجیب خیالات

آئے لیکن وہ ہانی کو اتنا برا بھی نہیں سمجھتی تھی

www.novelsclubb.com

اس نے دماغ میں آنے والے تمام خیالوں کو جھٹکا اور دوبارہ سب کے ساتھ جا کر بیٹھ

گئی

یہ ڈھولک کا فنکشن دونوں گھروں میں مہندی کے دن تک جاری رہا سوائے

شامعون کے سب اسے اپنے اپنے طریقے سے انجوائے کر رہے تھے وہ بس یہ

شادی اپنی بہن کی خوشی کیلئے کر رہا تھا

ان تمام دنوں کے دوران اریبہ نے حیدر کو اگنور کیا جسے اس نے بہت محسوس کیا

اریبہ کو حیدر سے دور دیکھ کر ہانی کو بھی تسلی ہوئی اس نے بھی اس کے بعد کوئی

خاص ایکشن نہیں لیا

ایک فرحان ہی تھا جو اپنی محبت کو چھپائے سب کی خوشیوں میں خوش ہو رہا تھا لیکن

پیار کو آخر کب تک چھپایا جا سکتا ہے اسے اس دن کا شدت سے انتظار تھا جب وہ ہانی

سے اپنے پیار کا اظہار کر سکے اور وہ جانتا تھا اس کی دعائیں رد نہیں ہو نگی وہ دن ضرور

آئے گا جب وہ ہانی کو سب بتائے گا

www.novelsclubb.com

آج مہندی کا فنکشن تھا جو کہ کمبائن ہونا تھا

سب لڑکوں نے آج سفید رنگ کا کرتا پہن کر پیلی پٹیاں گردن پر لٹکائی ہوئیں

تھیں مسکان پارلر سے تیار ہو کر آچکی تھی سب لوگ جانے کی تیاریاں کر رہے

تھے جب اریبہ تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی

اس نے آج پیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس پر اس کی گوری رنگت بہت کھل رہی تھی

باہر آ کر اس نے ہر طرف نظر دوڑائی لیکن اسے حیدر کہیں نہ دکھا جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہی ہے وہ سب سے نظریں بچا کر اس کے کمرے میں گئی

حیدر شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا جب اریبہ کمرے میں داخل ہوئی

"آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔۔۔"وہ اب اس کے سامنے کھڑی اس کی تیاری دیکھنے لگی

"بس ہو گیا تیار۔۔۔"اس نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھ کر نئر اریبہ کی طرف دوڑائیں ایک لمحے کیلیئے تو وہ نظر ہٹانا بھول گیا تھا

ابھی وہ اسے دیکھنے میں ہی مصروف تھا جب اریبہ نے پاس پڑی پیلے رنگ کی پٹی اٹھا

کر اس کی گردن میں لٹکائی اور اس کے ماتھے پر آتے بال اپنے ہاتھ پیچھے کرنے لگی جو دوبارہ اس کے ماتھے پر گر جاتے تھے

حیدر محو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

"آپ کے بال بھی آپ کی طرح ضدی ہیں۔۔۔"اس نے حیدر کی طرف دیکھ کر کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اریبہ اس کے دل میں جگہ بنا چکی تھی جس سے وہ خود ابھی بے خبر تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں میں اچھی نہیں لگ رہی کیا۔۔۔"اس نے اپنے پورے سراپے کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

"تم مجھے مجبور کر رہی ہو گناہ کرنے پر۔۔۔"حیدر اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا

"کسی معصوم کا دل توڑنا کتنا بڑا گناہ ہے اور تم مجھ سے یہ گناہ کروانے پر تلی ہو۔۔۔"اس کی بات پر اریبہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"وہی تو میں کہتی ہوں کسی کا دل توڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔۔لیکن یہ معصوم مجھے

کچھ ہضم نہیں ہوا کیونکہ نہ ہی میں معصوم ہوں اور نہ ہی ہانی۔۔۔"

اریبہ نے اسے دیکھتے ہوئے صاف لفظوں میں جواب دیا

"تم معصوم نہیں ہو اتنا تو مجھے پتا ہے۔۔۔" وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولا جس پر وہ مسکرا دی

"اچھا چلیں باہر چلتے ہیں نہیں تو سب کو شک ہو جائے گا ہم پر۔۔۔" وہ اس کے تھوڑا قریب ہو کر رازداری سے بولی

"چلو۔۔۔" حیدر نے چلتے ہوئے کہا اریبہ بھی اس کے ساتھ چل پڑی

سب اب جانے کیلیے تیار کھڑے تھے

"ہانی بیٹا مہندی اٹھالی تم نے۔۔۔" حمیدہ بیگم نے ہانی سے پوچھا

"جی آنٹی اٹھالی ہے۔۔۔"

"تو پھر کھڑے کیوں ہو چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔" حمیدہ بیگم نے سب کی طرف دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

ان کی بات پر سب ایک ایک کر کے باہر کی طرف چل پڑے

تین گاڑیاں تھیں جن میں سے ایک کو حیدر ایک فرحان اور ایک عابد صاحب ڈرائیور کر رہے تھے ہانی حیدر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی جبکہ اریبہ فرحان کے ساتھ بیٹھی تھی

عابد صاحب کے اشارے پر انہوں نے گاڑیاں سٹارٹ کیں کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑیاں ہال جانے کیلیے سڑک پر رواں دواں تھیں

نصرت بیگم اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ پہلے ہی ہال پہنچ چکی تھیں ہال کے ایک کونے میں سٹیج پر دو صوفے رکھے گئے تھے ان دونوں صوفوں پر مہندی کے دن کے حساب سے ڈیکوریشن کی گئی تھی

ایک صوفے پر حدیبہ مہندی کے جوڑے میں تیار ہوئی بیٹھی تھی جبکہ دوسرے صوفے پر شامعون مہمانوں کو دکھانے کیلئے ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا لیتا تھا

ان سب کی گاڑیاں ہال کے سامنے آکر رکیں سب گاڑیوں سے اترے اور ہال کے اندر داخل ہوئے ذوہیب چلتا ہوا حدیبہ کے ساتھ آکر بیٹھا حدیبہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر شرما کر سر جھکایا

"آج تو بندے گرانے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔"ذوہیب نے حدیبہ کے کان میں کہا جس سے وہ جھینپ سی گئی

اریبہ نے مسکان کو لا کر شامعون کے ساتھ بٹھایا اور وہ اپنی خوشی پر قابو پاتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ اس کے برعکس شامعون کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا

"دولہے میاں آپ کی ہی شادی ہے تھوڑا سا ہنس لیں۔۔۔"اریبہ نے اس کا سیریس چہرہ دیکھ کر کہا اس کی بات پر سن کر وہ جبرا مسکرایا

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔"وہ اسے مسکا کر وہاں سے چلی جبکہ مسکان تو اس کی مسکراہٹ پر ہی فدا بیٹھی تھی

تھوڑی دیر بعد اریبہ اور دوسری لڑکیوں نے مہندی کی پلیٹیں لے کر آئی اور سٹیج

کے سامنے لا کر رکھیں

میوزک آن کیا گیا اور وہ پلیٹوں کے آس پاس لڈیاں ڈالنے لگی

موقع پا کر ہانی حیدر کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی

سب اس مومنٹ کو بہت انجوائے کر رہے تھے سوائے شامعون کے وہ چاہ کر بھی

خوش نہیں ہو پا رہا تھا

گانا ختم ہونے تک تمام لڑکیاں پلیٹ کے آس پاس لڈیاں ڈالتی رہیں جیسے ہی

انہوں نے ڈانس ختم کیا سب نے مل کر ان کیلئے تالیاں بجائیں

اس کے بعد مہندی لگانے کا سلسلہ شروع ہوا

سب سے پہلے اریبہ دوپٹے لے کر آئی پہلے اس نے حدیبہ کا ذوہیب کے ہاتھ پر رکھا

اور اس ہر مینڈی کا ایک پتہ رکھا

پھر وہ مسکان اور شامعون کی طرف آئی اس نے مسکان کا ہاتھ شامعون کے ہاتھ پر

رکھا مسکان کو تو جیسے کرنٹ لگا تھا

www.novelsclubb.com

پھر اس نے اس کے ہاتھ پر مہندی کا ایک پتہ رکھا

ان کے صوفوں کے سامنے رکھے ٹولز پر مہندی اور ایک چھوٹی سی کٹوری میں تیل رکھا گیا تھا

پہلے حمیدہ بیگم اور عابد صاحب آئے انہوں نے پہلے حدیبہ اور ذوہیب کے پتے پر مہندی لگائی اور ایک چھوٹی انگلی پر تیل لگا کر ان کے بالوں کے پیچھے لگایا

اس کے بعد رابیہ بیگم اور ماجد چوہان نے باری باری سب بچوں کو مہندی لگائی باری باری سب آ کر ان کو مہندی لگاتے اور ڈھیر ساری دعائیں دے کر جاتے

یہ مہندی کا فنکشن رات دیر تک چلتا رہا تھا فنکشن ختم ہونے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے

گھر آنے کے بعد ہانی ٹیرس پر کھڑی تھی ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے اس کے چہرے پر آ کر لگ رہے تھے جس سے اسے سکون مل رہا تھا

"اس وقت اکیلی کیوں کھڑی ہو یہاں۔۔۔۔"فرحان کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا وہ چلتا ہوا اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا اور جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"بس ویسے ہی نیند نہیں آ رہی تھی تو یہاں آ گئی آپ بتائیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی اس وقت۔۔۔"ہانی نے اس کے سوال پر الٹا سوال ہی کر ڈالا

"میں تو روز یہاں آتا ہوں تم نے شائید آج دیکھا ہو۔۔۔"وہ ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتارتے ہوئے بولا

"روز کیوں۔۔۔"ہانی نے حیرت سے پوچھا

"بہت سی وجوہات ہیں اب کیا کیا بتاؤں تمہیں۔۔۔"فرحان نے ڈرامائی انداز میں کہا لیکن اس کے چہرے پر کرب صاف دیکھا جا سکتا تھا

"کوئی ایک وجہ ہی بتا دیں۔۔۔"ہانی نے تجسس سے پوچھا

"اپنی امی سے ملنے یہاں آ کر مجھے لگتا ہے جیسے میری امی میرے ساتھ ہیں مجھ سے

باتیں کر رہی ہیں۔۔۔" بات کرتے کرتے وہ روہانسا ہوا تھا

ہانی نے بھی افسردگی سے سر جھکایا

"تم بہت لکی ہو ہانی تمہارے پاس سارے رشتے ہیں میرے پاس بھی تم لوگ ہو میرے اپنے ہو تم لوگوں نے کبھی مجھے پرایا ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا لیکن پھر بھی دل میں ایک حسرت رہ جاتی ہے کہ میرا بھی کوئی اتنا قریبی رشتہ ہوتا جن سے میں اپنی ہر بات کر سکتا کوئی ایسا جس کی گود میں سر رکھ کر میں وہ ساری باتیں کر سکوں جو میں اور کسی سے نہ کہ سکوں اور اس حسرت کے ساتھ ساتھ یہ دکھ کہ میرے باپ نے مجھے اپنا بیٹا ہی نہیں سمجھا پلٹ کر میری خبر تک نہیں لی تم لوگ نہ ہوتے تو پتا نہیں میں کہاں بے یار و مددگار پھر رہا ہوتا اور ایسے رشتوں کو جوڑ کر رکھنا پڑتا ہے کبھی خوشی دے کر اور کبھی ان کیلئے اپنے ارمانوں کی قربانی دے کر۔۔۔۔"

چات ختم کر کے اس نے آنکھیں میچ کر ان میں آنے والے آنسوؤں کو صاف کیا

ہانی کو بے اختیار اس پر ترس آیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا فرحان نے پہلے

اس کے ہاتھ کی طرف اور پھر اس کے چہرے کی طرف دیکھا

"ہم ہیں نا تمہارے ساتھ ہم نے تمہیں کبھی پرایا نہیں سمجھا اور ہم یہ بھی نہیں چاہیں گے کہ تمہارے آنکھوں میں آنسو آئے

فرحان تم ایک مضبوط انسان ہو اپنی اب تک کی زندگی تم نے بہت سے رشتوں کے بغیر گزاری ہے لیکن اب تو تم نے نئے رشتے بنانے ہیں اپنا گھر بنانا ہے اپنی دنیا بنانی ہے ابھی سے مایوس ہو جاؤ گے تو آنے والے رشتوں کو کیسے سنبھالو گے۔۔۔" وہ اپنے تئیں اسے سمجھاتے ہوئے بولی فرحان اسے دیکھ کر لب بھینچ کر مسکرایا اور اثبات میں سر ہلا دیا دل تو کر رہا تھا کہ ابھی اس کو سب کچھ بتا دے کہ وہ ساری عمر اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اپنا گھر اپنی نئی دنیا اس کے ساتھ بنانا چاہتا ہے لیکن یہ صحیح وقت نہیں تھا

"سمائل پلیز۔۔۔" ہانی نے ہاتھ کا اشارہ دے کر اسے سمائل کرنے کا کہا وہ اسے دیکھ کر چمکتی آنکھیں لیے مسکرایا

"اچھا چلو اب بہت رات ہو گئی ہے اور صبح جلدی اٹھنا ہے جاؤ اب سو جاؤ جا کر۔۔۔"فرحان نے ہانی کو جانے کا کہا

"ہمم تم بھی چلو۔۔۔۔"ہانی نے اسے اپنے ساتھ کھینچ کر لے جاتے ہوئے کہا

دونوں سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور ایک آخری نظر ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھ کر اپنے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے

آج بارات کا دن تھا نصرت بیگم کے گھر اور چوہان ہاؤس دونوں میں آج گہما گہمی تھی

www.novelsclubb.com

سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے جب ہانی مسکان کے کمرے میں اسے بلانے کی غرض سے آئی

"مسکان تم ابھی تک یہیں بیٹھی ہو جلدی چلو پارلر بھی جانا ہے۔۔۔"ہانی اس کے سامنے دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑی تھی جبکہ مسکان اس کی بات پر اثبات میں سر

ہلاتی اپنا لہنگا دیکھنے میں مصروف تھی

"میں نے تم سے کچھ کہا ہے مسکان تم سن بھی رہی ہو یا نہیں۔۔۔" ہانی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا

"ہاں ہاں سن رہی ہوں چلتے ہیں پارلر ابھی پہلے میں اپنا جوڑا تو دیکھ لوں اچھی طرح۔۔۔" مسکان نے لہنگا پھیلا کر اپنے بیڈ پر رکھا جیسے دیکھ رہی ہو کہ یہ بیڈ پر کتنا پھیلتا ہے

"اب کیا فائدہ اب کونسا چینج ہو جانا ہے چلو رکھو اس کو اور جلدی سے منہ دھو کر آؤ۔۔۔" ہانی نے اس کے سامنے ہڑے لہنگے کو سمیٹ کر اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے آرڈر دیتے ہوئے بولی

"منہ دھو لیا ہے میں نے میرے لہنگے کو پیار سے رکھیں اس شاہر میں پھر چلتے ہیں۔۔۔" مسکان نے شاپر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

ہانی نے اس سے شاپر لیا اس میں اس کا لہنگا رکھا

"چلو اب۔۔۔"اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے مسکان بھی اس کے ساتھ چل پڑی

"کہاں جا رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔"وہ ابھی دروازے سے باہر نکلے ہی تھے کہ اریبہ ان کے راستے میں آئی

"ہم پارلر جا رہے ہیں تیار ہونے۔۔۔"مسکان نے بڑے جوش سے جواب دیا

"میں بھی چلوں آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔"وہ سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھنے لگی

"ہاں آجاؤ تم بھی۔۔۔"ہانی نے جلدی سے کہا

ہانی نے سوچا کہ اسے حیدر کے ساتھ چھوڑنے سے اچھا ہے کہ اسے ساتھ ہی لے جاتے ہیں

وہ تینوں اب باہر کی طرف جا رہی تھیں

"ہم لوگ تو پارلر حدیبہ کہاں جائے گی تیار ہونے۔۔۔"اریبہ نے چلتے چلتے سوال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا

"وہ بھی اسی پارلر میں تیار ہو گی۔۔۔"ہانی نے روکھا سا جواب دیا

"اچھا اور ندا آپی وہ کہاں ہیں ان کو بھی لے چلتے ہیں۔۔۔"

"وہ حدیبہ کے ساتھ ہی ہیں۔۔۔"ہانی نے کوفت سے جواب دیا وہ اریبہ کے

سوالوں سے تنگ آ رہی تھی اتنے میں تینوں گاڑی کے پاس پہنچ گئیں

ہانی فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئی اریبہ اور مسکان پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی

"چلیں بھائی۔۔۔"ہانی کے کہنے پر ڈرائیور نے گاڑی چلائی اور پارلر کی طرف بڑھا

دی

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ تینوں پارلر میں موجود تھیں ندا اور زرقا حدیبہ کو لے کر پہلے ہی

وہاں موجود تھی حدیبہ کو دلہن بنایا جا رہا تھا

مسکان کو اس کے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا گیا

"خالہ آپ بھی دلہن بنو گی۔۔۔"زرقا نے اریبہ کے پاس آ کر معصومیت سے

پوچھا

اس کی بات اریبہ مسکرائی اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھی

"دعا کرو آپکی خالہ بھی جلدی سے بن جائے وہ بھی اس کی جسکی وہ بننا چاہتی ہیں۔۔۔"اریبہ نے اتنی آہستہ آواز میں کہا کہ صرف زرقا ہی سن سکے

"آمین۔۔۔"زرقا نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو منہ پر پھیر کر کہا

اریبہ کو اس پر بے حد پیار آیا اس نے پیار سے اس کے گال پر کس کی

دوسری طرف

جہاں سب لوگ تقریباً تیار ہو چکے وہیں فرحان اپنی قمیض استری کروانے کیلئے

ادھر سے ادھر لیے گھوم رہا تھا تبھی اس کی حیدر سے ٹکر ہوئی

"اوئے منحوس پتھر سر توڑ دیا۔۔۔"اس نے اپنا سر ملتے ہوئے حیدر کو دیکھا جو

کریمی کلر کے کرتے میں مکمل تیار ہو چکا تھا

اس نے حیرت سے حیدر کو سر سے پیر تک دیکھ کر پوچھا

"تمہارے کپڑے کس نے پریس کیے۔۔۔" وہ اب جواب طلب اور قدرے مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"وہ میرے۔۔۔" حیدر اب گھبرا رہا تھا وہ کیسے بتاتا کہ اس کے کپڑے اریبہ پریس کر کے گئی ہے

"وہ میرے نا میں نے خود ہی پریس کیے ہیں۔۔۔" اس نے بات گھما کر کہا اس سے اریبہ بھی بچ جاتی اور اس کی بھی تعریف ہو جاتی

"اچھا۔۔۔" فرحان نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں نا۔۔۔" حیدر نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے کہا

"تو چل میرے کپڑے بھی ایسے ہی پریس کر کے دے۔۔۔" فرحان نے اس کی طرف کپڑے بڑھاتے ہوئے کہا

"ارے نہیں نہیں میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔" حیدر کا جھوٹ اس پر ہی الٹ پڑا تو اس نے بہانہ بنا کر کہا

"ٹائم کیسے نہیں ہے تم نے کونسے کام کرنے ہیں پکڑو یہ اور جلدی سے پریس کر کے میرے کمرے میں لے آؤ میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔"فرحان نے زبردستی کپڑے اس کے ہاتھ میں تھمائے اور اسے کھری کھری سناتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

حیدر نے لاچار سا منہ بنایے کپڑوں کی طرف دیکھا اب اسے ناچاہتے ہوئے بھی انہیں پریس کرنا تھا وہ کپڑوں کو اٹھائے بوجھل قدموں چلتا ہوا استری والی میز تک آیا جو کہ گیلری کے ایک کونے میں ہی رکھی گئی تھی

پہلے تو اس نے استری کا سوئچ آن کیا اور اس کی ہیٹ بڑھانا ہی بھول گیا کچھ دیر کے بعد اس نے یہ سوچ کر استری اٹھائی کہ اب گرم ہو چکی ہو گی لیکن جیسے ہی اس نے اسے کپڑوں پر لگایا اس پر کوئی فرق ہی نہیں پڑا اسنے زور سے استری کپڑے پر ماری لیکن کوئی فرق ہی نہیں پڑا تبھی اس کی نظر ہیٹ بٹن پر پڑا جو ابھی تک بند تھا اس نے لب بھینچ کر ہیٹ بڑھائی دل تو کر رہا تھا کہ استری اٹھا کر پھینک دے لیکن پھر

مہمانوں کا سوچ کر اس نے ضبط کیا

اس نے استری کی ہیٹ بڑھائی اور تھوڑی دیر کیلئے انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر کے

بعد اس نے استری کپڑوں پر لگانا چاہی

ہیٹ چیک کرنے کی غرض سے اس نے پہلے استری میز کے کپڑے پر رکھی استری

زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے وہ کپڑا استری کے ساتھ ہی چمٹ گیا اس نے جلدی

سے ہیٹ آف کی اور استری کو الٹا کر کے اس پر چپکے کپڑے کو دیکھنے لگا جسے اب

اسے صاف کرنا تھا

"اووونووو۔۔۔"وہ غصے سے چلایا تب ہی ساتھ سے گزرنے والی آنٹی نے عجیب

نظروں سے اسے دیکھا

حیدر نے انہیں دیکھ کر اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا اور استری پر چپکے

کپڑے کو پاس پڑی ایک لکڑی کی مدد سے اتارنے لگا تقریباً دس منٹ کی جدوجہد

کے بعد وہ کامیاب ہوا تب جا کر اس نے کپڑے پریس کرنا سٹارٹ کیے

آدھے گھنٹے کی ان تھک محنت کے بعد آخر اس نے کپڑے پریس کر ہی لیے اس نے پریس کیے ہوئے کپڑوں کو اپنے سامنے کر کے غصے سے دیکھا اور فرحان کے کمرے کی طرف چل پڑھا

فرحان کے کمرے میں اس نے پریس کیے ہوئے کپڑے رکھے اور خود باہر آ گیا

تھوڑی دیر کے بعد فرحان تیار ہو کر باہر آیا اس نے کالے رنگ کی قمیض اور کالے رنگ کی ہی پٹیالہ شلوار پہنی ہوئی تھی

"کپڑے تو اچھے پریس کیے تھے تم نے۔۔" اس نے حیدر کو داد دیتے ہوئے کہا وہ بیچارا صرف لب بھینچ کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"ذوہیب کہاں ہے۔۔۔" فرحان نے واسکٹ پہنتے ہوئے کہا

"اپنے کمرے میں ہو گا۔۔۔" حیدر نے بے دھیانی سے جواب دیا

"چل خبر لیتے ہیں اس کی۔۔۔" اس نے حیدر کا کندھا تھپتپا کر کہا

حیدر نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور دونوں ذوہیب کے کمرے کی طرف چل پڑے

ذوہیب شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دولھے کے روپ میں دیکھ کر خوش ہوئے جا رہا تھا جب حیدر اور فرحان اندر داخل ہوا

"دیکھو تو دولہا تیار ہو رہا ہے لیکن اسے نہیں پتا شادی کے کتنے نقصانات ہیں۔۔۔"فرحان نے حیدر کو دیکھ کر آنکھ مار کر کہا

"ہاں اور دیکھو آثار تو ابھی سے ظاہر ہونے لگ گئے ہیں۔۔۔"حیدر نے ذوہیب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں یار۔۔۔"فرحان نے بھی غور سے اسے دیکھا

ذوہیب عجیب نظروں سے دونوں کو دیکھنے لگا

"کونسے آثار۔۔۔"وہ گھبرا کر شیشے میں خود کو دیکھنے لگا

"دیکھو تو تمہارے بال سفید ہو گئے ہیں۔۔۔"فرحان اس کا ایک ایک بال نکال کر ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ واقعی میں سفید ہو گئے ہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ذوہیب پریشانی سے آنکھیں اوپر کر کے بال دیکھنے لگا

"ہاں اور یہ دیکھو آنکھوں کے نیچے اتنے بڑے بڑے حلقے وہ بھی شادی والے دن۔۔۔"حیدر نے اس کی آنکھوں کے نیچے اشارہ کرتے ہوئے کہا

ذوہیب گھبرا کر شیشے میں اپنی آنکھیں دیکھنے لگا

حیدر اور فرحان نے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے کو ہاتھ ملایا

"اور ذوہیب زرا اپنا چہرہ تو دیکھو ایسا لگتا ہے کسی نے گوشت نکال ہڈیوں ہر ہی چمڑا چپکا دیا ہو۔۔"فرحان کی بات پر حیدر اور فرحان دونوں نے مل کر قہقہہ لگایا

ذوہیب نے کاٹ کھانے والی نظروں سے دونوں کو دیکھا

"آ گئے تم دونوں مجھے تنگ کرنے تم دونوں اصل میں جل رہے ہو کیونکہ پہلے میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔"ذوہیب نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا

"نہ بھئی ہمیں تو شادی کے نقصانات کا پتا ہے اسی لیے ہم تو شادی کے نام سے بھی دور رہتے ہیں۔۔۔"حیدر نے ہاتھ جھاڑ کر ایسے کہا جیسے بہت سمجھداری کا کام کیا ہو

"ہاں نا دیکھو تو شادی کی وجہ سے بیچارے بوڑھے دولہے کی تو گردن کی ہڈیاں باہر نکل آئی ہیں۔۔۔"فرحان کی بات پر ذوہیب شیشے میں اپنی گردن دیکھنے لگا حیدر اور فرحان نے ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی دبائی

اتنے میں حمیدہ بیگم ان کو بلانے کی غرض سے کمرے میں آئیں

"ارے تم تینوں ابھی تک یہیں کھڑے ہو جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم نے انہیں چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"امی۔۔۔"ذوہیب ان کے پاس آکر روہانسے لہجے میں پوچھنے لگا

"امی کیا میرے بال سفید ہو گئے ہیں یا آنکھوں کے نیچے ہلکے آ گئے ہیں یا چہرے اور گردن کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔۔۔"

ذوہیب نے انہیں دیکھ کر بڑے ہی انہماک سے پوچھا

"نہیں بیٹا کس نے کہا ہے تم سے۔۔۔"یہ کہ کر انہوں نے مشکوک نظروں سے حیدر اور فرحان کو دیکھا جو اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے

"بہت شرارتی ہیں یہ دونوں ان کی باتوں پر دھیان نت دو میرا بیٹا تو شہزادہ لگ رہا ہے شہزادہ۔۔۔"حمیدہ بیگم نے ذوہیب کی بلائیں لیتے ہوئے کہا ذوہیب نے مڑ کر خونخوار نظروں سے حیدر اور فرحان کو دیکھا

"اچھا چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے جلدی سے باہر آجاؤ۔۔۔"حمیدہ بیگم نے باہر کی طرف جاتے ہوئے کہا وہ تینوں بھی ان کے ساتھ ہی چل پڑے

بارات ہال میں پہنچ چکی تھی لیکن دلہنیں ابھی تک نہیں پہنچی تھیں شامعون اور ذوہیب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے آج صوفوں کو شادی کے دن کے حساب سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا دونوں صوفوں کے ساتھ ایک کرسی نکاح خواں کیلئے رکھی گئی تھی ہلکے ہلکے گانے کی دھن ماحول کو اور خوبصورت بنائے ہوئے تھی

اتنے میں اریبہ، ہانی اور نداد ونوں دلہنوں کو لے کر ہال کے اندر داخل ہوئے اریبہ نے حدیبہ کو لا کر ذوہیب کے ساتھ بٹھایا ذوہیب تو اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

ہانی اور ندا نے مسکان کو شامعون کے ساتھ بٹھایا شامعون اسے دیکھنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اس نے ایک نظر اپنی دلہن کو دیکھا تو نظر ہٹانا ہی بھول گیا وہ بلکل آج اسے ویسی ہی مسکان لگ رہی تھی جس سے وہ پہلی بار ملا تھا لیکن پھر اسے وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے اسے فراز کے ساتھ دیکھا تھا اس نے جلدی سے اپنی نظریں ہٹائیں اور سامنے دیکھنے لگا

اریبہ ایک طرف کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی اسے اکیلا دیکھ کر حیدر چلتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا

"پیاری لگ رہی ہو آج۔۔۔"اس نے اریبہ کے کان میں سرگوشی کی

"آپ بھی کم نہیں لگ رہے۔۔۔"اریبہ نے اس کی بات کا مسکرا کر جواب دیا

"نوازش۔۔۔"حیدر نے ایک ہاتھ ٹیڑھا کر کے چہرے کے پاس لے جاتے ہوئے کہا جس پر اریبہ مسکرائی

اس کا دل اب اس بات کو تسلیم کر رہا تھا کہ وہ اریبہ کیلیے دھڑکتا ہے لیکن وہ جب

بھی فیصلہ کرنے پر آتا تو گھبرا جاتا تھا اسے ڈر تھا کہ اس کے فیصلے سے رشتوں میں دراڑ نہ آجائے

کچھ دیر کے بعد نکاح خواں تشریف لائے انہیں سٹیج پر رکھے صوفوں کے ساتھ رکھی کرسی پر بٹھایا گیا

انہوں نے چاروں بچوں کی طرف دیکھا اور نکاح نامے والا رجسٹر کھولا

پہلے وہ شامعون اور مسکان کی طرف متوجہ ہوئے

"شامعون خان ولد احمد خان آپ کو مسکان چوہان ولد ماجد چوہان کے ساتھ یہ نکاح بمعہ حق مہر دس ہزار روپے کے قبول ہے۔۔"

شامعون نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی اور ضبط سے بولا

"قبول ہے۔۔۔"

"قبول ہے۔۔۔" نکاح خواں نے پھر سے پوچھا

"قبول ہے۔۔۔"

"قبول ہے۔۔۔" نکاح خواں نے تیسری اور آخری مرتبہ پوچھا

"جی قبول ہے۔۔" اس کے تین دفعہ قبول ہے بولنے پر مسکان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

اس کے بعد مسکان سے پوچھا گیا جس نے جھٹ سے قبول ہے بولا

ان دونوں کے بعد نکاح خواں ذوہیب اور حدیبہ کی طرف متوجہ ہوا ان دونوں نے بھی خوشدلی سے ایک دوسرے کو قبول کیا

ان کے نکاح کے بعد سب نے ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارک باد دی اور خوشی کا اظہار کیا

نکاح کے بعد رخصتی کا وقت آیا دونوں گھروں سے ایک ایک بیٹی رخصت ہو رہی تھی

اکلوتا بھائی ہونے کے ناطے شامعون نے حدیبہ کے سر پر قرآن پاک کا سایہ کیا جبکہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حیدر نے مسکان کے سر پر قرآن کا سایہ کیا

دونوں دلہنوں کو قرآن کے سائے میں دروازے تک لایا گیا

حدیبہ نصرت بیگم کے گلے لگ کر اور مسکان رابیہ بیگم کے گلے لگ کر پھوٹ

پھوٹ کر رو دیں بیشک وہ اپنی پسند کے گھروں میں جا رہی تھیں لیکن اپنا وہ گھر

جہاں ان کا اپنا بچپن گزرا ہو اس گھر کو چھوڑنا ہر لڑکی کیلیے بہت مشکل ہوتا ہے

نصرت بیگم کے بعد حدیبہ شامعون کے گلے لگ جر روئی مسکان بھی باقی لوگوں

کے گلے لگ کر خوب روئی

دونوں دلہنوں کو قرآن کے سائے میں رخصت کیا گیا

سب لوگ ہال سے باہر آیا ایک گاڑی میں شامعون نصرت بیگم اور مسکان بیٹھیں

اور اپنی منزل کی طرف چل پڑے

باقی کھڑی گاڑیوں میں سے ایک گاڑی کو حیدر ڈرائیو کر رہا تھا اس گاڑی کی پچھلی

سیٹ پر حدیبہ اور ذوہیب کو بٹھایا گیا حمیدہ بیگم بھی ان کے ساتھ بیٹھی تھیں موقع پا

کر اریبہ جھٹ سے حیدر کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی اور ہانی کو فرحان کے ساتھ بیٹھنا پڑا

تھوڑی دیر بعد ان کی گاڑیاں بھی منزل کی طرف رواں دواں تھیں

حدیبہ دلہن بنی ذوہیب کے سجے سجائے کمرے میں بیٹھی تھی پورے بیڈ پر پھول کی

پتیاں پڑی تھیں اور بیڈ کے آس پاس پھولوں کے گلدستے رکھے گئے تھے

ذوہیب اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب اریبہ، ہانی, حیدر اور فرحان نے اس کا راستہ

روکا

"اتنی جلدی کیا ہے۔اندر جانے کی سر پہلے پیمنٹ تو دیں۔۔۔"اریبہ نے اس کے

سامنے کھڑے ہو کر کہا

"کس چیز کی پیمنٹ۔۔۔۔"ذوہیب نے قدرے حیرت سے پوچھا

"اندر جانے کی پیمنٹ دلہن دیکھنے کی پیمنٹ اور کس چیز کی۔۔۔"ہانی نے تفصیلاً

بتاتے ہوئے کہا

"مجھے اپنے ہی کمرے میں جانے اور اپنی ہی دلہن کو دیکھنے کیلیے پیسے دینے ہونگے۔۔۔"ذوہیب نے جیسے تصدیق کرنی چاہی

"ہاں جی کنجوس دولہے۔۔۔"حیدر نے اس کی کنجوسی پر چوٹ کی

"اب تم لوگ اس بے چارے بوڑھے دولہے سے کیا پیسے لوگے۔۔۔"فرحان نے مصنوعی افسوس کے ساتھ کہا

ذوہیب نے شعلہ بار آنکھوں سے اسے دیکھا اور ایک ہزار کا نوٹ اریبہ کو دیا

"صرف ایک ہزار یہ بھی اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔"اریبہ نے نوٹ دوبارہ اسے پکڑایا

www.novelsclubb.com

"تو کتنے دوں۔۔۔"ذوہیب نے کوفت سے کہا

"کم از کم آٹھ ہزار تاکہ ہم لوگ آپس میں بانٹ تو سکیں نا۔۔۔"اریبہ کی بات پر ذوہیب نے لب بھینچے اور پیسے نکال کر اسے دیے

اریبہ نے خوش ہو کر پیسے لیے

پھر چاروں نے ایک طرف ہو کر اسے جانے کا راستہ دیا وہ چاروں کو ایک نظر دیکھتا دروازہ کھول کر اندر آیا

حدیبہ دلہن بنی بیڈ پر بیٹھی ذوہیب کا انتظار کر رہی تھی جب وہ اندر آیا اور چلتا ہوا اس کے پاس آ کر بیٹھا

ذوہیب نے مسکرا کر اسے دیکھا بدلے میں وہ بھی مسکرائی ذوہیب نے اپنے جیب میں سے ایک لمبی سی ڈبی نکال کر اس کے سامنے

"یہ تمہارے لیے میں نے خود پسند کیا ہے۔۔۔" حدیبہ نے اس کے ہاتھ سے ڈبی لی اور اسے کھول کر دیکھا ڈبی میں ایک بریسلٹ تھا جو پورے کا پورا سفید نگوں سے بھرا ہوا تھا

"بہت خوبصورت ہے یہ۔۔۔" حدیبہ نے خوشی سے چمکتی آنکھوں سے کہا

"لیکن تم سے کم۔۔" یہ کہ کر ذوہیب نے بریسلٹ اس کے ہاتھ میں پہنایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے دیکھنے لگا پھر اس نے نظریں اس کے چہرے کی طرف گھمائیں

"تمہاری یہی خوبصورتی مجھے بے صبرا کرتی ہے۔۔۔"اس کی بات پر حدیبہ جھینپ سی گئی یہ کہ کر ذوہیب نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی

اس کے بعد اس نے باری باری اس کے دونوں گالوں کو چوما اور فرط جذبات سے مجبور اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے وہ آج بغیر کسی رکاوٹ کے اس پر شدت سے اپنی شدتیں لٹا رہا تھا

دوسری طرف

مسکان کب سے بیڈ پر بیٹھی شامعون کا انتظار کر رہی تھی تقریباً ایک گھنٹے کے بعد شامعون کمرے کے اندر آیا وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

وہ چلتا ہوا آیا اور بیڈ کے جس کونے پر مسکان بیٹھی تھی اس کے مخالف سمت میں آ کر بیٹھ گیا اور اپنے جوتے اتارنے لگا مسکان حیرت کا پتلا بنے اسے دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

جوتے اتار کر وہ بیڈ پر چڑھ کر بیٹھا اپنی جیب سے ایک گفٹ نکال کر مسکان کی طرف بڑھا کر کہا

"یہ امی نے دیا ہے تمہارے لیے۔۔۔"مسکان نے کانپتے ہاتھوں سے اس سے گفٹ لیا نظریں اب بھی اس کے چہرے پر تھی

"اور رات بہت ہو گئی ہے اب سو جاؤ تم۔۔۔"

"شامعون۔۔۔"مسکان نے بے یقینی سے اس کا نام پکارا

"کیا تم نے کیا سوچا کہ تم دلہن بنی بیٹھی ہو گی اور میں پیار سے تمہیں آ کر گفٹ دوں گا اور ہم ایک اچھی رات گزاریں گے ہاں۔۔۔"آخری بات اس نے قدرے چیخ کر کہی

مسکان نے ڈر کر اثبات میں سر ہلایا

شامعون کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ آئی

"تمہیں جب بھی دیکھتا ہوں نا مسکان تو مجھے وہ لمحہ یاد آ جاتا ہے جب میں نے تمہیں

فراز کے اتنے قریب دیکھا تھا۔۔۔"شامعون نے اپنے غصے کو ضبط کر کے کہا

"شامعون میرا یقین کریں میرا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔"مسکان نے صفائی دینی چاہی

"تو جو میں نے دیکھا کیا وہ جھوٹ تھا۔۔۔"وہ اس کا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے بولا

مسکان کی تو جیسے سانس گلے میں اٹک گئی تھی وہ آنکھوں میں ڈر اور آنسو لیے اسے دیکھنے لگی

آنسوؤں کی ایک لڑی اس کی آنکھ سے نکل کر ہونٹوں پر جا رکی

شامعون نے اپنے ہاتھ ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کیے اور مزید قریب ہو کر سرگوشی کی

"آئندہ میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہ دیکھوں سمجھ گئی۔۔۔"وہ شعلہ بار آنکھوں سے مسکان کو دیکھنے لگا مسکان نے ڈر کے مارے اثبات میں سر ہلایا

شامعون تھوڑا پیچھے ہوا اپنے کرتے کے اوپر سے شیر وانی اتار کر سائیڈ پر رکھی اور مسکان کے مخالف سمت کروٹ بدل کر لیٹ گیا

آنسوؤں کا ایک پھندا مسکان کے گلے میں اٹک گیا کیا کیا نہیں سوچا تھا اس نے اپنی شادی کیلیے اور وہ ہو گیا جس کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

وہ اپنے گھٹنوں میں سر دے کر اپنی قسمت کا ماتم کرنے لگی اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں شامعون کو اس کے رونے سے تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ ضبط کر کے آنکھیں بند کیے پڑا رہا

---

www.novelsclubb.com

صبح مسکان کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے پایا اس کی آنکھیں بہت بھاری ہو رہی تھیں

اس نے زور سے آنکھیں میچ کر کھولیں اور خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھی ایک نظر سوئے ہوئے شامعون پر ڈالی کرب سے پھر اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں تھیں

وہ اس سے نظریں ہٹاتی اٹھی الماری میں سے اپنے لیے ایک لال رنگ کا جوڑا نکالا اور واشروم میں فریش ہونے چلی گئی

شامعون کی جب آنکھ کھلی تو اس نے مڑ کر مسکان کی طرف دیکھا اس کو وہاں نہ پا کر وہ اٹھا پورے کمرے میں نظر دوڑائی اتنے میں واشروم کا دروازہ کھول کر مسکان کمرے میں آئی شامعون کی نظر اس پر پڑی

لال رنگ کے فراق میں گیلے بال اور میک اپ سے بے نیاز چہرہ لیے وہ اسے کتنی ہی معصوم لگی تھی لیکن وہ جب بھی اس کے بارے میں کچھ اچھا سوچتا اس کا دماغ اس سے لڑ پڑتا تھا اپنے دماغ کی سنتے ہوئے اس نے مسکان سے نظریں ہٹائیں اور بیڈ سے نیچے اتر کر مسکان کی طرف آیا

مسکان اب اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی ہلکی سی مسکان اس کے ہونٹوں پر آئی تھی

وہ مسکان کی طرف آتے مڑا اور الماری کی طرف چلا گیا مسکان کا کھلا چہرہ مرجھا گیا

"میں کپڑے نکال دیتی ہوں آپ کو۔۔۔"مسکان نے اس کو احساس دلانا چاہا کہ وہ بھی یہاں ہے اس کی بات پر شامعون نے سپاٹ لہجے میں اسے دیکھا اور بغیر کچھ کہے پیچھے ہوا مسکان اب الماری میں گھسی اس کے کپڑے نکال رہی تھی اس دوران شامعون مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا

مسکان نے ایک سفید رنگ کا کرتا شلوار نکال کر اسے دیا ابھی وہ اس سے کرتا لے ہی رہا تھا کہ نصرت بیگم نے دروازہ کھٹکایا دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا

شامعون نے پہلے جا کر دروازہ کھولا نصرت بیگم باہر کھڑی اس کے دروازہ کھولنے کی منتظر کھڑی تھیں

دروازہ کھلنے پر انہوں۔نے مسکرا کر شامعون کی طرف دیکھا وہ ان کے سامنے سے ہٹا

نصرت بیگم کمرے کے اندر داخل ہوئیں مسکان ہاتھ میں کپڑے لیے کھڑی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے بیٹا ابھی تک تیار نہیں ہوئے تم دونوں میں تو بلانے آئی تھی تم دونوں کو۔۔۔"اس کے جواب میں مسکان نے شامعون کی طرف دیکھا

"بس تیار ہونے جا ہی رہا تھا ویسے کہا جانا ہے۔۔۔۔"شامعون نے انجان بنتے ہوئے کہا

"مسکان کے گھر جانا ہے ناشتہ لے کر حدیبہ کی صبح سے کتنی کالز آچکی ہیں چلو تم لوگ جلدی سے تیار ہو کر باہر آؤ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔"

ان کی بات پر شامعون اور مسکان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا نصرت بیگم مسکرا کر دونوں کو دیکھتی کمرے سے باہر چلی گئیں

شامعون نے مسکان سے کرتا لیا اور اس پر کوئی نگاہ ڈالے بغیر واشروم میں گھس گیا

مسکان چلتی ہوئی شیشے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

"چل بھئی مسکان کیا زمانہ آگیا ہے اب تو نے اپنے ہی شوہر کو پٹانا ہے۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی اور سیدھے کھڑے ہو کر شیشے میں خود کو دیکھا

دل میں اس نے یہی عہد کر لیا تھا کہ وہ شامعون کے سرد رویے کی پرواہ کیے بغیر اسے اپنے لیے راضی کرنے کی کوشش کرے گی

اس نے سب سے پہلے اپنے گیلے بالوں کو دیکھا ڈرائیر اٹھایا اپنے گیلے بال سکھائے بالوں میں کنگھی دے کر انہیں کھلا ہی چھوڑا

بالوں کے بعد وہ میک اپ کی طرف آئی اپنا سارا میک اپ کا سامان نکال کر سامنے رکھا اور میک اپ کرنا شروع کیا

کچھ ہی دیر میں وہ میک اپ کر چکی تھی آخر میں وہ ایک ریڈ لپ اسٹک اٹھا کر ہونٹوں پر لگانے لگی تبھی شامعون واشروم سے باہر آیا اس نے جلدی سے لپ اسٹک کو بند کر کے رکھا اور ہونٹوں کو آپس میں میچ کر لپ اسٹک سیٹ کی

شامعون عجیب نظروں سے اس کی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا اس نے ہاتھ میں پکڑا تولیہ بیڈ پر پھینکا اور چلتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

اس کی نظریں ابھی بھی مسکان کے ہونٹوں پر تھی وہ اسے دیکھ کر زرا سا مسکرایا

مسکان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی

شامعون نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور بغیر کچھ سوچے اس کے دہکتے لبوں پر اپنے ٹھنڈے یخ لب رکھ دیے مسکان نے ایک دم سے آنکھیں میچ لیں

کچھ دیر کے بعد وہ اس سے الگ ہوا مسکان جو حیرت کا پتلا بنے اسے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ تھی شامعون اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا رکھ کر بولا

"گارنٹی دے سکتی ہو اس بات کی کہ ان ہونٹوں کو مجھ سے پہلے کسی مرد نے نہیں چھوا۔۔۔"

شامعون کے سوال پر مسکان کے چہرے پر آئی مسکراہٹ غائب ہوئی وہ منہ کھولے زخمی سا مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

"شامعون آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں۔۔۔۔" صدمے سے اس کی آواز بھاری ہو گئی

تھی آنسو جیسے اس کے گلے میں اٹک گیا تھا شامعون نے کوئی جواب نہ دیا اور اس کے چہرے کو دیکھے گیا

"میرا یقین کریں آپ سے پہلے مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔۔۔" وہ دہائی دینے لگی

"جانتا ہوں لیکن کیا کروں نہیں بھولتا وہ لمحہ بھی۔۔۔" یہ کہ وہ اس سے دور ہوا

"چلو شاباش دیر ہو رہی ہے آجاؤ باہر۔۔۔" وہ اس کا گال تھپتپا کر بولا اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے

مسکان کو لگا جیسے اس میں سے جان ہی نکل گئی ہو لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھالا آنسو صاف کیے ایک لمبی سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور شامعون کے پیچھے چل دی

اسے اب شامعون کے دل و دماغ میں سے اس شک کو نکالنا تھا لیکن کیسے یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

چوہان ہاؤس میں سب لوگ نصرت بیگم، شامعون اور مسکان کا انتظار کر رہے تھے ندا بھی آج ادھر ہی آئی ہوئی تھی

اریبہ اپنے کمرے میں کھڑی شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی تیار تو وہ آج ایسے ہوئی تھی جیسے آج اس کی شادی کی پہلی صبح ہو

وہ کندھے پر دوپٹہ ڈالے کھڑی تھی اس کے دوپٹے کا ایک پلو زمین کو چھو رہا تھا شیشے میں دیکھے وہ اپنے بال سیٹ کر رہی تھی جب عمر کمرے میں آیا پہلے تو اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کا جائزہ لیا پھر چلتے ہوئے اس کے قریب آیا اور اچانک سے ہی اس کے دوپٹے کے زمین پر لٹکے حصے کو اس کے دوسرے کندھے پر ڈالا اریبہ ڈر کر مڑی اور حیرت سے عمر کو دیکھنے لگی

"وہ تمہارا دوپٹہ نیچے لٹک رہا تھا تمہارا وہی اٹھایا ہے۔۔"

"اچھا تھینکس۔۔" اریبہ نے پھیکا سا مسکرا کر کہا

"باہر نہیں آنا یا یہیں کھڑے ہو کر بس تیار ہونے کا ارادہ ہے۔۔۔" عمر نے اس کی

تیاری دیکھ کر کہا

"نہیں بس میں آرہی تھی باہر ہی۔۔۔"اریبہ کا دل نا جانے کیوں گھبرا رہا تھا

"اچھا وہ۔۔۔"اس سے پہلے کہ عمر کوئی بات کرتا حیدر نے دروازہ کھٹکا کر دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا

دونوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا

"وہ میں کہنے آیا تھا کہ مہمان آگئے ہیں تو آپ دونوں بہن بھائی بھی آجائیں۔۔۔"وہ طنزیہ سا مسکرا کر عمر کو دیکھ کر بولا بھائی بہن کہنے پر تو عمر کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی وہ اور کچھ کہے بغیر حیدر کے ساتھ سے گزرتا باہر چلا گیا

حیدر نے مشکوک نظروں سے اسے جاتے دیکھا

اور پھر چلتا ہوا اریبہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا

"دور رہا کرو اس سے۔۔۔"اس نے باہر جاتے عمر کو دیکھ کر کہا

"حیدر کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی ہیں وہ میرے۔۔۔"اریبہ نے تعجب سے کہا

"دیکھ رہا تھا میں بھائی کس طرح سے دیکھ رہا تھا تمہیں اور سگے بھائی کے علاوہ اور کوئی بھائی نہیں ہوتا سمجھی۔۔۔"حیدر اسے تنبیہہ کرتے بولا اور اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے باہر کی طرف چل دیا

اریبہ بھی اس کے ساتھ باہر کی طرف چل دی دل ہی دل میں وہ اس بات پر خوش تھی کہ حیدر کو اس کی فکر ہے

نصرت بیگم، شامعون اور مسکان ناشتہ کے کران کے گھر پہنچ چکے تھے سب نے بڑی خوشدلی سے ان کا استقبال کیا اس کے بعد سب ناشتے کی میز پر بیٹھے

ناشتہ کرتے وقت اریبہ نے مسکان کی طرف دیکھا اور شامعون کی طرف آنکھوں سے اشارہ کر کے بھنویں اچکائیں مسکان نے اس کے جواب میں آنکھیں نکالیں جیسے اسے نظروں ہی نظروں میں ڈانٹ رہی ہو اریبہ مسکین سا منہ بنا کر بیٹھ گئی

ناشتے کے بعد سب لڑکے ایک طرف بڑے ایک طرف اور سب لڑکیاں ایک طرف بیٹھی تھیں

"لگتا ہے شامعون بھائی بہت رومنٹک ہیں۔۔۔"اریبہ مسکان کے کان میں کھسپسائی

"کیا مطلب۔۔۔"مسکان نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

"تمہاری آدھے ہونٹوں سے لپ اسٹک مٹی ہوئی ہے۔۔"اریبہ نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

مسکان نے کچھ یاد آنے پر جلدی سے لپ اسٹک ٹھیک کی

شامعون سب کے درمیان میں سے اٹھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے مسکان نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اس نے مر کر مسکان کو آنکھوں کے اشارے سے اپنے ساتھ آنے کا کہا

"میں آتی ہوں زرا۔۔۔"وہ سب سے ایکسکیوز کرتی اٹھی اور باہر لان میں آئی جہاں شامعون کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

"جی۔۔۔"مسکان اب اس کے سامنے کھڑی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی

تھی

"تم یہیں رک رہی ہو آج۔۔۔" سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا چہرہ کسی قسم کے تاثرات سے عاری تھا

"ہاں وہ امی نے کہا ہے میں کچھ دنوں تک واپس آجاوں گی۔۔" مسکان نے جیسے اس کو تسلی دی تھی

"آج نہیں رکو پھر کبھی آجانا۔۔"

وہ اب اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے اس کے سامنے کھڑا تھا

"لیکن کیوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"آآا۔۔۔امی اکیلی ہو جائیں گی نا اسی لیے ویسے بھی ابھی تم نے مل لیا ہے نا تو رکنے کا کیا تک بنتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا

"امی اکیلی ہو جائیں گی یا امی کا بیٹا۔۔" وہ زیر لب ہلکا سا مسکرا کر بڑبڑائی

"کچھ کہا تم نے۔۔۔" شامعون نے اس کے ہلتے لب دیکھ کر پوچھا

"نن نہیں کچھ نہیں آپ فکر نہیں کریں میں امی سے بات کرلوں گی۔۔۔"

"گڈ۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر مزید کچھ کہے بغیر اندر بڑ گیا مسکان کا دل کیا وہ تھوڑی دیر۔اور اس کے ساتھ کھڑا رہے لیکن اس کے جانے ہر وہ افسردہ منہ بنایے اس کے پیچھے چل پڑی

اندر آکر شامعون اپنی جگہ کی طرف اور مسکان رابیہ بیگم کی طرف بڑھ گئی

شام سے پہلے ہی وہ لوگ گھر واپس جا چکے تھے حدیبہ اپنے کمرے کی سیٹنگ چینج کرنے میں مصروف تھی جب ذوہیب اندر آیا اور پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا

حدیبہ کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی

"ٹائم مل گیا میرے لیے آپ کو۔۔۔" وہ مصنوعی ناراضگی سے بولی

"تمہارے لیے تو ٹائم ہی ٹائم ہے بلکہ میرا سارا ٹائم تمہارا۔۔۔"

وہ اپنے حصار کو مضبوط کرتے ہوئے بولا

"لیکن ایک مسئلہ ہے۔۔"ذوہیب نے افسردہ سا منہ بنا کر کہا

"کیا ہوا۔۔۔"

حدیبہ نے پریشانی سے پوچھا

"کل نہیں تو پرسوں مجھے آفس جانا ہے پھر میں تم سے دور کیسے رہوں گا۔۔۔"ذوہیب کی بات حدیبہ کو ناگوار گزری اس نے خود کو اس سے الگ کیا

"ابھی تو شادی ہوئی ہے آپکی اور آپ کو ابھی سے آفس جانے کی پڑ گئی ہے۔۔۔"وہ ناک چڑھا کر بولی

"ارے میری کیوٹ سی بیوی کل نا سہی کسی نہ کسی دن تو آفس جانا ہی ہے تو بہتر نہیں ہے میں پہلے سے ہی جوائن کر لوں۔۔۔"وہ حدیبہ کو سمجھاتے ہوئے بولا

"حد ہو گئی ہے ذوہیب آپ کو مجھ سے زیادہ اپنا آفس عزیز ہے۔۔۔"حدیبہ نے شکوہ کیا

ذوہیب نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

"جان عزیز ٹھیک ہے آپ جب تک نہیں کہیں گی میں آفس نہیں جاؤں گا اب خوش۔۔۔"وہ حدیبہ کو خوش کرنے کیلئے بولا ورنہ اسکا دو دن تک آفس جانے کا ارادہ تھا

"ہمم۔۔"حدیبہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

"تو اسی خوشی میں۔۔۔"ذوہیب اس پر جھکنے لگا جب حدیبہ نے اسے دھکا دیا

"تو اسی خوشی میں کچھ نہیں ملے گا۔۔۔"یہ کہ کر اس نے کمرے میں ہی دوڑ لگا دی ذوہیب اسے پکڑنے اس کے پیچھے ہی دوڑنے لگا

---

www.novelsclubb.com

مسکان وغیرہ کے جاتے ہی ندا اور عمر بھی اپنے گھر ہی چلے گئے تھے

عمر تنے اعصاب لیے بیڈ پر بیٹھا تھا حیدر کا بھائی بہن کہنا اسے بہت کھلا تھا پاس ہی زرقا بیٹھی اپنی ڈول سے کھیل رہی تھی

ندا عمر کی امی کو کھانا دے کر کمرے میں آئی اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے

ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں اتارنے لگی

اس نے شیشے میں سے عمر کو دیکھا جو نا جانے کن سوچوں میں گم تھا

"عمر۔۔"ندا نے اسے بلایا لیکن وہ اب بھی گم تھا

"عمر میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔"ندا نے مڑ کر قدرے اونچی آواز میں کہا

"ہاں ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔"وہ کوفت سے بولا ندا کی آواز وہ پہلے ہی سن چکا تھا لیکن اس کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا

"وہ میں سوچ رہی ہوں اتنے دنوں سے ہم کہیں باہر ہی نہیں گئے زرقا بھی بور ہوتی رہتی ہے کیوں نا ہم آج کہیں باہر چلیں امی کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔۔۔"ندا بڑے جوش سے بولی

"اس دن تو گئے تھے آئسکریم کھانے۔۔"وہ آئسکریم پر زور دے کر طنزیہ انداز میں بولا

"وہ تو ہم ان کے ساتھ گئے تھے نا آج اپنی فیملی کے ساتھ جاتے ہیں۔۔"وہ عمر کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مناتے ہوئے بولی

عمر نے تعجب سے اسے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا

"کیا کہا تم نے فیملی۔۔۔تم تو ابھی بھی انہیں ہی فیملی مانتی ہو میں اور زرقا تو کچھ ہیں ہی نہیں تمہارے لیے۔۔۔" وہ حیدر کا غصہ اس پر اتارنے کا ارادہ رکھتا تھا

"کیسی باتیں کر رہے ہیں عمر میری فیملی تو آپ لوگ ہی ہیں۔۔۔" وہ عمر کے بدلتے تیور دیکھ کر گھبرا کر بولی

"اچھی طرح جانتا ہوں میں تم کیوں روز روز وہاں جاتی ہوں شادی کے بعد بھی چین نہیں آرہا نا تمہیں۔۔۔" اس نے آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم بڑھائے

ندا پیچھے ہوتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل سے جا لگی

وہ بے یقینی سے عمر کو دیکھ رہی تھی

"عمر۔۔۔آپ کو پتا بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ اپنی بیوی پر۔۔۔"

"کہاں کی بیوی۔۔۔تم ابھی بھی اسی گھر کی بیٹی ہو میرے گھر کو تو تم نے کبھی اپنا گھر

ہی نہیں سمجھا۔۔۔"وہ اس کی بات کاٹ کر دھاڑا تھا

اس کی آواز سن کر ندا کی ساس کمرے میں آئیں

انہوں نے حیرت سے دونوں سے دیکھا

"کچھ شرم کریں عمر تہمت لگانے سے پہلے سوچ تو لیتے میں بیوی۔۔۔"

"چپ بلکل چپ۔۔۔"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے عمر نے اس کا منہ جکڑا تھا

"عمر چھوڑو اسے۔۔۔"نسرین بیگم نے قریب آکر عمر کو پیچھے کرنے کی کوشش کی

ندا کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر عمر کے ہاتھ پر گر رہے تھے

نسرین بیگم کے بیچ میں آنے پر عمر نے اسے چھوڑا

لیکن نظریں ابھی بھی ندا پر جمی تھی

"تم آئندہ ادھر جانے کی بات نہیں کرو گی۔۔۔"عمر نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کی

"کیوں نہیں کرو نگی میری امی کا گھر ہے وہ۔۔"ندا اسی کے انداز میں بولی

"بے شرم عورت۔۔۔"عمر نے یہ کہتے ہوئے طیش میں آکر ندا پر ہاتھ اٹھایا جسے

نسرین بیگم نے روکا

"شرم کرو عمر۔۔۔ عورت پر ہاتھ اٹھانے والا مرد نہیں ہوتا۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر بولیں

"آپ نہیں جانتی اس کو امی۔۔۔" عمر کی آنکھوں میں جیسے خون اترا تھا شیطان اگر حاوی ہو جائے تو اچھے خاصے آدمی کو کافر بنا دے عمر پر بھی شیطان بری طرح حاوی تھا

"بس کرو۔۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں تمہیں بھی اور ندا کو بھی۔۔۔" زرقا بھی ندا کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی

www.novelsclubb.com

"مما آپ مت روئیں نا۔۔۔" وہ اپنی معصوم سی آواز سے ندا کو چپ کرانے لگی اس کی بات پر ندا کے رونے میں اور شدت آ گئی

"چلو بیٹا تم میرے کمرے میں چلو۔۔۔" نسرین بیگم نے زرقا کو اٹھایا اور غصے سے عمر کو دیکھتیں ندا کو اپنے کمرے میں لے کر چلی گئیں

بے شک وہ ندا اور عمر کی پسند کی شادی کے خلاف تھیں لیکن ان کی لڑائی میں انہوں نے ندا کا ہی ساتھ دیا تھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو اچھی طرح جانتی تھیں ان کے جانے کے بعد عمر زور سے دھاڑا اور ٹیبل پر رکھی ساری چیزوں کو غصے سے نیچے گرایا دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بھینچیں اور خود پر قابو کرنے لگا

کھانے کے بعد حیدر حسب معمول لاؤنج میں بیٹھا موبائل پر اخبار پڑھ رہا تھا جب اریبہ اسے ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئیں

"آپ یہاں بیٹھے ہیں اور میں پورے گھر میں آپ کو ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔" اریبہ نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

"کیوں مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی۔۔" حیدر نے اسے دیکھے بغیر کہا

"آپ کو پتہ ہے میں آپ کو کیوں ڈھونڈتی ہوں۔۔۔" وہ جتاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی حیدر نے کوئی جواب نہ دیا

"حیدر آپ نے کیا سوچا پھر۔۔۔"

"کس بارے میں۔۔۔" وہ انجان بنتے اسے دیکھنے لگا

"آپ جانتے ہیں میں کس بارے میں پوچھ رہی ہوں۔۔۔" اریبہ کا لہجہ اب سپاٹ تھا

"اریبہ دیکھو میں پھر کہوں گا تم ابھی بچی ہو تمہیں مجھ سے صرف اور صرف ایٹریکشن ہے اور جہاں تک بات ہے فیصلہ کرنے کی تو میں ہانی کو فراموش نہیں کر سکتا اس نے اتنے سال میرا انتظار کیا اور اب میں صرف تمہاری بیوقوفی کی وجہ سے اس کا دل نہیں توڑ سکتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حیدر کے سیدھے انکار پر اریبہ جیسے سکتے میں آ گئی ایک لمحے کیلیئے تو اسے لگا کہ اس کی ساری محنت رائیگاں چلی گئی

اگلے ہی لمحے وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھی

"کہنا کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔ آپ مجھے ٹھکرا رہے ہیں۔۔۔" وہ بے یقینی سے اسے

دیکھ کر پوچھنے لگی

"اریبہ دیکھو۔۔۔"حیدر اب اٹھ کر اسے سمجھانے کی غرض سے اس کے پاس آیا

"کیا دیکھوں میں۔۔"وہ تقریباً دھاڑی تھی

"اریبہ میں ہانی کا دل نہیں توڑ سکتا۔۔۔"وہ صاف لفظوں میں بولا

"اور میرا۔۔۔میرا دل توڑ سکتے ہیں آپ۔۔"وہ انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

"اریبہ۔۔۔"

"بس حیدر بہت ہو گیا بہت کوششیں کر لیں میں نے۔۔۔آپ کے پاس اب کل تک کا وقت ہے یا تو میں یا ہانی۔۔۔اچھی طرح سوچ لیں اور آپ جانتے ہیں آپ مجھے نہ ملے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔"وہ غصے میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے حیدر کی مزید کوئی بات سنے جانے کیلیے مڑی لیکن سامنے کھڑی ہانی کو دیکھ کر ٹھٹکی حیدر کا بھی یہی حال تھا ہانی بے یقینی اور صدمے کی حالت میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

حیدر اور اریبہ نے ایک دفعہ تو ایک دوسرے کی طرف اور پھر ہانی کی طرف دیکھا جو غصے سے انہیں دیکھتے ان کی طرف آ رہی تھی

ہانی تعجب بھرے تاثرات چہرے پر لیے ان کی طرف بڑھی وہ چلتی ہوئی ان دونوں کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی

"کیا۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔" صدمے کے مارے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا

اریبہ ایک نظر حیدر کو ایک نظر دیکھ کر جواب دیے بغیر وہاں سے جانے لگی جب ہانی نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا

"جا کہاں رہی ہو تم سے پوچھ رہی ہوں میں۔۔۔۔" ہانی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا تمام تر غصہ جمع کر کے بولی

"آپ کو جو پوچھنا ہے حیدر سے پوچھ لیں۔۔۔" اریبہ نے اپنا بازو چھڑوا کر سر جھکا کر کہا

"کیوں تم سے کیوں نہیں۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں دیکھ رہا تم کیسے میرے ہونے والے شوہر ہر ڈورے ڈال رہی ہو۔۔۔"ہانی کی بات پر جہاں اریبہ نے چونک کر اسے دیکھا وہیں حیدر نے بھی بے یقینی سے اسے دیکھا

"یہ۔۔یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔"اریبہ نے جان کر انجان بننا چاہا لیکن ہانی تو آج سارے حساب برابر کر دینا چاہتی تھی

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں۔۔"

"ہانی تم جیسا سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں۔۔۔"حیدر نے اریبہ کی ہمایت کرتے ہوئے دخل اندازی کی جس پر ہانی نے نظریں اس کی طرف گھمائیں

"حیدر میں اندھی نہیں ہوں سب دیکھ رہا ہے مجھے۔۔۔۔اور آپ نہیں جانتے اس کریکٹر لیس لڑکی کو ہر دوسرے لڑکے کے ساتھ یہی چکر ہوتا ہے اس کا۔۔۔"اریبہ پر الزام لگا کر وہ فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی اریبہ نے پہلے ہانی کی طرف اور پھر اس امید سے حیدر کو دیکھا کہ شائید وہ اس کے حق میں بولی لیکن

اس کے چہرے پر صرف حیرت دیکھ کر اسے شدید صدمہ لگا اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے حیدر کو دیکھا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے پاس سے گزرتی دوڑتی ہوئی اندر چلی گئی

حیدر اس کے پیچھے جانے لگا جب ہانی اس کے سامنے آئی

"تمہیں اسے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا ہانی۔۔۔"حیدر نے اسے دیکھ کر کہا

"کیوں آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے اور میں نے جو بھی کہا بلکل سہی کہا آپ نہیں جانتے اس کو۔۔۔"

"میں اچھی طرح جانتا ہوں اسے بھی اور تمہیں بھی مجھے مت بتاؤ تم۔۔۔"وہ ڈانٹ کر اسے کہتا وہاں سے جانے لگا

"حیدر۔۔۔"ہانی کی آواز پر وہ جاتے جاتے مڑا لیکن رکا نہیں

ہانی مڑی اور اسکی پیٹھ کو دیکھ کر بولی

"آپ کا جھکاؤ جتنا بھی اریبہ کی طرف ہو جائے ایک بات یاد رکھیئے گا میں کبھی اپنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حق سے دستبردار نہیں ہونگی۔۔۔"

وہ ایک طرح کی وارننگ دیتے ہوئے بولی حیدر نے اس کی بات کو سنا اور بغیر کوئی جواب دیے اندر آ گیا

ہانی نے بے ساختہ اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو روکا

اریبہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی دھپ سے دروازہ بند کیا چلتی ہوئی بیڈ کے پاس نیچے آ کر بیٹھ گئی اور اپنے گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی

اس کو آج اپنا آپ بلکل بے معنی سا لگا اس کے دل میں شدت سے یہ بات آ رہی تھی کہ وہ کسی کیلیے اہم نہیں ہے اور یہی ارمان اس کے پھوٹ پھوٹ کر رونے کی وجہ تھا

حید دروازہ کھول کر اندر آیا اریبہ کو زمین پر بیٹھا دیکھ کر وہ جلدی سے اس کے پاس نیچے آ کر بیٹھا

"اریبہ۔۔۔"حیدر کی بات پر اس نے کوئی جواب نہ دیا بے آواز سسکیاں اب بھی جاری تھیں جو حیدر کو بہت تکلیف تھیں

"اریبہ میری طرف دیکھو۔۔"حیدر اب اس کے سامنے بیٹھا اسے سر اٹھانے پر مجبور کر رہا تھا لیکن وہ تو اس کی ماننے کو تیار ہی نہیں تھی

"اریبہ پلیز میری طرف دیکھو۔۔۔"حیدر کی آواز پر اس نے سر اٹھایا وہ کسی بچے کی طرح سسکیاں لے رہی تھی وہ اتنی شدت سے رو رہی تھی کہ ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا سانس واپس نہ آ رہا ہو

"اریبہ۔۔۔"حیدر بے یقینی سے بولا اسے اس حد تک امید نہیں تھی اس نے بے اختیار اریبہ کو سینے سے لگا لیا

"اریبہ۔۔۔تمہارا رونا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔"حیدر نے اسے چپ کرانے کیلئے کہا وہ آنکھیں بند کیے اس کے سینے میں منہ چھپائے رو رہی تھی

"اریبہ میری طرف دیکھو اور رونا بند کرو۔۔۔"حیدر نے اسے خود سے الگ کیا اور

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے پوچھنے لگا

اریبہ نے اپنی لال ہوئی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا جو ابھی بھی پانی سے بھریں تھیں

"حیدر مجھے معاف کر دیں۔۔۔"وہ روتے روتے ہی بولی

"کس بات کی معافی اریبہ۔۔۔"

"میں خوامخواہ آپ کی پرسنل لائف میں گھس آئی کیا مجھے نہیں پتہ کہ میری وجہ سے آپ کتنی ٹینشن میں ہیں۔۔"حیدر اس کی بات پر بلکل خاموش ہوا

"میں صرف دکھ دینے آئی ہوں سب کو۔۔۔اپنی امی پر بوجھ ہوں ہانی کو اتنا دکھ دیا میں نے آپ جی زندگی اجیرن کر دی ہے مجھے جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔"وہ روتے روتے اپنے دل کا سارا غبار نکال رہی تھی اس کی بات پر حیدر نے اسے پھر سے۔سینے سے لگایا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے نہ تم کسی پر بوجھ ہو اور نہ ہی تم نے کسی کو دکھ دیا ہے۔۔۔"حیدر اس کا سر تھپتپا کر اسے چپ کراتے ہوئے بولا اس کا دماغ بری

طرح الجھ چکا تھا وہ اب ایسے موڑ پر کھڑا تھا جس کے آگے کنواں اور پیچھے کھائی تھی اگر وہ ہانی سے انکار کرتا تو رشتوں میں دراڑ پڑ جاتی اور اریبہ کو منع کر کے وہ اسے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

اسے لگا جیسے ابھی اس کا دماغ پھٹ جائے گا وہ ٹینشن سے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں اپنے ماتھے پر رگڑتا کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگا جبکہ اریبہ ابھی بھی منہ چھپائے اس کے سینے سے لگے اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی

رات کا کھانا کھانے کے بعد شامعون اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا موبائل فون استعمال کر رہا تھا ان شادی کی چھٹیوں میں ہی وہ فری ہوا تھا ورنہ تو اسے اپنے آپ کو دینے کیلئے وقت ہی نہیں ملتا تھا

وہ ابھی موبائل میں ہی مصروف تھا جب مسکان اس کیلیے چائے لیے اندر آئی دروازہ کھلنے کی آواز پر شامعون نے ایک نظر اٹھا کر اسے اور پھر اس کے ہاتھ میں

پکڑے چائے کے کپ کو دیکھا جو لیے وہ اس کی طرف بڑھ رہی تھی

"میں چائے نہیں پیتا۔۔۔" شامعون کی بات پر مسکان کے قدم رکے وہ دوبارہ اپنی نظریں موبائل پر مرکوز کر چکا تھا

مسکان پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی شامعون کے سامنے وہ شرمندہ بھی تو نہیں ہو سکتی تھی

"تو آپ کیلیے لایا کون ہے میں تو اپنے لیے لائی تھی۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر کہتی شرمندگی سے بچنے کیلیئے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر بیٹھ گئی اور کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

www.novelsclubb.com

شامعون نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور طنزیہ مسکراہٹ لیے دوبارہ نظریں گھما لیں

مسکان اب اس کے ساتھ بیٹھی چور نظروں سے اس کے موبائل کی سکرین کو دیکھنے لگی چائے کا اس کا دل تو نہیں تھا لیکن مارے مروت کے وہ کپ ہاتھ میں اٹھا

کر بیٹھ گئی تھی

"کس سے بات کر رہے ہیں۔۔"اس کے موبائل سے کچھ ناپاکر وہ بولی

"جب پوچھنا ہی تھا تو۔ جھانکنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"وہ تاثرات سے عاری چہرہ لیے اسے دیکھے بغیر بولا مسکان نے دانتوں میں زبان دبا کر اپنے چہرے کی لٹ کان کے پیچھے اڑسی

تو مطلب وہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا

کچھ دیر اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا بیڈ سے اٹھا اور خاموشی سے الماری میں سے سلیپنگ ڈریس نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا

مسکان نے منہ لٹکا کر اسے جاتے دیکھا

"یا اللہ اس کھڑوس کے دل میں بھی رحم ڈال دے۔۔۔"مسکان نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی

دعا کی قبولیت کا بھی خاص وقت ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

اور بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ کبھی آپکی شدت سے مانگی گئی دعائیں قبول نہیں ہوتی اور کبھی آپکی سرسری سی مانگی گئی دعا قبول ہو جایا کرتی ہے

کچھ دیر کے بعد شامعون باہر آیا تو مسکان بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی تھی

"مسکان۔۔۔۔۔" وہ اب اس کے سامنے کھڑا اس کو پکار رہا تھا اس کی آواز پر مسکان نے آنکھیں کھول کر بے یقینی سے اسے دیکھا وہ اسے خود بلا رہا تھا اس کے تو وارے نیارے ہو گئے تھے

"جی جی۔۔۔" وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے بولی

"اٹھو یہاں سے۔۔۔۔" وہ خوشی اور جوش سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی بات پر اس کا جوش ہوا ہوا

"لیکن کیوں۔۔۔" وہ ساری ہمت جمع کر کے پوچھنے لگی

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔ اٹھو میرے بستر سے۔۔۔" اس کے چیخ کر کہنے پر مسکان اچھل کر بیڈ سے اٹھی وہ دونوں اب آمنے سامنے کھڑے تھے

"تم اب یہاں نہیں سوؤ گی۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

"تو پھر میں کہاں سوؤں گی۔۔۔" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"وہ وہاں اس پیارے سے صوفے پر۔۔۔" وہ صوفے کی طرف اشارہ کر کے طنزاً بولا

مسکان نے ایک نظر صوفے کو دیکھا اور پھر شامعون کو دیکھا

"لیکن شامعون۔۔"۔اس نے مزاحمت کرنا چاہی

"لیکن ویکن کچھ نہیں میرا کمرا میرا بیڈ میری مرضی میں جس کو بھی سونے کی اجازت دوں تم جاؤ اور چپ چاپ صوفے پر سو جاؤ۔۔۔"

"شامعون میری نیند بہت کچی ہے میں صوفے پر نہیں سو سکوں گی۔۔۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی

"وہ تو میں نے دیکھ لیا ہے جو بندہ بیٹھے بیٹھے سکون کی نیند سو سکتا ہے اس کی نیند کچی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔" وہ جتاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا مسکان اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جواب میں بلکل خاموش ہو گئی

"چلو شاباش اب اپنا تکیہ اٹھاؤ اور صوفے پر جا کر سکون سے سو جاؤ۔۔۔" وہ اسے حکم دیتا بیڈ کی طرف بڑھا اور اس کے بلکل درمیان میں جا کر سو گیا

مسکان نے ایک صدمے بھری نظر اس پر ڈالی اپنا تکیہ اٹھایا اور صوفے پر آ کر لیٹ گئی

"یہ کھڑوس تو کسی طرح ہاتھ نہیں آتا اوپر سے اس کی دونوں طرف آنکھیں لگی ہیں۔۔۔ہئے مسکان کبھی سوچا تھا تو نے تیرا شوہر تجھے صوفے پر سلائے گا۔۔۔" وہ اپنے دماغ میں خود سے ہی بات کرتی چہرے کے زاویے بدل رہی تھی شامعون ادھ کھلی آنکھوں سے اس کی بیوقوفیاں دیکھ رہا تھا

اسے دیکھتے دیکھتے اس نے آنکھیں بند کر لیں مسکان بھی سوچتے سوچتے آنکھیں موند گئیں نیند کی دیوی دونوں ہر مہربان ہو چکی تھی

آدھی رات کا کوئی پہر تھا جب دھڑام کی آواز پر شامعون کی آنکھ کھلی

"مسکان۔۔۔"اس نے بے اختیار اسے پکارا اٹھ کر سائیڈ لیمپ آن کیا اور جلدی سے بیڈ سے اتر کر مسکان کی طرف آیا وہ زمین پر پڑی خواب خرگوش کے مزے لینے میں مصروف تھی اسے خبر تک نہ ہوئی کہ وہ صوفے سے گر چکی تھی

اسے صحیح سلامت دیکھ کر شامعون کی جان میں جان آئی اس نے ایک سانس بھری اور چلتا ہوا اس کے سامنے نیچے آکر بیٹھا

"تم واقعی میں اتنی بھولی ہو یا صرف میرے سامنے بننے کی کوشش کرتی ہو۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر آئی لٹ اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے سوئی ہوئی سے کلام کرنے لگا

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی اگلے ہی پل اس نے وہ اسے باہوں میں بھر کر اٹھا اور بیڈ کی طرف آیا

اسے بیڈ کی ایک سائیڈ پر لٹایا اور خود بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جا کر دراز ہوا اپنا رخ اس نے مسکان کی طرف کر لیا اور کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا اچانک مسکان

نے سوتے ہوئے اپنا بازو اٹھایا اور اس کے کندھے پر رکھ دیا

شامعون نے ایک نظر اس کے بازو کو دیکھا مسکان کا لمس اس کے صبر کو توڑ رہا تھا

اس نے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی لیکن نیند تو جیسے اس سے ناراض ہو گئی تھی

تنگ آ کر اس نے آنکھیں کھولیں مسکان کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور اس کے گرد بازو حمائل کر کے سو گیا آنکھیں بند کیے مسکان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

---

www.novelsclubb.com

حیدر اپنے کمرے میں بیٹھا اپنے مکمل طور پر الجھے دماغ کو سلجھا رہا تھا وہ بار بار اریبہ اور ہانی کے بارے میں سوچتا اور ہر بار ایک نیا فیصلہ کرتا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنے فیصلے کو غلط قرار دیتا

ایک طرف اریبہ سے اس کی محبت تھی جس کا وہ اقرار کر رہا تھا اور ایک طرف

رشتوں کو جوڑے رکھنے کا سوال تھا

وہ شدید ذہنی الجھن کا شکار تھا آخر کار اس نے خود کو ایک فیصلے پر ٹکا یا رشتوں کو جوڑے رکھنا اسے اریبہ سے شادی کرنے سے زیادہ عزیز تھا

"یا اللہ اریبہ ابھی بچی ہے اسے ہدایت دینا اور اسے میرا فیصلہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمانا۔۔۔"

حیدر نے دل سے دعا کی تھی فیصلہ کر کے اسے خود تو تکلیف ہو رہی تھی لیکن اس فیصلے میں باقی سب کا سکون شامل تھا

---

www.novelsclubb.com

مسکان کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو شامعون کے حصار میں پایا ایک شرمیلی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا اس نے مڑ کر گھڑی دیکھی جو صبح کے سات بجا رہی تھی اس نے شامعون کا بھاری بھرکم بازو خود پر سے اٹھایا ہلکا سا کسمسا

کر اس کے حصار سے نکلی اور بیڈ سے نیچے اتری ایک نظر سوتے ہوئے شامعون کو دیکھا چلتی ہوئی اس کی سائیڈ آ کر کھڑی ہوئی اور اس پر زرا جھک کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

"سوتے وقت بھی کھڑوس پن نہیں جاتا نا آپ کا ساری کھڑوسیت نکال دوں گی میں۔۔۔" وہ خود ہی اپنی بات پر مسکرائی اور ایک آخری نظر اُسکو دیکھ کر الماری میں سے اپنی کپڑے نکالتی واشروم میں گھس گئی

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد شامعون کی آنکھ کھلی مسکان کو اپنی ساتھ نہ پا کر اس نے اپنا ایک ہاتھ ماتھے پر مارا اس نے سوچا تھا وہ مسکان کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ جائے گا لیکن وہ تو اس سے پہلے ہی اٹھ چکی تھی خود کو ہی ملامت کرتا وہ اٹھا اسی وقت مسکان واشروم سے باہر سے آ آئی مسکان مسکرا کر اس کو دیکھنے لگی اور وہ اس سے نظر چرانے لگا

"اٹھ گئے آپ جلدی سے فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں آپ کے لیے"

مسکان نے جلدی سے کہا

"مجھے آج پولیس اسٹیشن جانا ہے وردی نکل دو میری۔۔۔"واس سے نظر ملائے بغیر کہتا ہوا بیڈ سے اٹھا

اور تیز تیز قدم چلتا فریش ہونے چلا گیا مسکان نے جتاتی مسکراہٹ کے ساتھ اسے جاتے ہوئے دیکھا مسکان نے اُسکی وردی نکال کر رکھی اور ناشتہ بنانے چلی گئی

نصرت بیگم کچن میں ہی کھڑی تھی کہ مسکان کچن میں آئی

"ارے بیٹا جلدی اٹھ گئی آج تم۔۔"وہ مسکان کو دیکھ کر خوشدلی سے بولیں

"جی وہ شامعون کو آج کام پر جانا تھا تو اُن کے لیے ناشتہ بنانے آئی تھی۔۔۔"

اُسکی بات نصرت بیگم کا چلتا ہاتھ رکا

"آج۔۔۔ نہیں آج تو نہیں جانا تھا اس نے پورے ہفتے کی چھٹی لے کر آیا تھا وہ تو۔۔۔۔"نصرت بیگم نے صاف گوئی سے کہا جس پر مسکان کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ آئی

"تو یہ شرمیلا مجھ سے بھاگ رہا ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی جب نصرت بیگم نے اسے مخاطب کیا

"اتنی جلدی مت جانے دینا اسے اس کا تو بس چلے تو سارا دن ساری رات پولیس اسٹیشن میں گزارے تم جاؤ اس کو جا کر سنبھالو اتنی جلدی کہاں بھاگا جا رہا ہے ناشتہ میں بنالوں گی۔۔۔" وہ ناشتہ بناتے ہوئے ہی مسکرا کر اسے سمجھا رہی تھی

"جی امی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کچن سے باہر آئی اب اس کا رخ کمرے کی جانب تھا مسکان کمرے میں داخل ہوئی تو شامعون وردی پہنے بلکل تیار کھڑا تھا مسکان کو دیکھ کر اس نے نظریں پھیریں

www.novelsclubb.com

"وہ آپکی امی تو کہہ رہی ہیں آپ ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آئے تھے۔۔۔"

"ہمم تو۔۔۔" اس نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا

"تو آپ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں ابھی تو چھٹیوں کے کچھ دن باقی ہیں نا۔۔" وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی اور اس سے سوال کرنے لگی

شامعون نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سیریس چہرہ لیے اسے دیکھا

"میری مرضی میں جب بھی جاؤں تم کون ہوتی ہو مجھ سے پوچھنے والی۔۔۔"اس کے جواب میں مسکان خاموش ہو گئی وہ تو اسے اپنی بیوی ہی نہیں مانتا تھا تو وہ کس حق سے اس سے پوچھ رہی تھی

لیکن وہ مسکان ہی کیا جو اتنی جلدی ہار مان جائے

شامعون اپنی بات کر کے جانے لگا مسکان کی آواز پر وہ رکا

"اچھا سنیں۔۔۔"وہ رکا لیکن مڑا نہیں

"رات کو مجھے صوفے پر سلایا تھا نا آپ نے تو صبح میں بیڈ پر آپ کے پاس کیسے آئی۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی

شامعون نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور مڑ کر اسے دیکھا وہ صبح سے اس سوال سے بچ رہا تھا لیکن مسکان شاید اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی

"تم صوفے سے نیچے گر گئی تھی اس لیے تمہیں بیڈ پر لے آیا تھا باقی مجھے کوئی شوق ہے تمہیں اپنے ساتھ سلانے کا۔۔۔" وہ صاف گوئی سے بولتا چلا گیا لیکن مسکان کے تاثرات میں زرا بھر فرق نہ آیا

"اچھا بیڈ پر بھی اتنا قریب کر لیا کہ کہیں میں بیڈ سے ہی نہ گر جاؤں۔۔۔" وہ سوالیہ انداز میں اس سے کہتی اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی

شامعون نے کوفت سے اسے دیکھا اور چلتا ہوا اس کے پاس آ کھڑا ہوا

"تم کچھ زیادہ ہی نہیں فری ہو رہی تمہیں کیا لگتا ہے ایک رات ساتھ گزارنے سے میں تمہیں اپنی بیوی مان لوں گا کبھی بھی نہیں۔۔۔ تم ہمیشہ مسکان چوہان ہی رہو گی کبھی بھی مسکان شامعون نہیں بن پاؤ گی کیونکہ میری بیوی کچھ بھی ہو سکتی ہے لیکن بد کردار نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ سپاٹ لہجے میں کہہ کر بڑے بڑے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر چلا گیا

مسکان نے حیرت کا پتلا بنے اسے جاتے دیکھا آنسوؤں کا ایک پھندا اس کے گلے

میں اٹک گیا تھا ضبط کر کے اس نے خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش کی اور اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتے خود کو سنبھالتی بیڈ پر بیٹھ گئی لیکن یہ ضبط آخر کب تک رہتا ایک لڑکی سب کچھ برداشت کر سکتی ہے لیکن بے قصور ہوتے ہوئے خود پر تہمت نہیں

مسکان کو یہ بھی برداشت کرنا پڑ رہا تھا صرف اپنی ایک غلطی کی وجہ سے

حدیبہ بیڈ پر مزے سے لیٹی نیند کے مزے لے رہی تھی جب کھڑکی سے آتی سورج کی کرنوں نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اس نے منہ بسورتے ہوئے آدھی آنکھیں کھولیں ذوہیب شیشے کے سامنے کھڑا اپنے کف کے بٹن بند کر رہا تھا اسے دیکھ کر کچھ یاد آتے ہی حدیبہ جھٹ سے اٹھی

"کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔" وہ اب پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی

ذوہیب نے مڑ کر اسے دیکھا

"اٹھ گئی تم۔۔۔۔"اس نے پیار بھرے لہجے میں بولا لیکن حدیبہ کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا

"ہاں اٹھ گئی آپ یہ بتائیں کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔"وہ اپنا سوال دہرا کر اپنے کھلے بالوں کو کیچر میں مقید کرتی بیڈ سے اتر کر نیچے آئی

"کہیں نہیں بس آفس کا چکر لگانے جا رہا تھا۔۔۔"وہ اس کی دارا ضگی سے بچنے کیلئے ڈھکے چھپے لفظوں میں بولا

"کیا۔۔۔"وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"میں نے کہا تھا نا آپ سے آپ ابھی آفس نہیں جائیں گے تو اتنی کیا جلدی ہے آپ کو ذوہیب۔۔۔"وہ کوفت سے اس سے سوال کرنے لگی

اس کی بات پر ذوہیب نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولا

"میری جان میں بس آفس کی صورتحال دیکھنے جا رہا ہوں جلدی واپس آ جاؤں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گا۔۔۔"وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا حدیبہ اس کا کائی اثر نہ لیتے ہوئے بولی

"تو آفس کی صورتحال دیکھنے کیلئے صرف آپ ہی رہ گئے ہیں اور بھی تو اتنے لوگ ہیں۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی

ذوہیب نے کھینچ کر اسے خود سے قریب کیا

"تمہارا شوہر آفس کا بیک بون ہے میں نہ ہوں تو کوئی کام نہیں چلتا۔۔۔"وہ اترانے والے انداز میں بولا لیکن مقصد صرف حدیبہ کو خوش کرنا تھا

حدیبہ نے کچھ کہے بنا منہ جھکایا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا

"اور تم سے زیادہ دیر دور تو میں بھی نہیں رہ سکتا اسی لیے تمہارے لیے میں جلدی واپس آجاؤں گا۔۔۔"وہ اس کے گال کو چھوتے ہوئے بولا

"پکا وعدہ۔۔۔"حدیبہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر لاڈ سے پوچھنے لگی

"بلکل پکا۔۔۔"وہ اسے خود میں بھینچتے ہوئے بولا حدیبہ جھینپ سی گئی

"اچھا میں فریش ہو جاؤں ناشتہ اکٹھا ہی کریں گے ہم۔۔۔"وہ شرماتے ہوئے

مسکرا کر کہتی اس سے الگ ہوئی ذوہیب اب دونوں ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا وہ اس کی نظروں سے بچتی ہوئی واشروم میں گھس گئی

اریبہ ابھی فریش ہو کر اپنے کمرے کی صفائی کرنے لگی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکنے لگا اس نے دروازہ کھولا تو سامنے فرحان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر اریبہ دروازہ کھلا چھوڑتی کمرے کے اندر آئی فرحان بھی اس کے پیچھے اندر آیا

"کہاں ہو کل سے تم۔۔" وہ ایک جگہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا

"کہیں نہیں بس کمرے میں ہی تھی۔۔۔" وہ بھرائی آواز میں بولی آنکھیں اب بھی سوجی ہوئی تھیں جو اس بات کا ثبوت دے رہی تھیں کہ وہ پوری رات روتی رہی ہے

"ایک منٹ۔۔۔ تم روئی ہو۔۔۔" وہ اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو غور سے دیکھتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے بولا

"نن۔۔ نہیں۔۔"اریبہ صاف مکر گئی

"اریبہ اب مجھ سے جھوٹ بولو گی تم بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ اس کو قدرے ڈانٹتے ہوئے بولا

اریبہ نے فرحان کی طرف دیکھا اپنی آنکھوں پر ضبط کیا اور پھر سے بات پھیر گئی

"آپ بتائیں اتنی صبح صبح یہاں کیسے کوئی کام تھا کیا۔۔۔"وہ بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

"اریبہ کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے۔۔۔"فرحان اب

سپاٹ لہجے میں بولا

اریبہ نے ایک گہرا سانس لیا اور ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی ادھر ادھر دیکھنے لگی

فرحان چلتا ہوا اس کے پاس آکر کھڑا ہوا

"اریبہ مجھے اپنا بھائی مانتی ہو نا تم تو اپنے بھائی سے بات چھپاؤ گی۔۔۔"وہ پیار سے

اسے بہلانے لگا

اریبہ نے نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیں

"آپکی ہانی کو سب پتہ چل گیا میرے اور حیدر کے بارے میں۔۔۔"اتنا کہ کر وہ سر جھکا گئی

"کیا۔۔۔"فرحان کو حیرانی کا شدید جھٹکا لگا

"کب تم نے مجھے بتایا بھی نہیں اور کیا کہا اس نے۔۔۔"وہ ایک ساتھ کئی سوال کر گیا

"کل ہی آپکی ہانی کو اور کچھ نہیں ملا تو اس نے حیدر کے سامنے مجھ پر کریکٹر لیس ہونے کا الزام لگا دیا۔۔۔"اب کی بار ضبط کے باوجود ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر ہونٹوں پر گرا تھا

فرحان نے لب بھینچے

"ادھر آؤ۔۔۔۔"اس نے اریبہ کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے

زمین پر بیٹھ کر بچوں کی طرح اسے سمجھانے لگا

"اریبہ یہ جو سچا پیار ہوتا ہے نا یہ اتنی آسانی سے نہیں ملتا لیکن ملتا ضرور ہے اگر حیدر کیلیے تمہارا پیار سچا ہے تو وہ تمہیں ضرور ملے گا حیدر اگر ہانی کی قسمت میں بھی ہے تو تم اسے اپنا کر سکتی ہو صرف دعاؤں سے یہ وہ واحد چیز ہے جس میں تقدیر بدلنے کی طاقت ہے۔۔۔۔"وہ سانس لینے کیلیے رکا

"مجھے دیکھو کتنے سالوں سے میں نے ہانی سے صرف خاموش محبت کی حیدر بھی واپس آ گیا لیکن مجھے حیدر کے ہمارے درمیان میں ہونے کا کبھی ڈر نہیں رہا کیونکہ مجھے اپنی دعاؤں ہر یقین ہے اور میں سوچتا ہوں جتنا ہانی کو میں نے مانگا ہے شائید ہی کسی نے کسی کو مانگا ہو گا اس یقین کے ساتھ کہ وہ مجھے ملے گی اور اب دیکھو تم وسیلہ بن رہی ہو ہمارے درمیان میں سے حیدر کو ہٹانے کا یہ میری دعاؤں کا نتیجہ ہے اریبہ جو رشتہ اتنے سالوں سے چلتا آ رہا تھا اس میں اچانک سے ہی کھٹائی پڑ گئی اسی لیے اللہ سے دعا کرو اس یقین کے ساتھ کہ وہ ضرور قبول ہو نگی پھر دیکھنا حیدر کو

تمہارا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔"

اریبہ بڑے غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی فرحان کی باتیں سیدھا اس کے دل پر جا کر لگ رہی تھیں

"آئی سمجھ۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا

اریبہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

"گڈ۔۔آجاؤ ناشتے کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔" اس سے کہ کر وہ باہر کی طرف بڑھا

اریبہ بھی چلتی ہوئی اس کے پیچھے چلی گئی فرحان کی باتوں سے اس کے دل کو جیسے ڈھارس ملی تھی وہ اب خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی کل تک دل پر جو بوجھ تھا اب وہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا

ہانی کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی ذوہیب اور حدیبہ ابھی ابھی کچن میں رکھی کرسیوں پر آ کر بیٹھے تھے وہ بیٹھے ناشتے کا انتظار کر رہے تھے جب فرحان اور اریبہ

کچن کے اندر آئی وہ دونوں چلتے ہوئے ان دونوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے ہانی نے تو مڑ کر دیکھنا گوارا نہیں کیا اور اریبہ ہانی کو ہی دیکھ رہی تھی

ذوہیب نے اریبہ کی طرف دیکھ کر فرحان سے نظروں ہی نظروں میں سوال کیا

حدیبہ بھی فرحان کو دیکھنے لگی

فرحان نے سر سے اریبہ کی طرف اشارہ کیا اور رونے والا منہ بنایا جس کا مطلب تھا کہ وہ روئی ہے حدیبہ نے بھنویں اچکا کر وجہ پوچھی فرحان نے منہ ٹیڑھا کر کے نا سمجھی کا اظہار کیا ساتھ ہی اپنے چہرے پر ہاتھ سے سمائل بنا کر اریبہ کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ اس کو ہسانا ہے ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور اریبہ کی طرف متوجہ ہوئے

"اریبہ تمہیں کس نے مارا ہے۔۔۔"ذوہیب نے ہس کے سوال کیا جس پر اریبہ نے چونک کر اسے دیکھا

"کسی نے بھی نہیں کیوں۔۔۔"وہ اپنے چہرے کو ٹٹولنے لگی

"تمہاری آنکھیں دیکھ کر لگ رہا ہے کسی نے مکے مارے ہیں تمہاری آنکھوں پر۔۔۔"اب کی بار حدیبہ نے کہا جس سے اریبہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی جھٹ سے اسکا موڈ چینج ہوا

"ہئے عشق نے مار دیا ہمیں تو۔۔۔"وہ خوب ڈرامائی انداز میں بولی وہ اب پہلے والی اریبہ کی طرح اپنی اداکاری کے جوہر دکھا رہی تھی

"تم پر تو وہ گانا سوٹ کرتا ہے نا۔۔"حدیبہ نے کہ کر فرحان اور ذوہیب کو اشارہ کیا

"اک بات کہوں دلدارا
تیرے عشق نے ہم کو مارا۔۔۔"

"ٹناٹن ٹن ٹناٹن ٹن۔۔۔"فرحان اس کے گانے پر ٹیبل بجا رہا تھا جبکہ ذوہیب منہ سے ساز بنا کر اس کا ساتھ دے رہا تھا

ان کے گانے پر اریبہ کھلکھلا کر ہنسی ہانی کو ان کی باتوں سے کوفت ہو رہی تھی

ابھی وہ لوگ ہنس ہی رہے تھے کہ حیدر کچن میں آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے بہارو پھول برساؤ حیدر آج جلدی اٹھ گیا ہے۔۔۔"ذوہیب نے اسے دیکھ کر بولا سب نے ایک ساتھ اسے دیکھا ہانی نے بھی ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا

حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا

"میں بھی یہی کھڑا ہوں اب جب تک پھول نہیں برسیں گے میں اندر نہیں آؤں گا۔۔۔"وہ وہیں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا

"ارے آجا اندر بہارو نے کسی خلائی مخلوق پر پھول برسانے سے منع کر دیا ہے۔۔۔"فرحان نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے ذوہیب کے ہاتھ پر ہاتھ مارا چاروں اب ہس کر اسے دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

حیدر نے کھا جانے والی نظروں سے ذوہیب اور فرحان کو دیکھا اور چلتا ہوا ان کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اریبہ نے مسکرا کر اسے دیکھا حیدر نے بھی بس رسما مسکرا کر اسے دیکھا

ہانی نے ناشتہ لا کر سب کے سامنے رکھا

"ہانی آپ بھی اریبہ کی شان میں کچھ بول دیں۔۔۔" حدیبہ نے اس کو مخاطب کر کے کہا ہانی نے معنی خیز نظروں سے حیدر اور اریبہ کو دیکھا

"ہم سے کسی چیز کی امید مت رکھئیے گا۔۔۔" وہ ایک ادا سے بولی

"آہا بلکل پرانے فلموں والی ہیروئن لگی ہو۔۔۔" ذوہیب نے اس پر کمنٹ دیتے ہوئے کہا جس پر سب ہنسے سوائے اریبہ کے

فرحان نے اس کے لٹکے ہوئے منہ کو دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے مسکرانے کا کہا اریبہ اس کے کہنے پر مسکرائی لیکن ہانی کے جملے کو تو وہ دل پر لے چکی تھی

www.novelsclubb.com

ناشتے کے بعد فرحان اور ذوہیب آفس چلے گئے تھے ہانی گھر کے کاموں میں بزی ہو گئی تھی حدیبہ بھی اس کی مدد کرانے میں لگی تھی

حیدر گیراج کے سامنے کھڑا گاڑیاں دیکھ رہا تھا جب اریبہ چلتی ہوئی اس کی طرف

آئی

"کیا سوچا پھر آپ نے۔۔۔" وہ اب اس کے پیچھے کھڑی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی

حیدر نے اس کی طرف ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بولا

"بہت سوچا میں نے اس بارے میں اور جتنی بار بھی سوچا میں ایک ہی نتیجے پر پہنچا ہوں۔۔۔" یہ کہ کر وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا وہ جواب طلب نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"اریبہ میری بات کو ٹھنڈے دماغ سے اور غور سے سننا۔۔۔" اریبہ کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہونے لگیں

"یہ بات میں مانتا ہوں کہ تم نے میرے دل میں اپنے لیے جگہ بنائی ہے تم سے پیار کرتا ہوں اس بات سے انکار نہیں کر رہا میں لیکن یہ رشتے جو اتنے سالوں سے جڑے ہیں میں ان کو توڑنے کی وجہ نہیں بن سکتا۔۔۔" اریبہ نے اپنے دوپٹے کو

زور سے اپنے ہاتھوں میں لیا

"دیکھو اگر میں تم سے شادی کرتا ہوں تو سب رشتے بکھر جائیں گے سب کے دل ٹوٹ جائیں گے میں سب کو دھوکا دینے کی وجہ بنوں گا جو میں نہیں بننا چاہتا اریبہ تم سے دور جانے کا فیصلہ تکلیف دیتا ہے لیکن سب کیلیئے مجھے یہ کرنا پڑا میں تم سے شادی نہیں کر سکتا لیکن میں تمہیں تکلیف دینے کیلیئے یہاں نہیں رہوں گا میں ہانی کو لے کر واپس چلا جاؤں گا اور مجھے یقین ہے تمہیں مجھ سے اچھا لڑکا ملے گا۔۔۔" بات ختم کر کے اسنے اریبہ کی طرف دیکھا اس نے ایک ہاتھ سے دوپٹہ جکڑا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ منہ پر رکھ کر خود کو پھوٹ پھوٹ کر رونے سے روک رہی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے ہاتھ پر گر رہے تھے

وہ نفی میں سر ہلاتی ایک ایک قدم پیچھے ہو رہی تھی

"اریبہ دیکھو۔۔۔" حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن اس نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور روتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ لگا دی

"اریبہ رکو۔۔۔"حیدر فکر مندی سے اس کے پیچھے بھاگا اس کے پاگل پن سے وہ واقف تھا اور وہ کتنی جزباتی ہے یہ بھی وہ جانتا تھا

اریبہ روتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی اور حیدر اسے پکارتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا

اریبہ اپنے کمرے میں آئی اور دھپ سے دروازہ بند کر کے کنڈی لگائی آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اسے ابھی تک اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا

"اریبہ دروازہ کھولو۔۔۔"حیدر زور زور سے دروازہ کھٹکٹا رہا تھا خالدہ بیگم نے بھی اریبہ کو اندر جاتے دیکھ لیا تھا وہ اب پریشانی سے حیدر کی طرف آئی تھیں

حیدر مسلسل دروازہ پیٹ رہا تھا دھکے دے کر اسے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے صد

گھر کے باقی لوگ بھی اب آس پاس جمع ہو چکے تھے ڈب حیرت سے آنکھوں میں سوال لیے حیدر کو دیکھ رہے تھے سوائے ہانی کے

"حیدر بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔"خالدہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

سب لوگوں نے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھا

"میں آپ لوگوں کو سب بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔"حیدر نے یہ کہ کر دروازے کو دھکا لگا کر کھولنا چاہا

اریبہ پہلے تو حیرت کا پتلا بنے کمرے میں کھڑی رہی حیدر کی باتیں ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں

"نہیں۔۔۔یہ سب اتنی جلدی ختم نہیں ہو سکتا میں حیدر کو کسی کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ نہیں۔۔۔"چیختے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور ہاتھ سے سارا سامان نیچے گرایا

www.novelsclubb.com

آنسو بدستور اس کی آنکھوں سے جاری تھے حیدر بھی مسلسل دروازے کو دھکا مار کر کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اریبہ کا ادھر دھیان ہی کب تھا

کچھ یاد آنے پر وہ ایک دم رکی اپنے ہاتھ صاف کیے اور الماری کھول کر اس کے اوپر والے حصے سے کچھ ڈھونڈنے لگی کچھ دیر بعد اڈنے ایک چاقو الماری میں سے نکالا

"اریبہ دیکھو تم نے خود کو کچھ کیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔"حیدر نے چیخ کر کہا

"اریبہ بیٹا دروازہ کھولو ہم کب سے بلا رہے ہیں تمہیں۔۔۔"خالدہ بیگم کی آواز پر اریبہ نے ایک نظر دروازے کو دیکھا آنسوؤں میں اور اضافہ ہوا تھا اب سب الٹے تیئں اریبہ کو دروازہ کھولنے کا کہ رہے تھے لیکن وہ تو کسی کی نہیں سن رہی تھی ایک دفعہ پھر ایک ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں کو صاف کیا اور چھری اپنی کلائی پر رکھی

حیدر اب دھکے سے دروازے کو تقریباً توڑ چکا تھا اس نے ایک زوردار جھٹکا لگایا اور دروازہ ایک دم سے ٹوٹا وہ دروازہ توڑ کر اندر آیا اریبہ اپنی کلائی پر چھری رکھے کھڑی تھی

"اریبہ۔۔۔"حیدر اسے پکارتا اس کی طرف بڑھا لیکن اسی وقت اریبہ نے اپنی کلائی پر چھری چلا دی

ایک دلخراش چیخ اس کے منہ سے برآمد ہوئی جس میں درد سے زیادہ ارمان تھا

"اریبہ بیٹا۔۔۔" خالدہ بیگم سمیت سب بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھے تھے

اریبہ نیم بیہوشی کے عالم میں گرنے لگی تھی جب حیدر نے اسے سنبھالا تھا آنکھیں بند کرنے سے پہلے اس نے حیدر کا چہرہ دیکھا تھا سب اب ان کے آس پاس جمع ہو چکے تھے

حیدر نے وقت ضائع کیے بغیر اریبہ کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے لے کر باہر کی طرف بڑھا اریبہ کو حیدر کی بانہوں میں دیکھ کر ہانی نے دل ہی دل میں اسے بددعائیں دی تھیں

www.novelsclubb.com

حیدر نے اریبہ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لا کر رکھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا وہ مسلسل دل میں اریبہ کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا

خالدہ بیگم کار کی پچھلی سیٹ میں بیٹھیں اور اریبہ کا سر اپنی گود میں رکھا حیدر نے گاڑی چلائی اور بغیر پیچھے والوں کی پرواہ کیے وہ گاڑی بھگاتا گھر سے باہر لے گیا اس کا

رخ اب قریبی ہاسپٹل کی طرف تھا

گھر میں موجود باقی لوگ حد سے زیادہ پریشان تھے انہیں تو سمجھ ہی نہ آیا کہ اچانک کیا ہو گیا ہے حدیبہ نے کال کر کے ذوہیب کو ساری صورتحال بتادی تھی

حیدر نے گاڑی ہاسپٹل کے سامنے جا کر روکی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اریبہ کے بے ہوش وجود کو اٹھایا اور ہاسپٹل کی طرف بڑھا خالدہ بیگم بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی

وہ بلند آواز میں ڈاکٹر کو پکارتا اندر بڑھا ایمرجنسی کیس دیکھ کر جلدی سے سٹریچر لایا گیا حیدر نے اریبہ کو سٹریچر پر رکھا ڈاکٹران کو جلدی سے روم کے اندر لانے کی ہدایت کر کے آگے بڑھ گئیں وہ سٹریچر بھگاتے ہوئے لے جا رہے تھے حیدر اور خالدہ بیگم بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے کمرے کے قریب پہنچ کر انہوں نے حیدر اور خالدہ بیگم کو وہیں روکا اور اریبہ کو لیے اندر گئے

ان کے جانے کے بعد حیدر نے ٹینشن سے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں ماتھے پر رکھ کر رگڑنے لگا

"اریبہ میری بچی۔۔۔"خالدہ بیگم روتے ہوئے دروازے کے پاس جا کر کھڑی ہو گئیں حیدر نے کرب سے ان کو دیکھا ایک لمحے کیلئے تو اس کو لگا کہ اس سب کی وجہ وہ ہے

اس نے کیوں اریبہ کو انکار کیا؟ کیا ہانی اس کیلیے اریبہ سے زیادہ اہم تھی؟ یہ جانتے ہوئے بھی اریبہ کتنی جذباتی ہے وہ کیسے اس سے یہ بات کر سکتا ہے؟

ایسے اور کئی سوال اس کے دماغ میں آ رہے تھے جو اسے خود کو ملامت کرنے پر مجبور کر رہے تھے آج کے دن اس کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ اریبہ سے زیادہ اسے کوئی پیار نہیں کر سکتا

خود کو کوستا ہوا وہ پاس رکھی دیوار سے لگی کرسیوں پر بیٹھ گیا اور اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا دل میں بس یہی خوف تھا کہ اریبہ کو کچھ ہو گیا تو وہ خود کو کیسے معاف

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرے گا

کچھ دیر بعد ذوہیب اور فرحان بھی سب لوگ کر ہاسپٹل میں موجود تھے فرحان تو سب سمجھ چکا تھا لیکن باقی سب ابھی بی شدید الجھن کا شکار تھے

حدیبہ نے اپنے گھر فون کر کے بتا دیا تھا مسکان کو بھی پتہ چل چکا تھا

حیدر اور خالدہ بیگم کو دیکھ کر وہ سب ان کی طرف بڑھے تھے حمیدہ بیگم نے روتی ہوئی خالدہ بیگم کو سنبھالا تھا اور کندھے سے پکڑ کر انہیں ایک کرسی پر لا کر بٹھایا

فرحان نے حیدر کو دیکھا غصہ بھی اس پر بہت آرہا تھا لیکن اسے اس کی حالت کا بھی اندازہ تھا وہ اس کے پاس جا کر بیٹھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا حیدر بلا تاثر ویسے ہی بیٹھا رہا

سب سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو اور پھر حیدر کو دیکھتے لیکن معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ابھی کسی نے اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں کی تھی

ندا اس دن کے بعد سے اپنی ساس کے کمرے میں ہی رہ رہی تھی وہ ابھی بیڈ پر بیٹھی زرقا کے بال بنا رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا

ذوہیب کے اس وقت کال کرنے پر اس نے تعجب سے موبائل کو دیکھا کال پک کی اور موبائل کان سے لگایا

"ہیلو ذوہیب خیریت اس وقت کال کی۔۔۔" وہ فون کو کان میں دبائے زرقا کے بال بناتے ہوئے بولی

"آپی وہ۔۔۔" ذوہیب کی لڑکھڑاتی آواز فون سے ابھری

"کیا ہوا ہے ذوہیب جلدی بتاؤ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔" ندا نے پریشانی سے کہا

"آپی وہ اریبہ۔۔۔۔" ذوہیب نے وہ سب بتانا شروع کیا جو وہ جانتا تھا ندا کے چہرے پر ایک رنگ آ اور ایک رنگ جا رہا تھا سارا معاملہ اس کی سمجھ میں آ چکا تھا لیکن اریبہ اس حد تک جا سکتی ہے اتنا تو اس نے بھی نہیں سوچا تھا

"مم۔۔۔مم۔۔میں ابھی آرہی ہوں۔۔۔"وہ مشکل سے کہتی زرقا کے بال وہیں چھوڑتی جھٹ سے اٹھی

"مما کہاں جارہی ہیں میرے بال تو بنادیں۔۔۔"زرقا نے اسے اٹھتا دیکھ کر کہا

"بیٹا ابھی ہمیں نانو گھر جانا ہے میں بعد میں آپ کے بال بنادوں گی۔۔۔۔۔"ندا نے پیار سے اسے سمجھایا اور اسے اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی

نسرین بیگم جو کمرے کی طرف ہی آرہی تھیں اس کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر بولیں

"کیا ہوا بیٹا کہاں جارہی ہو۔۔۔"عمر کی اس دن کی حرکت کے بعد ندا کے ساتھ ان کا رویہ بہتر ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

"امی وہ اریبہ۔۔۔۔اریبہ کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے اسے ہاسپٹل لے کر گئے ہیں میں وہیں جارہی ہوں۔۔۔"وہ بات بدل کر جلدی بولی

"اوہ۔۔۔۔اچھا بیٹا تم جاؤ میں بعد میں آؤں گی عمر کے ساتھ۔۔۔"انہوں نے اس کیلئے راستہ چھوڑتے ہوئے کہا ندا نظروں سے ان کا شکریہ ادا کرتی زرقا کو اٹھاتی

باہر نکل گئی

سب لوگ پریشانی سے روم کے باہر بیٹھے تھے مسکان اور نصرت بیگم بھی پہنچ چکی تھی ندا ہاسپٹل پہنچ کر انہیں دیکھ کر بھاگتی ہوئی ان کی طرف بڑھی

"امی۔۔امی۔۔۔" وہ خالدہ بیگم کو پکارتی ان کی طرف بڑھی انہوں نے روتے ہوئے اسے دیکھا

"امی اریبہ کہاں ہے۔۔ کیا ہوا ہے اسے۔۔" وہ صدمے سے پوچھے جا رہی تھی جبکہ خالدہ بیگم اس کے جواب میں صرف روئے جا رہی تھیں ان کی لاڈلی بیٹی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی انہیں تو اب خود کا بھی ہوش نہیں تھا

ان سے کوئی جواب نہ پا کر ندا نے حیدر کی طرف دیکھا ندا کے ساتھ ساتھ سب نے اس کی طرف دیکھا کیونکہ ان کے سوالوں کے جواب صرف وہی دے سکتا تھا

"حیدر۔۔۔" عابد صاحب کے بلانے پر حیدر نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھیں بلکل انگارہ بن چکی تھیں اس کی حالت دیکھ کر ایک دفعہ تو حمیدہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا

وہ ایک لمبی سانس بھرتا اٹھا اور خود کو ان کے سوالوں کے جواب کیلیے تیار کرتا ان کے سامنے آ کھڑا ہوا

"کیا تھا یہ سب۔۔۔ہم نے اس بچی کو ہمیشہ ہستے کھیلتے دیکھا تو آج ایسا کیا ہو گیا جو خودکشی کی نوبت آ گئی۔۔۔۔"عابد صاحب نے کرخت لہجے میں پوچھا

حیدر نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر سر جھکا کر بولنا شروع کیا

"بابا۔۔۔اریبہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔"اس کی بات پر ہانی، ندا اور فرحان کے علاوہ سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں

"مجھے نہیں پتہ اسے کب مجھ سے اس حد تک انسیت ہو گئی یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری اور ہانی کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔۔میں نے رشتوں کو بچانے کی وجہ سے اس سے شادی سے انکار کیا تو۔۔۔"اس کے آگے وہ کچھ نہ بول سکا سب سمجھ چکے تھے

کسی کو بھی اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا اب سب سے زیادہ الجھن میں ہانی تھی

"کب سے۔۔۔کب سے چل رہا ہے یہ۔۔۔"خالدہ بیگم بمشکل پوچھ سکیں

"میرے پاکستان آنے کے کچھ دن بعد۔۔۔"وہ ان کے سوالوں کے جواب دینے کیلئے پہلے ہی خود کو تیار کر چکا تھا

"ایک منٹ۔۔۔۔اس بات کا تمہارے علاوہ اور کس کو پتہ تھا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے یہ کہ کر سب کی طرف دیکھا اور فرحان کے سر جھک چکے تھے جس کا مطلب تھا کہ انہیں پہلے ہی پتہ تھا

"تم لوگوں کو پتہ تھا اور تم لوگوں نے ہمیں بتانا ہی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔"حمیدہ بیگم نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر سوال کیا جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے

"اور حیدر تم۔۔۔تم نے ہم سے پوچھے بغیر ہی خود ہی فیصلہ تیار کر لیا۔۔۔"وہ اب حیدر کی طرف متوجہ ہوئیں تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"امی میں آپ لوگوں کو ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔"

"کیا مطلب ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔میں اور تمہارے بابا مر گئے ہیں کیا تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اکیلے ہی لے سکو۔۔۔" بات کرتے کرتے ان کی آواز بلند ہوئی تھی

"اریبہ نے بھی کچھ صحیح نہیں کیا وہ یہ جانتی تھی کہ ہانی کے ساتھ منسوب ہے پھر بھی یہ حرکت کرنے کا کوئی تک نہیں بنتا۔۔۔" رابیہ بیگم اب اپنی بیٹی کے حق میں بولی تھیں

"بس۔۔۔اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے پہلے اریبہ کی طبیعت ٹھیک ہو جائے۔۔۔" عابد صاحب نے حکم دیتے ہوئے کہا اس کے جواب میں رابیہ بیگم کچھ بولنے ہی والی تھیں کہ اریبہ کے کمرے سے ڈاکٹر باہر آئیں انہیں دیکھ کر سب ان کی طرف متوجہ ہوئیں

"پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں آپ ان سے جا کر مل سکتے ہیں۔۔۔" وہ مسکرا کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان سے کہتیں اپنے راستے چل دیں سب کا رخ اب اریبہ کے کمرے کی طرف تھا

اریبہ کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ہاسپٹل روم میں پایا تو مطلب وہ بچ گئی تھی

یہ بات اس کی ٹینشن میں ابھی اضافہ کر گئی تھی اب گھر والوں کو وہ کیا جواب دے

گی یہی سوچ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی ایک

نظر اپنی بازو پر بندھی پٹی کو دیکھا اسے ایک دفعہ پھر حیدر کی باتیں یاد آئیں وہ کرب

سے آنکھیں موند گئی

سارے گھر والے کمرے میں داخل ہوئے

"میری بچی۔۔۔" خالدہ بیگم اس کی طرف بڑھی اور اسے گلے سے لگا کر ماتھے پر

پیار کیا سب کو اتنا ریلیکس دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی

"فرحان بیٹا پوچھ کر آؤ زرا ڈسٹارج کب رہے ہیں میری بیٹی کو۔۔۔" خالدہ بیگم نے

اریبہ کی طرف ہی دیکھ کر کہا ان کی بات پر فرحان کمرے سے باہر گیا اریبہ نے پھیکا

سا مسکرا کر خالدہ بیگم کی طرف دیکھا سب کا رویہ حیران کن تھا لیکن اسے اس بات

کی تسلی تھی کہ کسی نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا

شامعون پولیس اسٹیشن میں بیٹھا اپنے آج کے رویے کے بارے میں سوچ رہا تھا مسکان کے ساتھ برا رویہ رکھ کر اسے خود بھی اچھا نہیں لگا تھا وہ جانتا تھا مسکان روئی ہو گی اور اس کے رونے کا سوچ کر ہی وہ خود کو قصوروار ٹھہرا رہا تھا نسکان سے بات کرنے کی غرض سے اس نے فون اٹھا کر اسکا نمبر ملایا لیکن کسی نے کال اٹھائی اس نے حیرانی سے موبائل کو دیکھا اور پھر نصرت بیگم کو کال ملائی دو بیل کے بعد کال پک کر لی گئی

www.novelsclubb.com

"ہیلو۔۔۔"

"ہیلو امی مسکان کہاں ہے کال نہیں اٹھا رہی۔۔۔" اس نے جھٹ سے وجہ پوچھی

"وہ بیٹا ہم لوگ زرا ہاسپٹل آئے ہیں اسی لیے کال نہیں اٹھا رہی ہو گی۔۔۔" نصرت بیگم نے صاف گوئی سے جواب دیا

"ہاسپٹل۔۔۔کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔"وہ ایک دم سے پریشان ہوا تھا دل میں مسکان کو لے کر جانے کتنے ہی وسوسے آئے تھے

"مسکان کی کزن کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اس لیے آئے تھے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"ان کی بات سن کے شامعون کے دل کو کچھ تسلی ہوئی تھی

"اچھا آپ کب تک واپس آئیں گی۔۔۔"

"میں تو کچھ دیر میں آجاؤں گی لیکن مسکان کا یہاں کچھ دن رکنے کا ارادہ ہے۔۔۔"نصرت بیگم نے عام سے لہجے میں کہا

"امی پلیز اسے ساتھ لے کر آیئے گا رہنے وہ پھر کبھی چلی جائے گی نا۔۔۔"شامعون نے جیسے منت کی تھی نصرت بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اب انہیں بھی اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ ان کا بیٹا اب صرف۔ان کا نہیں رہا تھا

"اچھا تم فکر مت کرو میں کہ دوں گی اس کو۔۔۔اچھا بیٹا میں تم سے کچھ دیر بعد

بات کرتی ہوں۔۔"

یہ کہ کر انہوں نے کال بند کی شامعون کتنی ہی دیر موبائل کو دیکھتا رہا اب اسے خود پر اور زیادہ غصہ آرہا تھا

اریبہ کو تھوڑی دیر میں گھر جانا تھا کچھ فار میلیٹیز تھیں جو پوری کرنی تھیں

عابد صاحب باقی سب کو لے کر گھر جا چکے تھے صرف حمیدہ بیگم، خالدہ بیگم اور حیدر رکے تھے

خالدہ بیگم ابھی اریبہ کے ساتھ تھیں حیدر کمرے کے باہر رکھی کرسیوں پر بیٹھا تھا

اسے دیکھ کر حمیدہ بیگم اس کی طرف آئیں اور اس کے ساتھ آکر بیٹھیں

"تمہیں ہمیں بتانا چاہیے تھا بیٹا لیکن تم نے ہمیں اپنا بڑا ہی نہیں سمجھا۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھیں اس سے شکایت کرنے لگیں

حیدر نے ایک نظر ان کو دیکھا اور پھر اس کا سر ندامت سے جھک گیا

"خیر جو ہوا سو ہوا اب تم میرے ایک سوال کا جواب دو۔۔۔" ان کی بات پر حیدر

نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"تم کس سے شادی کرنا چاہتے ہو ہانی سے یا اریبہ سے۔۔۔" حیدر نے عجیب نظروں سے انہیں دیکھا

"بتاؤ بیٹا۔۔۔" وہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگیں

حیدر نے ایک لمبی سانس کی اور بولا

"اریبہ سے۔۔۔ لیکن ہانی سے شادی نہ کر کے میں رشتوں کو خراب نہیں کر سکتا" مختصر سا جواب دے کر وہ چپ ہوا حمیدہ بیگم کے چہرے پر کچھ سوچنے کے اثرات ظاہر ہوئے

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔ ہو گا وہی میرے بچے جو تم چاہو گے۔۔ چاہتی تو میں بھی یہی ہوں کہ رشتوں کے بیچ دراڑ نہ آئے اور اس کیلیے بہتر طریقہ یہی ہے کہ تم ہانی کو مناؤ اگر وہ مان جائے گی تو سب اچھے سے ہو جائے گا اور وہ نہ مانی تو آگے میرا کام ہے۔۔۔" وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں حیدر نے تشکر بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا

"میں نہیں چاہتی کہ یہ بات تمہارے دل میں آئے کہ میں نے ایک بیٹے کی پسند کی شادی کی اور تمہیں رشتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔"

ان کی بات پر حیدر کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں اتنے میں خالدہ بیگم اور اریبہ کمرے سے باہر آئیں

انہیں دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

"چلیں۔۔۔"حمیدہ بیگم نے مسکرا کر انہیں دیکھ کر کہا حیدر نے ایک نظر اریبہ کو دیکھا جو اسے مکمل طور پر اگنور کر رہی تھی اس کو ہی دیکھتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا

حمیدہ بیگم، خالدہ بیگم اور اریبہ اس کے پیچھے چل دیے

وہ لوگ اب گھر پہنچ چکے تھے گھر میں سب ان کے ہی منتظر تھے اریبہ سب سے ہی نظریں چرا رہی تھی خالدہ بیگم نے اریبہ کو لا کر کمرے میں لٹایا اور خود اپنے کمرے کی طرف گئیں

ابھی تک سب کے زبانوں کو تالے لگے تھے سب کسی نہ کسی فیصلے کے انتظار میں تھے لیکن عابد صاحب نے صاف کہ دیا تھا کہ جب تک اریبہ ٹھیک نہیں ہوتی تب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوگا ہانی کو رہ رہ کر اریبہ پر غصہ آرہا تھا وہ ان لڑکیوں میں سے بلکل نہیں تھی جو اپنا حق چھوڑیں چاہے سامنے مر ہی کیوں نہ رہا ہو

نصرت بیگم گھر جانے سے پہلے مسکان کی طرف آئیں

"مسکان بیٹا گھر نہیں آؤ گی۔۔۔"وہ باقی سب سے ملتے ہوئے بولی

"نہیں امی میں ابھی کچھ دن یہیں ہوں۔۔۔"مسکان نے مختصر سا جواب دیا نصرت بیگم چلتی ہوئی تھوڑا اس کے قریب آکر بولیں

"شامعون نے کہا تھا کہ مسکان کو لے کر ابھی چل لو پھر کبھی آجانا۔۔۔"شامعون کے نام پر مسکان کا موڈ ایک دم بدلا تھا کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی

"اچھا آپ چلیں میں آرہی ہوں۔۔۔۔"اس نے زیادہ بحث کرنا مناسب نہ سمجھا

اور سب سے مل کر وہ بھی نصرت بیگم کے ساتھ چل پڑیں

صبح سے پورے گھر کا ماحول تناؤ کا شکار تھا لیکن اب آہستہ آہستہ سب روٹین پر آ رہا تھا آسمان پر اندھیرا بڑھ رہا تھا اریبہ اپنے کمرے میں لیٹی تھی وقفے وقفے سے حیدر کی باتیں سوچ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے مانو اس کا کوئی بہت پیارا اس دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا ہو

حیدر دروازہ کھول کر اندر آیا اریبہ نے جھٹ سے آنکھیں بند کر لیں وہ چلتا ہوا آیا اسے سوتا دیکھ کر ایک کرسی کھینچ کر اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا وہ زرا اس پر جھکا اور اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستا ہوا بولا

"بہت تکلیف دی ہے نا میں نے تمہیں مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔اب یہ ساری تکلیفیں دور ہو جائیں گی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھ کر بولا حمیدہ بیگم کی باتوں سے اسے بہت ڈھارس ملی تھی اسکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدھی ٹینشن ختم ہو گئی تھی

اسکی باتیں سن کر اریبہ نے آنکھوں کھولیں اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر حیدر پیچھے ہوا

"تم جاگ رہی تھی۔۔" حیدر کی بات کا اس نے کوئی جواب نہ دیا اور منہ پھیر لیا

"اب کب تک ناراض رہو گی غلطی ہو گئی مان تو رہا ہوں معاف نہیں کرو گی مجھے۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

اس کی بات اریبہ نے کرب سے اسے دیکھا خود کو سہارا دیتی وہ اٹھی حیدر نے اسے سہارا دینے کی کوشش کی لیکن اس نے نہ لیا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا جر بیٹھ گئی ہاتھ کے درد سے زیادہ حیدر کی باتوں نے اسے بیمار کر دیا تھا

"ایک بات بتائیں حیدر۔۔۔ کیا یہ میرا قصور تھا کہ میں آپ سے چھوٹی ہوں۔۔۔ کیا یہ میرا قصور تھا مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔۔۔ محبت کرنا اگر میرے بس میں ہوتی تو قسم سے میں کبھی آپ سے محبت نہ کرتی۔۔۔ لیکن یہ میرے بس

میں نہیں تھا حیدر۔۔۔آپ بتائیں اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔۔" بات کرتے ہوئے اس کی آنکھیں بھیگی تھیں حیدر نے آگے ہو کر اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو صاف کیے

"تمہارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن میرے لیے بھی فیصلہ کرنا مشکل تھا۔۔۔لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں تم سے دور جانا میرے بس کی بات نہیں ہے میں ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا اریبہ۔۔۔" حیدر کی بات پر اریبہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"بس اب ہانی کو منانا ہے اور میں تو پہلے سے ہی تمہارا ہوں۔۔۔" وہ اس کو مناتے ہوئے بولا

"اور ہانی نہ مانی تو۔۔۔" اریبہ نے خدشہ ظاہر کیا

"پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن میں اب اپنی محبت کو قربان نہیں کروں گا۔۔۔" اس کی بات پر اریبہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ واقعی میں بچی تھی اس کے زرا

سے منانے پر خوش ہو گئی تھی

"ایک بات کہوں حیدر۔۔"

"جی میری جان۔۔۔"حیدر نے ایک ادا سے کہا

"آپ ایسے نہ کہیں نہیں تو مجھ سے بولا نہیں جائے گا۔۔۔"وہ شرماتے ہوئے بولی

اس کی بات حیدر ہلکا سا ہنسا

"اچھا نہیں کہتا تم بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔"

"ویسے تو یہ بات مجھے آپ کو پہلے ہی بتا دینی چاہیے تھی۔۔۔"حیدر اب غور سے

اسے سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

"حیدر فرحان بھائی ہانی کو پسند کرتے ہیں وہ بھی اب سے نہیں کئی سالوں

سے۔۔۔"

"کیا۔۔۔"حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا

"لیکن اس نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا۔۔۔"حیدر نے حیرانی سے کہا

"کیونکہ ہانی کی منگنی آپ سے ہو چکی تھی اس وجہ سے انہوں نے ہمیشہ اپنے جذبات کو چھپائے رکھا۔۔۔لیکن اب شاید ان کی دعائیں بھی قبول ہو رہی ہیں۔۔۔"

اریبہ کے کہنے پر حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا لیکن دماغ تو سوچوں میں گم تھا

"اچھا تم اب آرام کرو۔۔۔"اریبہ نے اثبات میں سر ہلایا وہ مسکرا کر اسے دیکھتا اٹھا دماغ میں اب کچھ اور ہی چل رہا تھا

رات کے کھانے پر نصرت بیگم اور شامعون بیٹھے تھے مسکان طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے نہیں آئی تھی

شامعون کا کھانے سے دل اچاٹ ہو گیا تھا وہ جانے کیلیے اٹھا جب نصرت بیگم نے اسے پکارا

"کہاں جا رہے ہو بیٹا کھانا تو کھاتے جاؤ۔۔۔"

شامعون چاولوں کی پلیٹ اٹھاتے ہوئے بولا

"میں اندر جا کر کھالوں گا۔۔۔" یہ کہ کر وہ اندر کی طرف بڑھ گیا نصرت بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا

مسکان صوفے پر بیٹھی تھی جب شامعون کمرے میں آیا آہٹ سن کر وہ جلدی سے صوفے پر لیٹ گئی

شامعون نے ایک نظر اسے دیکھا پلیٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور چلتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہوا

"تم کھانا کھانے کیوں نہیں آئی۔۔۔" ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اپنے لہجے میں سختی لائی کیونکہ وہ اسے کسی طریقے کی کوئی فیور نہیں دینا چاہتا تھا

"میری طبیعت خراب تھی۔۔۔" مسکان نے نظریں نیچی کیے جواب دیا

"طبیعت خراب ہو تو کیا کھانا نہیں کھاتے۔۔۔۔" مسکان اس کے جواب میں بلکل چپ ہو گئی

"چلو اٹھو تھوڑا سا کھالو میرا غصہ کھانے پر مت اتارو۔۔۔"اسکے لہجے میں اب نرمی آئی تھی

مسکان ابھی بھی نظریں جھکائے لیٹی رہی

"چلو اٹھ جاؤ۔۔۔"وہ ایک دفعہ پھر بولا لیکن مسکان نے کوئی جواب نہ دیا

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔"وہ اس بار غصے میں بولا اس کے چیخنے پر مسکان بوکھلا کر اٹھی شامعون نے مسکان کی حالت پر اپنے چہرے پر آئی ہنسی کو روکا

"آپ کو پتہ ہے آپ بہت کھڑوس ہیں۔۔۔"وہ اب اس کے سامنے کھڑی اپنی طرف سے بلند آواز میں بولی تھی شامعون نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے بیڈ پر لا کر بٹھایا

مسکان صرف حیران ہو سکی

اس نے سائیڈ ٹیبل سے پلیٹ اٹھائی اور اس کے سامنے بیٹھا چاول کا ایک چمچ اس کی

طرف کیا مسکان نے برا سا منہ بنا کر چاول کی ایک بائیٹ لی وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا اور وہ ہر بائیٹ پر چہرے کے مختلف زاویے بنا رہی تھی اس کی معصوم شرارتیں دیکھ کر نا چاہتے ہوئے بھی شامعون کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

صبح شامعون کی آنکھ کھلی تو اس نے مسکان کو اپنے پاس ہی آیا وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا مسکرا کر مسکان کی طرف دیکھا اور اس کا چہرہ چھونے کیلئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا لیکن ایک دم سے اس کا ہاتھ رکا چہرہ سپاٹ ہوا وہی منظر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا جسے وہ چاہ کر بھی بھلا نہیں پا رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ کو واپس موڑا ایک سپاٹ نظر مسکان کے چہرے پر ڈالی اور اٹھ کر آفس کیلیے تیار ہونے چلا گیا

کچھ دیر بعد

مسکان نے ادھ کھلی آنکھوں سے اپنے پاس بیڈ پر شامعون کو دیکھنا چاہا اسے نہ دیکھ کر وہ جھٹ سے اٹھی واشروم کا دروازہ بھی کھلا تھا

"مجھے بتائے بغیر ہی چلے گئے۔۔۔"اس خیال نے ایک دفعہ پھر اسے افسردہ کر دیا وہ بیڈ سے نیچے اتری اور بوجھل سے قدم چلتی فریش ہونے چلی گئی

ہانی اپنے کمرے میں بیٹھی حیدر اور اریبہ کے بارے میں سوچ رہی تھی اریبہ کو تو وہ کسی صورت حیدر کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی کئی بار اس نے حیدر سے بات کرنے کا سوچا لیکن ہر بار رک جاتی کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اٹھی اور اپنے کمرے سے باہر کی طرف بڑھی اس کا رخ اب حیدر کے کمرے کی طرف تھا

ان حالات میں اگر کوئی بہت زیادہ ڈسٹرب تھا تو وہ حیدر تھا نہ وہ اپنی محبت کے حق میں فیصلہ کر پا رہا تھا اور نہ اس کے خلاف اریبہ کی حالت بھی وہ دیکھ چکا تھا ہانی کو منانے کے علاوہ اس کے بعد اب اس کا اور کوئی راستہ نہیں تھا وہ بھی انسان ہی تو تھا اپنی محبت کے ساتھ رہنا چاہتا تھا لیکن خود سے پہلے وہ ہانی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اب تو اس کے پاس فرحان نام کی ایک ٹھوس وجہ تھی

وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل ہی رہا تھا کہ ہانی اس کے سامنے آئی

"میں کچھ بات کرنے آئی تھی تم سے۔۔۔"

ہانی کی بات سن کر وہ خاموشی دروازے سے ہٹ کر اندر آیا ہانی بھی دروازہ بند کرتی اندر آئی

"مجھے اریبہ کے بارے میں بات کرنی تھی اس نے جو کیا وہ اس کا پاگل پن تھا آپ کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں آپ نے بلکل صحیح فیصلہ کیا تھا۔۔۔"

وہ اسے اپنی طرف کرنے کا ارادہ کر کے آئی تھی اپنی باتوں سے وہ اسے اپنی طرف کرنے کا سوچ رہی تھی لیکن اس کا دل تو پہلے ہی اریبہ کی طرف مائل تھا

"اریبہ کا پاگل پن نہیں تم اسے اس کا دیوانہ پن کہ سکتی ہو میں نے جو فیصلہ کیا وہ صرف تمہارا سوچ کر کیا تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن۔۔۔" وہ اپنے مخصوص نرم لہجے میں بولتا ہوا چپ ہوا

"لیکن۔۔۔" ہانی جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"لیکن میرے دل میں صرف اریبہ ہے تو کیا تم کسی ایسے شخص کے ساتھ رہ لو گی جس کے دل میں کوئی اور ہو۔۔۔" وہ اب پر سکون سا کھڑا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا

"تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں خود ہی پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔" وہ اب بے یقینی سے اسے دیکھتے سوال کر رہی تھی

حیدر نے اثبات میں سر ہلایا

" کبھی سوچیئے گا بھی مت میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں میں کبھی اپنے حق سے دستبردار نہیں ہو نگی پانچ سال تک آپ کا انتظار کیا میں نے اس لیے نہیں کہ جب آپ آئیں تو میں آپ کو کسی اور کے حوالے کر دوں۔۔۔"

وہ تقریباً چیخی تھی لیکن حیدر کے تاثرات میں زرا بھر فرق نہیں آیا تھا

"مجھے ایک بات کا جواب بتاؤ تم نے کبھی میرے لیے خود کو مار سکتی ہو۔۔۔ تم نے تو کبھی مجھے اپنی طرف کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔"

ہانی لاجواب ہوئی بلاشبہ اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا

"جو بھی ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں آپ کو اریبہ کو دے دوں۔۔۔" وہ ابھی بھی اپنی ضد پر اڑی تھی

"اور تم نے پانچ سال تک میرا انتظار کیا۔۔۔۔۔ کیا میں نے تمہیں انتظار کرنے کا کہا تھا۔۔۔ کیا میں نے جانے سے پہلے تمہیں کوئی لارا لگایا تھا کہ میں واپس آ کر تم سے شادی کروں گا۔۔۔ کیا میں نے کبھی تم سے کہا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔۔"

ہانی اس کے جواب میں بلکل خاموش ہوئی اس کے پاس دینے کو کوئی جواب ہی نہیں تھا

اس کو چپ دیکھ کر وہ مزید بولا

"کسی نے کبھی مجھ سے پوچھا کہ اس منگنی میں میری مرضی شامل ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ میری صرف اتنی غلطی ہے کہ میں تب نہیں بولا۔۔۔ اس لیے نہیں

بولا کیونکہ تب میرے دل میں اور کوئی نہیں تھی لیکن۔۔۔جب اب میں کسی پسند کرتا ہوں تو کیا میرا حق نہیں ہے کہ میں اپنی پسند سے شادی کروں یا یہ حق صرف تمہیں ہی حاصل ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ آج اپنے مزاج کے برعکس سخت لہجے میں بات کر رہا تھا اس کے سوال ہانی کو ایک بار پھر لاجواب کر گئے تھے

ایک لمحے کیلیئے تو ہانی اس کے سوالوں میں چکرا کر رہ گئی لیکن اگلے لمحے میں خود کو سنبھالتے ہوئے بولی

"لیکن میرا کیا قصور ہے اس میں۔۔۔"

"ہانی کبھی کبھی قسمت کے لکھے کو بھی قبول کرنا پڑتا ہے ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم چاہتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کو سمجھاتے ہوئے بولا

"میں کسی قسمت کے لکھے کو نہیں مانتی ہو گا وہی جو میں چاہوں گی نہیں تو میں کسی کو

بھی خوش نہیں رہنے دوں گی۔۔۔" وہ تڑخ کر بولی حیدر کا سمجھانا تو جیسے اسے کھل گیا تھا وہ اپنی آخری دھمکی دے کر تیز تیز قدم چلتی وہاں سے نکل گئی حیدر سے اسے محبت تھی یا نہیں لیکن بس وہ اریبہ کے سامنے اپنی ہار کو قبول نہیں کر پا رہی تھی حیدر نے ایک لمبا سانس لے کر خود کو نارمل کیا ہانی کی طرف سے اس ری ایکشن کی اسے توقع نہیں تھی لیکن اب اسے اتنا اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پیار سے ماننے والی نہیں ہے

عابد صاحب، ماجد صاحب، حمیدہ بیگم اور رابیہ بیگم حمیدہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے اسی مسئلے کو ڈسکس کر کے کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے خالدہ بیگم کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا حمیدہ بیگم تو اریبہ اور حیدر کے حق میں تھیں لیکن ماجد صاحب اور رابیہ بیگم نے اپنی باتوں سے انہیں بھی قائل کر لیا تھا اب بس سب کو بلا کر فیصلہ سنانا تھا

ذوہیب اور فرحان بھی آفس سے آچکے تھے سب اب اپنے اپنے کمرے میں بیٹھے ان کی طرف سے کسی فیصلے کے منتظر بیٹھے تھے

عابد صاحب نے سب گھر والوں کو اپنے کمرے میں بلایا آہستہ آہستہ سب ان کے کمرے میں جمع ہونے لگے

تھوڑی ہی دیر میں سب ان کے کمرے میں جمع تھے

عابد صاحب نے بات کرنا شروع کی

"پتہ تو چل گیا ہو گا آپ لوگوں کو کہ میں نے آپ لوگوں کو یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ان کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا سب پریشانی میں جب کہ ہانی پر سکون بیٹھی تھی کیونکہ رابیہ بیگم کو اس نے بڑا سمجھا کر بھیجا تھا

فرحان کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کیونکہ آج یا تو اس کی دعاؤں کو ہمیشہ کیلئے رد ہو جانا تھا یا قبول ہو جانا تھا

اریبہ کا بھی تقریباً یہی حال تھا اس نے پریشانی سے حیدر کی طرف دیکھا جس نے نظروں ہی نظروں میں اسے تسلی دی

"ہم نے کافی دیر اس پر سوچا اریبہ کی حرکت بھی آپ سب لوگوں کے سامنے ہے اور ہانی اور حیدر کا رشتہ بھی۔۔۔" عابد صاحب مزید بولے

"اریبہ نے جو کیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابھی بچپنے میں ہے ورنہ اگر وہ سمجھدار ہوتی تو ہم سے بات کرتی۔۔۔" ماجد صاحب ہانی کی ہمایت میں بولے

اریبہ کی پریشانی بڑھی جبکہ حیدر نے اپنی مٹھیاں بھینچیں

"اور یہ بہت اوچھی حرکت تھی میری بیٹی کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے اس نے اور کوئی شرمندگی بھی نہیں۔۔۔" رابیہ بیگم کو تو کچھ زیادہ ہی صدمہ لگا ہوا تھا وہ تو بس اریبہ کو درمیان میں سے ہٹانا چاہ رہی تھیں

"میری بیٹی نے ایسا بھی کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے اسے شرمندگی اٹھانے پڑی۔۔۔" خالدہ بیگم سیریس انداز میں انہیں دیکھے بغیر بولی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عابد صاحب اس کے جواب میں بولے

"ہم مانتے ہیں اس بات کو لیکن آپ سب یہ جانتے ہیں کہ ہانی کی منگنی حیدر سے بہت پہلے ہی طے ہو چکی ہے تو اب حیدر کی شادی ہانی سے ہی ہو گی اور جہاں تک اریبہ کی بات ہے تو وہ ابھی چھوٹی ہے۔۔۔۔۔"

"بسس۔۔۔۔۔۔" حیدر جو کب سے ضبط کیے بیٹھا تھا ان کے فیصلے ہر طیش میں آتے ہوئے چیخا سب نے حیرانی سے اسے دیکھا

"بہت ہو گیا۔۔۔ آپ سب لوگوں نے خود سے ہی فیصلہ کر کیا کسی نے ایک بار بھی پوچھا میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ میں نے امی کو بتایا بھی تھا کہ فرحان ہانی کو پسند کرتا ہے لیکن شاید انہوں نے آپکو بتایا نہیں۔۔۔" حمیدہ بیگم نے سر جھکایا سب اب انکی طرف جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی ہانی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں اس نے حیرت سے فرحان کی طرف دیکھا اس کا بھی یہی حال تھا وہ بے یقینی سے حیدر کو دیکھ رہا تھا

وہ مزید بولا

"کیوں بتاتی وہ آپکو فرحان لگتا کیا ہے آپکا۔۔۔ہانی نے میرا اتنے سال انتظار کیا اس بات کا خیال ہے آپکو لیکن فرحان نے جو اتنے سال ہانی سے خاموش محبت کی وہ تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتی۔۔۔۔آپ لوگ صرف میرے اور ہانی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اریبہ اور فرحان کے جذبات کا کسی کو کوئی خیال نہیں ہے ۔۔کیوں۔۔کیونکہ ہماری ہمایتوں کیلئے ہمارے باپ زندہ ہیں اور ان کا ساتھ دینے کیلئے ان کے باپ ان کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔باپ نہ ہو تو کیا جذبات کو مار دیا جائے۔۔۔جب حقوق پورے نہیں کر سکتے تھے تو ان کی زمہ داری ہی کیوں اٹھائی۔۔۔۔"وہ اپنی باتوں سے سب کو لاجواب کر چکا تھا خالدہ بیگم، ندا اور اریبہ ضبط کے باوجود رو پڑی تھیں جبکہ فرحان مرد ہونے کا بھرم رکھتے ہوئے اپنے آنسو روکے بیٹھا تھا

"ایک بات کان کھول کے سن لیں آپ سب۔۔۔۔میں شادی کروں گا تو صرف

اریبہ سے نہیں تو آپ کو اپنے ایک بیٹے سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔۔۔" وہ حمیدہ بیگم اور عابد صاحب کو تنبیہہ کرتا بغیر کسی کو دیکھے لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر چلا گیا وہ وہاں بیٹھے فیصلہ کرنے والوں کو سوچنے پر مجبور کر گیا تھا

اس کے جانے کے بعد فرحان اریبہ خالدہ بیگم اور ندا بھی اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے ایک ایک کر کے اب سب کمرے سے جا چکے تھے ہانی پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا تھا وہ کسی روبوٹ کی طرح چلتی ہوئی اپنے کمرے تک آئی ایک تو فیصلہ اس کے حق میں نہیں ہوا تھا دوسرا فرحان والی بات پر تو اسے یقین نہیں آ رہا تھا ایک شخص اتنے عرصے تک کیسے اپنے جذبات چھپا سکتا ہے

خالدہ بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں ان کے ایک کندھے پر اریبہ نے اور دوسرے کندھے پر ندا نے سر رکھا ہوا تھا زرقاندا کی گود میں بیٹھی تھی

"امی آپ نے دیکھا نا اب ہم اکیلے نہیں ہے حیدر بھی اب ہمارے ساتھ

ہیں۔۔۔"اریبہ نے خالدہ بیگم کے ایک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا

"اکیلی تو میں پہلے بھی نہیں تھی میری دو بیٹیاں جو ہیں میرے پاس۔۔۔۔۔۔اب میرے پاس ایک بیٹا بھی ہے۔۔۔"انہوں نے پیار سے مسکرا کر دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم دونوں کو اپنے گھروں کا کر کے اب میں سکون سے مروں گی۔۔۔"

"امی۔۔۔آپ پلیز ایسی باتیں مت کریں۔۔۔۔۔"اریبہ نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ کہا خالدہ بیگم پھیکا سا مسکرائیں

"ہاں ابھی تو آپ نے ہمارے بچے دیکھنے ہیں ان کو بھی سنبھالنا ہے۔۔۔"ندا نے ان کا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پیار سے کہا

"ایکسکیوز می آپی۔۔۔صرف میرے بچے آپ شاید بھول رہی ہیں آپ پہلے ہی ایک عدد بچی کی ماں بن چکی ہیں۔۔۔"اریبہ نے ندا کی بات پر شرارت سے کہا

ندا نے گھور کر اسے دیکھا

"ہاں تو۔۔۔امی نے ابھی میرے اور بچوں کو سنبھالنا ہے۔۔۔۔"وہ ہار نہ مانتے ہوئے بولی

"مطلب ابھی بھی بریک لگانے کا کوئی پلین نہیں ہے۔۔۔۔"اریبہ نے طنز کر کے ہنستے ہوئے کہا

"اریبہ تم۔۔۔۔امی دیکھ رہی ہیں آپ اسکو۔۔۔"کوئی جواب نہ پا کر ندا نے خالدہ بیگم کو دیکھ کر کہا

وہ ابھی کچھ بولنے ہی والی تھیں کہ اریبہ بولی

"امی کو کیوں بیچ میں لا رہی ہیں خود لڑیں نا۔۔۔۔۔"

"اچھا جی۔۔۔"ندا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اریبہ اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی

"مما۔۔۔میں خالہ کی طرف سے لڑوں گی۔۔۔۔"زرقا جلدی سے اٹھ کر اریبہ کی گود میں جا بیٹھی ندا نے گھور کر اسے دیکھا

اسی وقت اریبہ نے زور سے ندا کو کھینچا زرقا کھلکھلا کر ہنسی

خالدہ بیگم نے پیار سے اپنے بچوں کو دیکھا

"یس سر۔۔۔۔"شبیر نے کمرے میں آتے ہی سلوٹ مار کر کہا

"فراز کا کیا بنا شبیر۔۔۔"اس نے شکایت والے رجسٹر کو دیکھتے ہوئے کہا مسکان کو وہ جب بھی دیکھتا تھا اسے فراز کو سزا دیکھنے کا خیال آتا تھا اور وہ اسے پھانسی سے کم سزا نہیں دلوانا چاہتا تھا

"سر وہ۔۔۔"بشیر بات کرتے ہوئے لڑکھڑایا شامعون نے رجسٹر سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"سر اس پر کسی کا قتل ثابت نہیں ہوا اسی لیے اس کو صرف دس سال کی سزا ہوئی ہے۔۔۔"شبیر کی بات سن کر اس نے زور سے رجسٹر بند کر کے لب بھینچے اسے دیکھا

شبیر نے گھبرا کر اسے دیکھا

"جاؤ تم یہاں سے۔۔۔"وہ کمال ضبط کے ساتھ بولا

شبیر اسے سلوٹ کرتا جلدی سے باہر چلا گیا اس نے شکایت کار جسٹر ٹیبل پر پٹخا وہ صبح سے وہی دیکھ رہا تھا کوئی خاص کیس بھی نہیں تھا

وہ پولیس اسٹیشن کو شبیر پر چھوڑ کر خود گھر کی طرف بڑھ گیا پولیس اسٹیشن میں بیٹھنا اب اس پر محال ہو رہا تھا

مسکان نصرت بیگم کے ساتھ کچن میں مدد کروا رہی تھی جب شامعون گھر کے اندر داخل ہوا دونوں نے کچن سے ہی اسے دیکھا وہ انہیں دیکھے بغیر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے کے تنے اعصاب وہ دونوں دیکھ چکی تھیں اس کے کمرے میں جانے کے بعد نصرت بیگم نے مسکان کو اس کے پیچھے جانے کا کہا وہ اثبات میں سر ہلاتی کچن سے نکل کر کمرے کی طرف بڑھ گئی

شامعون کمرے میں کھڑا اپنے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب مسکان

کمرے میں داخل ہوئی

"شامعون۔۔۔"مسکان کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا اس کی لال آنکھیں دیکھ کر ایک لمحے کیلیئے تو وہ ڈر گئی

"کک۔۔کک۔۔کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں کو دیکھ کر بولی

شامعون نے اس کو سنے بغیر اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا

"کیوں تم کیوں گئی تھی وہاں۔۔۔تم جانتی تھی میں کتنا پوسیسو ہوں تمہارے بارے میں تم پھر بھی گئی میرا ایہ بار بھی نہیں سوچا تم نے۔۔۔۔"وہ اسے دیکھ چیختے ہوئے بولا اسے خود سمجھ نہیں آرہا وہ کیا بول رہا ہے مسکان نے حیرانی سے اسے دیکھا

"یہ۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔"شامعون نے اس کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کی اور اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لایا مسکان اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی

"شامعون پلیز۔۔۔"وہ ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی

شامعون ایک دم سے پیچھے ہوا مسکان کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ کے گرفت میں لیے

"اس کے اتنے قریب تھی تم اور میری اتنی قربت برداشت نہیں ہو رہی تم سے۔۔۔"

"نہیں شامعون۔۔۔"

"میں دیکھتا ہوں کیسے برداشت نہیں ہوتی۔۔۔"وہ اپنے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولا مسکان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا

"شامعون پلیز۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانے لگی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی نہ کچھ کر سکی

"فرحان۔۔۔"فرحان باہر جا رہا تھا جب خالدہ بیگم نے اسے پکارا وہ ان کی آواز پر مڑا

"جی آنٹی۔۔۔"

"بیٹا میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے یہی ڈاکٹر تک لے جاؤ گے۔۔۔۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں

"آپ پوچھ کیوں رہی ہیں آنٹی آپ حکم کریں۔۔۔"

"شکریہ بیٹا۔۔۔میں بس ابھی آتی ہوں۔۔۔"وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی کمرے کی طرف بڑھیں

www.novelsclubb.com

"بیٹا میں زرا فرحان کے ساتھ ڈاکٹر تک جا رہی ہوں۔۔اپنا خیال رکھنا تم لوگ۔۔۔"وہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے میں بیٹھیں ندا اور اریبہ کی طرف دیکھ کر بولیں

"امی آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے ہم چھوٹے بچے ہیں آپ بے فکر ہو کر

جائیں۔۔۔"اریبہ کی بات پر انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور بیگ لے کر باہر کی طرف آئیں

فرحان گاڑی میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا وہ ان کے ساتھ گاڑی میں جا کر بیٹھیں تھوڑی دیر میں گاڑی ہاسپٹل کے راستے پر تھی

"ویسے فرحان بیٹا مجھے تو تم اپنی ماں کہتے ہو نا تو مجھ سے کیوں اتنی بڑی بات چھپائی۔۔۔۔"وہ فرحان سے شکوہ کرتے ہوئے بولیں

ان کی بات پر فرحان نے سر کھجایا

"آپ کی بیٹی کو بتایا تھا آنٹی اس نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا۔۔"اس کی بات پر خالدہ بیگم مسکرائیں اچانک سے خالدہ بیگم کی گود میں رکھا بیگ نیچے گرا فرحان نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی اور جھک کر بیگ اٹھانے لگا

"فرحان بیٹا۔۔۔"خالدہ بیگم نے چیخ کر اسے پکارا فرحان جلدی سے اٹھا لیکن تب تک سامنے سے آنے والا تیز رفتار ٹرک ان کی گاڑی کو ٹکر مار چکا تھا

فرحان جب تک سر اٹھاتا سامنے سے آنے والا ٹرک ان کی گاڑی کو ٹکر مار چکا تھا ان کی گاڑی پیچھے لگے ایک درخت کے ساتھ ٹکرائی تھی گاڑی کا سامنے والا حصہ تقریباً کچلا جا چکا تھا ایکسیڈینٹ دیکھ کر کوگ آس پاس جمع ہونا شروع ہو گئے تھے کچھ لوگوں نے انہیں باہر نکالنے کی کوشش کی دونوں ہوش و حواس سے بیگانہ تھے خالدہ بیگم کے سر سے مسلسل خون نکل رہا تھا فرحان کے چہرے اور بازو پر بے تحاشہ خراشیں آئیں تھیں

کچھ آدمیوں نے انہیں گاڑی سے باہر نکالا اور کسی نے ایمبولینس کو بلایا تھوڑی دیر میں وہ دونوں ایمبولینس کی گاڑی کے زریعے ہاسپٹل پہنچ چکے تھے

ندا باہر لاؤنج میں بیٹھی خالدہ بیگم اور فرحان کا انتظار کر رہی تھی لاؤنج میں لگی لائٹ کی روشنی میں اس کے چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی وہ کبھی دروازے

کی طرف دیکھتی اور کبھی فون پر کسی کا نام نمبر ملاتی

اتنے میں اریبہ زرقا کو گود میں اٹھائے وہاں آئی ندا کو ایسے بیٹھا دیکھ کر وہ جلدی سے اس کی طرف آئی

"آپی۔۔۔"اس کی آواز پر ندا نے اس کی طرف دیکھا

وہ زرقا کو گود سے اتار کر کرسی پر بٹھاتے اس کی طرف آئی

"کیا ہوا آپی آپ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں۔۔۔"وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر پوچھنے لگی

"امی اور فرحان کب سے گئے ہوئے ہیں اب تو رات ہونے کو آئی ہے ابھی تک واپس نہیں آئے۔۔۔کب سے کالز کر رہی ہوں نمبر بھی بند جا رہے ہیں دونوں کے۔۔۔۔"اس نے پریشانی سے کہ کر اپنا سر اپنے ایک ہاتھ پر ٹکایا

"آپ پریشان مت ہوں وہ ابھی آجائیں گے میں حیدر سے کہتی ہوں جا کر پتہ کریں۔۔۔"یہ کہ وہ اٹھی اور اندر کی طرف قدم بڑھائے ابھی وہ اندر قدم رکھنے

ہی والی تھی کہ باہر سے ایمبولینس کی آواز آنے لگی اریبہ کے بڑھتے قدم وہیں رک کے اس نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا

"یااللہ خیر۔۔۔"ندا دل پہ ہاتھ رکھتی جلدی سے اٹھی

ایمبولینس کی آواز سن کر گھر میں موجود باقی لوگ بھی اپنے اپنے کمروں سے باہر آئے

"حیدر۔۔۔"اریبہ اسے دیکھ کر اسکی طرف بڑھی

"ریلیکس۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔"وہ اسے تسلی دے کر باہر دروازے کی طرف بڑھا

www.novelsclubb.com

عابد صاحب،ماجد صاحب اور ذوہیب بھی اس کے ساتھ تھے

ان کے گھر کے بلکل سامنے ایمبولینس کھڑی تھی ایمبولینس۔سے دو لوگ باہر آئی ایک لاش کو سٹریچر پر رکھا جس کے منہ پر سفید کپڑا ڈالا گیا تھا اور ان کے گھر کی طرف بڑھے

چاروں نے حیرانی سے اسے دیکھا

"خالدہ بیگم یہی گھر ہے انکا۔۔" یہ کہ کر وہ دونوں آدمی گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئے ان کے پاؤں کے نیچے سے تو جیسے زمین ہی نکل گئی ہو حیدر کو چس اریبہ کی فکر لگ گئی وہ چاروں بھی گھر کے اندر آئے

ان دو آدمیوں نے لاش اٹھا کر صحن میں رکھی اور باہر کی طرف بڑھ گئے سب نے حیرانی سے اسے اور پھر ان چاروں کی طرف دیکھا جو سر جھکائے کھڑے تھے

سب اس کی طرف بڑھے ندا اور اریبہ مرے مرے قدم چلتی لاش کی طرف آئیں اور اس کے دونوں طرف گرنے والے انداز میں بیٹھ گئیں

سب حیرت اور بے یقینی سے ان کی طرف بڑھے

ندا نے کانپتے ہاتھوں سے ان کے چہرے سے سفید کپڑا ہٹایا خالدہ بیگم کا چہرہ سامنے آتے ہی اس کے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی اس کا ہاتھ بے ساختہ منہ پر گیا اس نے خود کو بمشکل چیخ مارنے سے روکا آنسو اب آنکھوں سے جاری ہو چکے تھے

"امی۔۔۔"وہ چیختی ہوئی انہیں جھنجھوڑنے لگی

"امی اٹھیں۔۔۔۔آپ ایسے نہیں جا سکتیں ہمیں چھوڑ کر۔۔۔"وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اور انہیں جھنجھوڑ رہی تھی

اریبہ تو جیسے سکتے میں آ گئی تھی اس کا دل دھاڑیں مار مار رو رہا تھا لیکن آنکھ سے آنسو نکلنے سے پہلے ہی خشک ہو چکے تھے وہ ادھ کھلے منہ سے بے یقینی کے عالم میں بس اپنی ماں کے مردہ وجود کو دیکھے جا رہی تھی دماغ تو جیسے کام کرنا بند کر چکا تھا دماغ میں تھی تو صرف ایک بات کہ اس کی ماں اب اس دنیا میں نہیں رہی ہے

حدیبہ اس کی طرف آئی اور اسے روتے ہوئے اسے جھنجھوڑنے لگی لیکن وہ تو زندہ لاش تھی نہ کچھ سن رہی تھی نہ بول رہی تھی

حمیدہ بیگم ندا کو سنبھالنے اس کی طرف آئیں

انہوں نے روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

"نہیں امی نہیں جا سکتیں۔۔۔انہیں پتہ ہے ہمارا اور کوئی نہیں ہے پھر وہ کیسے جا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکتی ہیں۔۔۔"وہ روتے روتے بولی جا رہی تھی مسلسل اپنی ماں کو جھنجھوڑ رہی تھی اور حمیدہ بیگم اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھیں ندا ان کے سینے سے لگ کر با آواز رونے لگیں اسے دیکھ کر سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے

اسے دیکھ کر زرقا بھی رونے لگی تھی

حدیبہ کب سے اریبہ کو جھنجھوڑ رہی تھی لیکن اس پر کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

"اریبہ۔۔۔ہوش میں آؤ اریبہ۔۔۔"اس نے زور سے اسے جھنجھوڑا

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔"اریبہ زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی اس نے حدیبہ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور خالدہ بیگم پر جھکی

"امی۔۔امی دیکھیں آپ کی بیٹی آپ کو بلا رہی ہے آپ میری آواز نہیں سنیں گی کیا۔۔۔آپ نے تو کہا تھا نا کہ آپ ہماری خوشیاں دیکھیں گی۔۔۔امی اٹھیں نا آپ کی اریبہ آپ کی اریبہ آپ کو بلا رہی ہے۔۔۔"وہ ان سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ ان کی بات سن رہی ہو آنسو بے اختیار آنکھوں سے جاری تھے

"اریبہ۔۔۔اریبہ وہ چلی گئیں ہیں۔۔۔" حدیبہ نے روتے ہوئے اسے اٹھایا

"نہیں۔۔۔امی۔۔۔۔" وہ پورے زور سے چیخی تھی اور دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی حدیبہ نے اسے سنبھالا

"میری امی۔۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔۔"

ایک طرف ندا اور دوسری طرف اریبہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اپنی امی کو پکار رہی تھیں لیکن وہ تو کبھی واپس نہ آنے کیلئے چلی گئیں تھیں ان کو ایسے روتا دیکھ کر باقی سب کی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے

اپنی اریبہ کو ایسے روتے ہوئے دیکھ کر حیدر نے اپنی آنکھوں کے کونے سے آنسو صاف کیے اس کا دل کر رہا تھا وہ ابھی اسے سینے سے لگا کر اس کے سارے غم سمیٹ لے لیکن کچھ درد اکیلے ہی سہنے پڑتے ہیں اور اریبہ کی زندگی تو ابھی ایسے مزید دردوں سے بھری پڑی تھی

کمرے میں نیم تاریکی تھی صرف ایک سائیڈ لیمپ آن تھا جو کمرے کی تاریکی کا مقابلہ کر رہا تھا مسکان بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی تھی جبکہ شامعون صوفے پر بیٹھا تھا

"اریبہ۔۔۔۔"اچانک سے مسکان اریبہ کو پکارتی گھبرا کر اٹھی جیسے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ لیا ہو

"کیا ہوا۔۔۔"شامعون اس سے سوال کرتا اٹھ کر اس کی طرف آیا اس سے پہلے کہ مسکان کوئی جواب دیتی شامعون کا موبائل بجنے لگا اس نے موبائل کو دیکھا جس پر ذوہیب کی کال آ رہی تھی اس نے ایک نظر مسکان کو دیکھا اور کال پک کرتا کمرے سے باہر نکل گیا

"شامعون۔۔"مسکان نے اسے پکارا لیکن وہ اس کی سنے بغیر باہر چلا گیا

تھوڑی دیر کے بعد وہ کمرے میں آیا مسکان ابھی بھی وہیں بیٹھی تھیں

"مسکان تیار ہو جاؤ تمہارے گھر جانا ہے تمہاری امی نے بلایا ہے۔۔۔۔"وہ اپنے

لہجے اور تاثرات کو نارمل رکھتے ہوئے بولا

"کیوں۔۔۔"مسکان نے بیڈ سے نیچے اتر کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

"یہ اپنی امی سے ہی جا کر پوچھ لینا۔۔۔ابھی جلدی سے تیار ہو جاؤ میں امی کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔"وہ اسے ڈانٹنے کے موڈ میں نہیں تھا اسی لیے عام سے لہجے میں اس سے بول کر نصرت بیگم کو بلانے چلا گیا

مسکان نے پریشانی سے اسے جاتے دیکھا اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ وہ اس سے کچھ چھپا رہا ہے اس نے جلدی سے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی

ندا اور اریبہ ابھی وہیں بیٹھے رو رہی تھیں سب خالدہ بیگم کے آس پاس بیٹھیں تھیں سب کی آنکھوں میں ہی آنسو تھے اتنے میں عمر اور نسرین بیگم گھر کے اندر داخل ہوئے

"ندا۔۔۔"

سب لوگوں کا لحاظ کرتے ہوئے عمر ندا کی طرف بڑھا

اور ایک گھٹنے کے بل بیٹھ کر اس کے سر کو اپنے سینے سے لگایا

ندا نے اسے دیکھا اور سینے سے لگ گئی

"عمر امی چلی گئیں۔۔۔" وہ ساری باتیں بھلا کر اس کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی

کچھ ہی دیر میں شامعون نصرت بیگم اور مسکان گھر کے اندر داخل ہوئے سب کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکان نے حیرت اور تعجب سے سب کو اور پھر شامعون کو دیکھا جو حیدر کے پاس کھڑا اسے تسلی دے رہا تھا

وہ سب کے چہروں کو دیکھتے آگے بڑھی سامنے خالدہ بیگم کو دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رکی

ایک صدمے بھری نظر سب پر ڈالی اس کے گھر میں میت پڑی تھی اور اسے کسی نے بتایا تک نہیں

"امی یہ۔۔۔۔"وہ خالدہ بیگم کی طرف اشارہ کر کے سوالیہ نظروں سے رابیہ بیگم کو دیکھنے لگی وہ بس سر جھکا کر رہ گئی

"اریبہ۔۔۔۔"وہ اریبہ کو روتے دیکھ کر اس کی طرف بڑھی

وہ اس کی دوسری طرف بیٹھ گئی

"مسکان میں ایک بار پھر یتیم ہو گئی۔۔۔۔"وہ تقریباً اپنا سر پیٹتے ہوئے بولی تھی

"نہیں ہم ہیں نا تمہارے ساتھ۔۔۔"یہ کہ کر اس نے روتے ہوئے اس کے سر سے اپنا سر ٹکایا دوسری طرف حدیبہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا لیکن اس کے رونے میں کمی نہیں آ رہی تھی

www.novelsclubb.com

مسکان کو روتا دیکھ کر شامعون نے اپنا منہ پھیر لیا

چوہان ہاؤس میں آج ماتم کا سماں تھا گھر کے لوگوں کے علاوہ آج اس گھر کی دیواریں بھی رو رہی رہی تھی کیونکہ اب ایسے کئی حادثے اس گھر میں ہونے تھے یہ گھر اب مکان بننے جا رہا تھا

صبح ہو چکی تھی پچھلی رات اس گھر کا کوئی فرد سو نہیں پایا تھا سارے محلے والے اب ان کے گھر جمع ہو رہے تھے سب باری باری اریبہ اور ندا سے جا کے تعزیت کرتے ندا حد یبہ کے اور اریبہ مسکان کے کندھے پر سر رکھے بیٹھیں تھیں آنسو تو خشک ہو چکے تھے لیکن دل ابھی بھی رو رہا تھا دماغ تو ابھی اس بات کو قبول ہی نہیں کر پا رہا تھا صبح ہوتے ہی انہیں فرحان کے ہاسپٹل میں ہونے کی خبر ملی تھی حیدر اس کو لینے ہاسپٹل گیا تھا

حیدر جب ہاسپٹل روم میں داخل ہوا تو فرحان آنکھیں میچے پڑا تھا اس کے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی بازو ہر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی اس کے علاوہ چہرے پر بھی خراشوں کے نشان تھے

آہٹ سن کر اس نے آنکھیں کھولیں حیدر کو سامنے دیکھ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی

حیدر جلدی سے اس کے قریب آیا اور اسے سہارا دے کر اٹھایا

"حیدر خالدہ آنٹی۔۔۔" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا اس کے سوال کے جواب میں حیدر نے سر جھکا لیا مطلب فرحان سمجھ چکا تھا

اس نے خود پر قابو کرتے ایک گہرا سانس لیتے پوچھا

"اریبہ اور ندا کیسی ہیں۔۔۔"

" صحیح نہیں ہیں وہ شوک سے باہر نہیں آپا رہی۔۔۔" اس کے جواب پر فرحان نے افسردہ سا سر ہلایا

"تم ڈاکٹر سے جا کر بات کرو مجھے ابھی تمہارے ساتھ جانا ہے۔۔۔" وہ ڈرپ کھولتے ہوئے بولا

"ارے نہیں۔۔۔ تمہارے زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوئے۔۔۔" حیدر نے اسے روکا

"میں بلکل ٹھیک ہوں تم جاؤ ڈاکٹر سے بات کرو۔۔۔" وہ بضد تھا حیدر کو بھی اس کی ضد کے سامنے ہار ماننی پڑی وہ اٹھ کر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ فارمیلیٹیز کے بعد ڈاکٹر نے فرحان کو گھر جانے کی اجازت دی

جنازے کا وقت قریب تھا وہ لوگ حیدر کے انتظار میں تھے کچھ دیر میں حیدر فرحان کو ساتھ لیے گھر پہنچا فرحان کو زخمی دیکھ کر حمیدہ بیگم اس کی طرف آئیں

"بیٹا۔۔۔تم ٹھیک تو ہو نا کیسے ہوا یہ سب۔۔۔"وہ پریشانی سے اس کے زخموں کو دیکھ رہی تھیں

"امی ابھی تو وہ آیا ہے اسے آرام کرنے دیں بعد میں پوچھ لیجیے گا۔۔۔۔"

حیدر کی بات پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اتنے میں ذوہیب وہاں آیا

"بھائی جنازے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے حیدر کو دیکھ کر کہا حیدر اثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ جانے لگا

"میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلوں گا۔۔۔"فرحان نے اپنا بازو سنبھالتے ہوئے کہا

ذوہیب نے حیدر کی طرف دیکھا اس نے اثبات میں سر ہلایا اور تینوں میت کی طرف بڑھ گئے

اتنے لوگوں کے درمیان میں سے خالدہ بیگم کا جنازہ حیدر ذوہیب شامعون اور ماجد صاحب نے اٹھایا

اریبہ کو ایک بار پھر ہوش آیا تھا

"کہاں لے جا رہے ہیں آپ لوگ میری امی کو۔۔۔۔۔" وہ ان سب کو روکتے ہوئے بولی

"میری امی کو مجھ سے دور مت کریں۔۔ میں اپنی امی کو مٹی کے حوالے نہیں کرونگی۔۔۔" وہ روتے ہوئے انہیں روک رہی تھی مسکان مسلسل اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"اریبہ سنبھالو خود کو۔۔۔" اسے بچوں کی طرح روتا دیکھ کر وہ خود بھی رو پڑی تھی حیدر سے یہ سب دیکھا نہیں جا رہا تھا اس نے سب کو اشارہ کیا سب کلمہ طیبہ پڑھتے

ہوئے جنازے کو باہر کی طرف لے جا رہے تھے اریبہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی تھی

دور کھڑی ہانی کے دل میں اسے روتا دیکھ کر جیسے سکون پڑا تھا خالدہ بیگم کے جانے کا اسے بھی دکھ تھا لیکن اریبہ سے اب اسے خدا واسطے کا بیر آ گیا تھا وہ اب اسے ہمیشہ ایسے ہی روتا دیکھنا چاہتی تھی

خالدہ بیگم کو گئے چار دن گزر گئے تھے شامعون اور نصرت بیگم تو اگلے ہی دن گھر واپس چلے گئے تھے مسکان ابھی بھی وہیں رکی تھی عمر بھی ندا کے ساتھ ہی رکا تھا جبکہ نسرین بیگم اکیلے گھر کا سوچ کر واپس چلی گئیں تھیں

ان چار دنوں میں ندا نے خود کو کسی حد تک سنبھال لیا تھا لیکن اریبہ تو جیسے بجھ سی گئی تھی کسی سے کوئی بات نہیں کرتی تھی بس خاموش سی ہو گئی تھی اس کے علاوہ سب معمول پر آ گئے تھے

رات کا وقت تھا ذوہیب اپنا لیپ ٹاپ کھولے سامنے رکھے بیٹھا تھا حدیبہ کام ختم کر کے کمرے میں آئی وہ اپنے بالوں کو کیچر میں مقید کرتی اس کے ساتھ بیٹھی

"ذوہیب۔۔۔مجھے اب لگنے لگا ہے کہ میں ہی منحوس ہوں جب سے میں آئی ہوں تب سے ہی سب غلط ہو رہا ہے۔۔۔" بات کر کے اس نے ذوہیب کی طرف دیکھا جو اس کی بات سنے بغیر لیپ ٹاپ کو ہی دیکھ رہا تھا اس نے لب بھینچے اور ایک زوردار مکہ ذوہیب کے بازو پر مارا

"میں آپ سے بات کر رہی ہوں اور آپ کو پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔" اس کو تو جیسے شدید صدمہ لگا تھا

"میں سن رہا ہوں۔۔۔اور تم سے کس نے کہا تم منحوس ہو۔۔۔" نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھیں اس کی یہ حرکت تو حدیبہ کو تپا گئی تھی

"آپ ایسا کریں اپنے آفس سے شادی کر لیں اور اپنے لیپ ٹاپ کو ہی اپنا بچہ بنا

لیں۔۔۔بیوی کی تو ضرورت ہی نہیں ہے آپکو مجھے تو بس فار میلٹی کیلئے لے کر آ گئے ہیں۔۔۔۔"وہ اسے اچھی خاصی سنا کر اس منہ پھیر کر لیٹ گئی

"ارے یار بس تھوڑا سا کام تھا ورنہ تمہیں تو پتا ہے تم سے زیادہ اہم کوئی نہیں ہے۔۔۔"اس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور اسکا بازو پکڑ کر اس کا منہ اپنی طرف کرنے لگا

"بات مت کریے گا اب مجھ سے۔۔۔"وہ بازو چھڑوا کر ذوہیب کا ہاتھ جھٹک کر بولی

"اوکے۔۔۔"وہ شرارت سے کہتا ایک بار پھر لیپ ٹاپ اٹھا کر بیٹھ گیا تھا حدیبہ کو تنگ کرنے کا آج اس کا پورا ارادہ تھا

حدیبہ منہ بنا کر لیٹ گئی کچھ دیر ذوہیب کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ بلند آواز میں بولی

"شادی کے بعد سب بدل جاتے ہیں۔۔۔"یہ کہ کر اس نے غصے سے آنکھیں میچ

لیں اس کی بات پر ذوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن ابھی اسے منانے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا

شامعون ایک بازو اپنے ماتھے پر رکھے اپنے کمرے میں لیٹا مسکان کے بارے میں سوچ رہا تھا

اتنے دنوں نا جانے کتنے دفعہ وہ اسے یاد کر چکا تھا اسے مسکان کی کمی تو بہت محسوس ہو رہی تھی لیکن مروت کے مارے اس نے اسے کوئی کال نہیں کی

"آہ مسکان۔۔۔تم کوشش کیوں نہیں کرتی کہ ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔تم کیوں میرے دماغ سے اس واقعے کو نہیں نکالتی۔۔۔کاش۔۔۔کاش وقت پیچھے چلا جائے اور میں تمہیں وہاں جانے سے روک لوں۔۔۔" وہ خود سے ہم کلامی کر رہا تھا اس نے اس امید سے اپنا موبائل اٹھا کر چیک کیا کہ شاید مسکان کی کوئی کال آئی ہو لیکن اس بار بھی اسے افسردگی کا ہی سامنا کرنا پڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف

مسکان بھی اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اس نے جان بوجھ کر اسے کوئی کال نہیں کی تھی اس بار اس کا شامعون کو سبق سکھانے کا پورا ارادہ تھا

آج حمیدہ بیگم کی پہلی جمعرات تھی سب لوگ آئے ہوئے تھے

اریبہ اپنے کمرے میں کھڑی کھڑکی سے باہر سب کو دیکھ رہی تھی وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ وہ اب بلکل اکیلی ہو چکی ہے

اسے اکیلا پا کر عمر اس کے کمرے میں آیا اتنے دنوں اریبہ کو مسلسل اپنے سامنے دیکھ کر اس کے اندر کا شیطان نے اسے بہت ورغلایا تھا اور آج وہ کچھ کرنے کی غرض سے ہی آیا تھا

وہ اریبہ کے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کیا آواز سن کر اریبہ نے مڑ کر دیکھا عمر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کی طرف ہی آرہا تھا

عمر مسکراتے ہوئے اریبہ کی طرف بڑھ رہا تھا

"ابھی تک سیڈ ہے میری سالی۔۔۔"اس نے بڑے پیار سے پوچھا

اریبہ نے پہلے دروازے کی طرف اور پھر عمر کی طرف دیکھا اس کے دروازے بند کرنے پر وہ زرا ڈر گئی تھی

"ہمم۔۔۔"اریبہ نے مختصر سا جواب دیا

"اتنی بھی کیا سیڈ نیس۔۔۔۔زندگی میں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اب ان کی وجہ سے خود کو تو نظر انداز نہیں کر سکتے نا۔۔۔"وہ بات کرتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا

www.novelsclubb.com

اریبہ ایک قدم پیچھے ہوئی

"کیا ہوا ڈر کیوں رہی ہو۔۔"وہ اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کر مزید آگے بڑھا اریبہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے جا لگی

"میں آپی کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔"وہ وہاں سے جانے لگی جب عمر نے اس کے

دونوں ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"کیا ہوا مجھ سے کیوں بھاگ رہی ہو۔۔۔بہت یاد آرہی ہے تمہیں آپی۔۔۔"

"عمر بھائی۔۔۔میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے آپی کے پاس جانا ہے۔۔۔"وہ لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بولی ڈری ہوئی نظریں عمر پر ہی جمی تھی

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بس تھوڑی سی دیر کی تو بات ہے۔۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کر کے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا

"میرا ہاتھ چھوڑیں نہیں تو میں چیخنا شروع کر دوں گی۔۔۔۔"وہ اپنی تمام ہمت جمع کر کے بولی عمر کے ارادے اب اس پر واضح ہو چکے تھے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی

"اچھا۔۔۔چیخو۔۔"اس نے کمینگی دکھاتے ہوئے کہا

اریبہ نے چیخنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمر نے اس کے منہ پر مضبوطی سے ہاتھ رکھا اس کے دونوں ہاتھ عمر کے ایک ہاتھ میں تھے اور ایک ہاتھ سے وہ اس کے منہ کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جکڑے ہوئے تھا

اریبہ خود کو چھڑوانے کیلیے تڑپنے سی لگی لیکن عمر پر کوئی اثر نہ ہوا وہ اس کے مزید قریب ہوتا گیا اچانک ہی اریبہ نے ایک زوردار لات عمر کے پیٹ میں ماری وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا

"حیدر۔۔۔" وہ بلند آواز میں حیدر کو پکارتی باہر کی طرف بھاگی جب عمر نے دوبارہ اسے پکڑ کر بیڈ پر گرایا اور اس کے منہ کو جکڑ لیا اریبہ کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا عمر آہستہ آہستہ اس کے قریب آرہا تھا بے بسی سے اس نے آنکھیں بند کر لیں کہ اچانک کسی نے عمر کو پکڑ کر کھینچا اور ایک مکہ اس کے منہ پر رسید کیا وہ اس اچانک حملے کیلئے تیار نہیں تھا کڑکھڑا کر دیوار سے جا لگا اور حیرت سے سامنے کھڑے حیدر کو دیکھنے لگا حیدر کو دیکھ کر اریبہ کی جان میں جان آئی تھی

اس سے پہلے کہ عمر کچھ کہتا حیدر دوبارہ اس کی طرف بڑھا اس کا گریبان پکڑ کر دیوار سے لگایا اور پے در پے اس کے منہ پر مکے مارنے لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سالے۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری اریبہ کو ہاتھ بھی لگانے کی۔۔۔"

"حیدر میری بات سنو۔۔۔"حیدر نے اس کا منہ جکڑا اور شعلہ بار آنکھوں سے اسے دیکھا

"تمہارا میں وہ حشر کروں گا کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔۔۔"وہ پھر سے اسے مارنے لگا عمر اپنے بچاؤ کیلئے ہاتھ آگے کرنے لگا جسے حیدر نے جکڑ لیا اس کے سر پر تو جنون سوار ہو چکا تھا

"حیدر پلیز چھوڑیں وہ مر جائے گا۔۔۔"اریبہ حیدر کی قمیض پکڑ کر اسے پیچھے کر رہی تھی لیکن وہ چھوٹی سی اس بھاری بھر کم مرد کو کہاں ہلا سکتی تھی

شور سن کر سارے گھر والے وہاں آئے سامنے کا منظر دیکھ کر سب کے منہ کھلے تھے ندا عمر کو بچانے ان کی طرف بڑھی

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔۔"عابد صاحب کی آواز پر حیدر کا ہاتھ رکا

اس نے ایک زناٹے دار تھپڑ عمر کے منہ پر مارا جس سے وہ زمین پر جا گرا ندا اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سنبھالنے کیلئے زمین پر بیٹھی

"آئندہ اریبہ کی طرف دیکھا بھی نہ تو آنکھیں نکال لوں گا تمہاری۔۔۔" یہ کہہ کر وہ گھر والوں کی طرف مڑا اس کی قمیض کے بٹن کھل چکے تھے اور ماتھے پر آئے بال بکھر چکے تھے

حیدر کا صرف ایک ہی جملہ پورے گھر والوں کو سب سمجھانے کیلئے کافی تھا

زمین پر بیٹھی ندا بے یقینی سے عمر کو دیکھتے ہوئے اٹھی

نسرین بیگم عمر کی طرف آئیں اور اسے اٹھایا

"چلو یہاں سے۔۔۔" عمر نے اٹھ کر ایک نظر حیدر کو دیکھا اور پھر اپنے ہونٹوں کے پاس لگے خون کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا

عمر نے سوالیہ نظروں سے ندا کو دیکھا جس نے اسے دیکھ کر غصے سے منہ پھیر لیا دل تو بس پھٹنا ہی رہ گیا تھا

"میں اپنی بیٹی کو لے کر جاؤں گا۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوئے۔۔۔ہاتھ مت لگانا اسے۔۔۔تم جیسے لوگ بیٹیوں کے لائق نہیں ہوتے۔۔۔۔"وہ زرقا کو اٹھانے لگا جب حیدر نے رعب دار آواز میں اسے روکا اندا نے آگے بڑھ کر زرقا کو اٹھالیا جو ان سب کو دیکھ کر اب رونے لگی تھی

عمر بغیر کچھ کہے بغیر کسی کو دیکھے باہر نکل گیا اس کے پیچھے پیچھے ہی نسرین بیگم بھی چلی گئیں باہر بیٹھے لوگوں نے نا جانے کتنی صلاوتیں پڑی تھیں اور نا جانے کتنے اندازے خود سے ہی لگا لیے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر کے جانے کے بعد اریبہ بے اختیار حیدر کے سینے سے لگ گئی سب بڑوں کے چہروں پر اس وقت شرمندگی تھی

"میں ہوں نا۔۔۔"حیدر اس کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اسے چپ کرانے لگا لیکن دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا

ندا تو صدمے سے زمین بیٹھتی چلی گئی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا کی ساری

مصیبتیں سارے دکھ ان دونوں بہنوں کے کھاتے میں ڈال دیے گئے ہوں

مسکان اس کی طرف بڑھی اسے سنبھالا لیکن وہ تو جیسے اندر سے ٹوٹ چکی تھی

عابد صاحب نے سب کو یہ بات باہر نہ نکالنے کی ہدایت کی لیکن سمجھتے تو سب ہی

تھے ان دونوں کے سر سے اب سائبان اٹھ گیا تھا سب کی نظریں تبدیل ہونی تھیں

اس معاملے کو ٹھنڈا ہونے میں شام لگ گئی سب معمول پر آ گئے تھے لیکن جوندا

کے دل پر گزر رہی تھی وہ تو صرف وہی جانتی تھی اور اریبہ اپنا دلھ بھول کر اسی کے

بارے میں سوچ رہی تھی

www.novelsclubb.com

سب مہمانوں سے فارغ ہو کر مسکان اندر کی طرف جا رہی تھی جب شامعون اس

کے راستے میں آیا

"آآ۔۔۔ہم لوگ جا رہے ہیں گھر تم آؤ گی۔۔۔"وہ سوالیہ نظروں سے اسے

دیکھنے لگا

"لے جائیں گے تو آجاؤں گی۔۔۔" وہ جلدی سے بولی مزید اب وہ بھی اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی

"ٹھیک ہے پھر میں امی کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔" وہ اس سے نظریں چرا کر بولا اور اندر کی طرف بڑھ گیا مسکان سب سے ملنے چلی گئی

اریبہ اپنے کمرے میں بیٹھی آج کے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب قدموں کی چاپ سن کر اس نے سر اٹھایا یاہانی اس کے سامنے کھڑی معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اریبہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"دیکھا تم نے میرا دل دکھانے کا نتیجہ۔۔۔" اس کی بات پر اریبہ نے حیرت سے اسے دیکھا ایسے موقعوں پر بھی اسے یہ باتیں یاد آرہی تھیں

"ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں ہے اریبہ بی بی۔۔۔ تم سے میری کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی لیکن تم نے خود مجھ سے دشمنی مول لی میرا حق مجھ سے چھین کر۔۔۔ تم نے میری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشیاں مجھ سے چھینی اب میں تمہیں خوش نہیں رہنے دوں گی اور آغاز تو تمہارے بہنوئی نے ہی کر دیا ہے۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لاتی اریبہ کا کندھا تھپتپاتی باہر جا چکی تھی

اریبہ تو صدمے سے بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی

اریبہ کے دماغ میں ابھی اس کی باتیں ہی گھوم رہی تھیں جب مسکان اس سے ملنے اس کے کمرے میں آئی

"اریبہ۔۔۔"اسے روتا دیکھ کر وہ اسے پکارتی اس کی طرف بڑھی اور اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا

"اریبہ۔۔۔تم خود کو اکیلا مت سمجھو ہم سب ہیں نا تمہارے ساتھ اور تم ہر معاملے میں ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔"اس کی بات اریبہ نے پھیکا سا مسکرا اسے دیکھا کتنا فرق تھا ان دونوں بہنوں میں۔۔۔ایک اسے برباد کرنا چاہتی تھی اور دوسری ساتھ دینے کے وعدے کر رہی تھی

"اچھا میں گھر جا رہی ہوں شامعون انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔اگر کوئی بات ہو تو مجھے کال کر لینا۔۔۔"

اریبہ نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ مسکرا کر اسے دیکھتی کمرے سے باہر چل پڑی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذوہیب لان میں کھڑا تھا۔جب حدیبہ اسے دیکھ کر اس کی طرف آئی

"کتنا کچھ بدل گیا ہے نا ذوہیب۔۔۔پہلے سب کتنا خوش رہتے تھے اور اب تو لگتا ہے دکھوں نے ہمارا گھر ٹھیکے پر لے لیا ہے۔۔۔پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے اس گھر کو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔"ذوہیب نے حدیبہ کی طرف دیکھا وہ اس کے چہرے پر اداسی نہیں دیکھ سکتا تھا

"آآ۔۔۔میں سوچ رہا ہوں کل سے آفس چلا جاؤں۔۔۔"وہ حدیبہ کو چڑانے کیلئے شرارت سے بولا

حدیبہ نے گھور کر اسے دیکھا اسے جیسے یاد آیا ہو کہ وہ اس سے ناراض تھی

"رہیں آپ آفس میں۔۔۔" وہ پیر پٹختی اندر بڑھ گئی ذوہیب اس کے پیچھے گیا وہ تیز تیز قدم چلتی کمرے میں گھس گئی اور ذوہیب کے منہ پر دروازہ بند کر دیا

دروازہ ذوہیب کے ناک پر لگا

"دروازہ کھولو یار مجھے تو اندر آنے دو۔۔۔" وہ اپنی ناک مسلتے ہوئے بولا

"بلکل بھی نہیں آپ ایسے کریں ابھی سے آفس چلے جائیں۔۔۔"

وہ اندر سے ہی بلند آواز میں بولی تھی ذوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

"یار میں مذاق کر رہا تھا تم۔ تو سیریس ہی ہو گئی۔۔" حدیبہ کا کوئی جواب نہ آیا

"اوکے میں ابھی جا رہا ہوں آفس۔۔۔" کوئی جواب نہ پا کر وہ بولا

"چلے جائیں۔۔۔۔" حدیبہ چیخی تھی

"اوکے میں جا رہا ہوں۔۔۔" یہ کہ کر اس نے وہیں کھڑے کھڑے پیر چلائے اور دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا

حدیبہ کو جب لگا کہ وہ چلا گیا ہے تو اس نے آہستہ سے دروازہ کھول کر جیسے ہی باہر جھانکا

ذوہیب نے پھرتی سے اسے پکڑ کر کمرے کے کمرے کے اندر کیا دروازہ بند کیا اور اسے دروازے کے ساتھ لگایا ذوہیب کے دونوں ہاتھ اب حدیبہ کی کمر پر تھے

"کتنے شیطان ہیں آپ۔۔۔" وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"آپ کا جو شوہر ہوں۔۔۔" وہ چہرہ اس کے قریب کرتے ہوئے بولا

"شرم کریں گھر میں سب اتنے پریشان ہیں اور آپ۔۔"

"اور میں کیا۔۔۔" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"اور آپ کو رومینس سوجھ رہا ہے۔۔۔" وہ قدرے شرما کر بولی

"لو میں نے تو رومینس کی بات کی ہی نہیں تھی اب تمہارا دل کر رہا ہے تو وہ الگ بات ہے۔۔۔"

حدیبہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"میرا بلکل دل نہیں کر رہا ہٹیں سامنے سے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی

"روز روز ہٹنے کیلئے تھوڑی لایا ہوں تمہیں۔۔۔" یہ کہ کر اس نے حدیبہ کو بازوؤں میں اٹھالیا

"آپ واقعی میں بہت شیطان ہیں۔۔۔" وہ اس کے سینے پر مکا مار کر اس کے سینے میں ہی منہ چھپانے لگی ذوہیب نے ہس کر اسے دیکھا اور اسے بیڈ تک لے کر آیا

صبح ہو چکی تھی حیدر اپنے کمرے سے باہر آیا اسی وقت ہانی وہاں سے گزری دونوں کا آمنا سامنا ہوا ہانی نے مسکرا کر اسے دیکھا وہ اسے دیکھ کر جانے لگا

جب ہانی نے اسے پکارا

"حیدر۔۔۔" ہانی کے بلانے پر وہ رکا لیکن مڑا نہیں ہانی چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

"حیدر مجھے پتہ ہے میں نے بہت غلط کیا۔۔۔اریبہ تمہیں پسند کرتی ہے تم اریبہ کو پسند کرتے ہو تو مجھے خود ہی پیچھے ہٹ جانا چاہیے تھا لیکن میں پاگل ضد پر اڑی رہی۔۔۔"اس نے حیدر کے چہرے کے تاثرات دیکھے جو بلکل سپاٹ تھے

"اب مجھے احساس ہو گیا ہے اسی لیے میں خاموشی سے تم دونوں کے درمیان میں سے نکل رہی ہوں۔۔لیکن۔۔"

"لیکن کیا۔۔۔"حیدر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"مجھے اریبہ کے بارے میں تمہیں کچھ بتانا تھا لیکن ابھی شاید تم جلدی میں ہو تو میں پھر کبھی بتادوں گی۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر بولی حیدر تو کسی طریقے سے جان ہی چھڑانا چاہتا تھا

"ٹھیک ہے۔۔۔"سیدھا سا جواب دے کر وہ مروتا مسکراتا باہر کی طرف بڑھ گیا

ہانی نے شیطانی ہنسی چہرے پر لیے اسے جاتے دیکھا

"سب لوگ گھر پر ہیں لیکن آپ پر آفس جانے کا جنون سوار ہے پتا ہے ذوہیب پہلے مجھے لگتا تھا میں ہی آپ کیلیے اہم ہوں اب لگتا ہے مجھ سے اہم بھی کچھ ہے۔۔۔۔"

ذوہیب آفس کیلیے تیار ہو رہا تھا جب حدیبہ نے اس کوٹ پہناتے ہوئے اس سے شکوہ کیا

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے یار میں تو تمہیں سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں۔۔۔۔" وہ اب کوٹ پہن کر اس کے سامنے کھڑا تھا

"آپ مجھے سمجھاتے نہیں ہیں آپ بس مجھے ٹالتے ہیں اور اپنا سارا ٹائم آفس کو دیتے ہیں۔۔۔۔"

وہ آج اس سے لڑنے کے موڈ میں تھی

"تمہیں بھی تو ٹائم دیتا ہوں میری جان۔۔۔" وہ اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر بولا

"ہاں جو ٹائم مجھے دیتے ہیں اس میں بھی یا تو لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ جاتے ہیں یا آفس کی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی ذوہیب نے ضبط سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا

"حدیبہ۔۔۔دیکھو۔۔"

"مجھے کچھ نہیں دیکھنا آپ جائیں آفس۔۔۔" وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی ذوہیب کا ضبط بھی اب جواب دے چکا تھا

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں منا سکتا میں۔۔رہو ناراض۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہتا غصے میں باہر نکل چکا تھا حدیبہ نے برا سا منہ بنا کر اسے جاتے دیکھا

فرحان اپنے کمرے میں بیٹھا ہمیشہ کی طرح سوچوں کے بھنور میں گم تھا اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زخم اب کافی حد تک ٹھیک ہو گئے تھے لیکن بازو پر اب بھی پٹی بندھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا ندا زرقا کو لیے کمرے میں داخل ہوئی اسے دیکھ کر وہ جلدی سے کھڑا ہوا

ندا پھیکا سا مسکراتے زرقا کو لیے اس کی طرف آئی

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔۔" وہ اس کے سامنے کھڑی پوچھنے لگی

"اب تو ٹھیک ہے بس یہی پٹی رہ گئی ہے۔۔۔ کل تک اتر جائے گی۔۔۔" فرحان بھی جواباً مسکرایا تھا

اس نے پھر زرقا کو اور اس کے کندھے پر لٹکے بیگ کی طرف دیکھ کر ندا کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

"فرحان گھر کے حالات کا تو تمہیں پتہ ہے میں نہیں چاہتی میری بچی کا اس پر کوئی برا اثر ہو پہلے ہی عمر کی وجہ سے میرے ساتھ ساتھ یہ بھی ڈسٹرب ہے۔۔ یہ مزید ڈسٹرب نہ ہو اسی لیے اسے سکول بھیج رہی ہوں تم پلیز اس کو سکول چھوڑ آؤ

گے۔۔۔"

وہ اسے پوری بات سمجھا کر مدعے کی بات پر آئی تھی

"ایسے کیوں کہہ رہی ہو میں چھوڑ آؤں گا اس کو۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا اور منساء کو گود میں اٹھایا

ندا کے چہرے پر تشکرانہ مسکراہٹ آئی

"زرقا سکول جائے گی آج۔۔۔"وہ پیار سے زرقا سے پوچھنے لگا

"ہاں اور پھر میں پاپا سے ملنے بھی جاؤں گی۔۔۔"زرقا نے جوش سے کہا اس کی بات پر فرحان نے ندا کی طرف دیکھا ندا نے ہار ماننے والی تھکی تھکی نظروں سے اسے دیکھا اس نے نظریں پھر زرقا کی طرف کیں

"ٹھیک ہے ہم آپ کے پاپا سے بھی ملنے جائیں گے۔۔۔"وہ اس کی ناک پچکار کر بولا منساء کھلکلا کر ہنس دی

"تم اس کو سکول چھوڑ آؤ اور واپسی پر سیدھا یہیں لے کر آنا۔۔۔"ندا نے آہستہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اسے کہا فرحان نے اثبات میں سر ہلایا زرقا کا بیگ اس سے لے کر اپنے کندھے پر ڈالا اور ندا کے ساتھ کمرے سے باہر آیا ندا آخری بار اسے دیکھ کر اور زرقا کو پیار کر کے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

فرحان باہر کی طرف جا ہی رہا تھا جب ہانی نے اسے بلایا

"فرحان۔۔۔"

اس کے بلانے پر ایک دم زور سے اس کا دل دھڑکا اس نے مڑ کر اسے دیکھا اور اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنے کی کوشش کی

وہ اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی اور زرقا کو دیکھ کر بولی

"اس کو سکول چھوڑنے جا رہے ہو۔۔۔" اس نے زرقا کو دیکھ کر کہا

"ہاں وہ۔۔"

"تو نیچے تو اتارو اس کو۔۔۔ بلکہ مجھے دے دو میں گاڑی تک لے کر آتی ہوں تمہارا پہلے سے بازو زخمی ہے اور تم نے اسے بھی اٹھایا ہوا ہے۔۔۔" ہانی نے اس سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زرق کو لیتے ہوئے کہا اور فرحان کے کندھے سے اس کا بیگ نکال کر اپنے کندھے پر ڈالا فرحان کا دل تو جیسے اچھل رہا تھا اس نے ایک نظر ہانی کو دیکھا اور ہلکا سا مسکراتے اس کے ساتھ چل پڑا

"شام کو فری ہو تم۔۔۔" ہانی نے چلتے چلتے پوچھا

"ہاں کیوں۔۔۔" وہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"امممم۔۔۔ ویسے ہی کچھ باتیں کرنی تھی تم سے۔۔۔" وہ دونوں اب گاڑی تک پہنچ چکے تھے

"کیا باتیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اب آمنے سامنے کھڑے تھے

"یہ تو شام کو ہی بتاؤں گی۔۔" یہ کہ کر اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر زرقا کو بٹھایا

"اوکے۔۔۔" فرحان نے کہا ہانی نے مسکرا کر اسے دیکھا

فرحان اپنے دل کی دھڑکن کو قابو کرتے ہوئے جواباً مسکرا کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ

پر جا کر بیٹھا اس کا دل کر رہا تھا ابھی شام ہو جائے اور وہ ہانی کے ساتھ کچھ وقت گزار لے

آخری نظر ہانی پر ڈال کر اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی اس کے جانے کے بعد وہ واپس مڑ گئی

مسکان باہر سے آئی تو شامعون وردی پہنے صوفے پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا اس نے ایک نظر اٹھا کر مسکان کو دیکھا اور پھر نظریں موبائل پر جماتے ہوئے کہا "میری شرٹ پریس کر دو مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔۔" وہ اسے دیکھے بغیر بولا وہ ن کبھی اپنے جذبات کو اس ہر آشنا کرنا چاہتا تھا نہ ہی اس کو کوئی شے دینا چاہتا تھا

مسکان نے ایک نظر سر تا پا اسے دیکھا

"لیکن کیوں۔۔" وہ الجھتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی بات پر شامعون نے فون صوفے پر رکھا کوفت سے اسے دیکھا اور اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہوا

"کیا مطلب کیوں۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔" سیریس لہجے میں کہا گیا

"میرا مطلب ہے وردی تو آپ نے پہنی ہوئی ہے۔۔ تو پھر شرٹ۔۔۔ کیوں۔۔۔" وہ قدرے ہچکچاتے ہوئے بولی

لیکن دماغ میں اٹکا سوال اس سے کر ڈالا تھا

"کچھ کام ناوردی کے بغیر ہوتے ہیں۔۔۔" وہ اپنی بلیک شرٹ کے بٹن کھولتا ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھا

www.novelsclubb.com

"مم۔۔ میں کر دیتی ہوں پریس۔۔۔" یہ کہ کر وہ جلدی سے اس کی سائیڈ سے ہو کر بھاگی اور الماری میں سے شرٹ نکالنے لگی ایک جاندار مسکراہٹ شامعون کے چہرے پر آئی

مسکان نے ایک شرٹ نکالی اسے استری کی میز پر رکھا اور استری آن کی شامعون

اب دوبارہ موبائل میں بزی ہو چکا تھا

کپڑے تو اس نے کبھی استری نہیں کیے تھے چھوٹی بہن تھی تو لاڈلی بھی تھی اس کے کپڑے بھی ہمیشہ ہانی ہی استری کرتی تھی

اس نے استری اٹھائی جو اسے اپنے وزن سے بھی زیادہ بھاری لگی استری دھپ سے اس کی شرٹ پر رکھی آواز پر شامعون نے نظریں موبائل سے ہٹا کر اسے دیکھا

مسکان نے دانتوں کی نمائش کی اور دوبارہ کوشش میں لگ گئی

وہ اب دونوں ہاتھوں سے استری بمشکل ہی ہلا رہی تھی شامعون نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور دلچسپ نظروں سے ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا

مسکان کو کتنی ہی دیر ایک ہی جگہ پر استری کرتا دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ کتنی ماہر ہے

وہ اپنی جگہ سے اٹھا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ مسکان کے پیچھے آ کھڑا ہوا

مسکان نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا

"آہاں۔۔۔شرٹ جل جائے گی۔۔۔۔"اس نے مسکان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر استری کو چلایا

مسکان کو تو جیسے کرنٹ لگ گیا ہو اس نے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا لیکن شامعون نے گرفت مضبوط کی

وہ آج پورے طریقے سے اس کا امتحان لینے کے چکر میں تھا

اس نے مسکان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے استری اٹھا کر سائیڈ پر رکھی شامعون نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سمیت استری پر سے اٹھا کر اس کے پیٹ پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا

www.novelsclubb.com

"شامعون۔۔۔"اس کا نام پکار کر مسکان نے زور سے آنکھیں بند کر لیں شامعون کے اچانک سے بدلتے موڈ سے اسے اب خوف آ رہا تھا

"ڈر کیوں رہی ہوں۔۔۔تمہارا ہی شوہر ہوں کوئی پرایا تھوڑی ہوں۔۔۔"شامعون نے اپنا منہ اس کے کان کے قریب لا کر سرگوشی کی اور

ساتھ ہی اس کے کان کی لو کو دانتوں میں دبایا

"سی۔۔۔"مسکان کرائی اس کی بات کے اندر کا مطلب وہ سمجھ چکی تھی وہ اس کے کردار پر چوٹ کرنا نہ بھولا تھا

"پتا ہے جب تم مزاحمت نہیں کرتی نا تو مجھے تم پر اور شک ہونے لگتا ہے۔۔۔"یہ کہ کر اس نے اپنے دہکتے لب اس کی گردن پر رکھے

مسکان چاہ کر بھی مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی اس کی باتیں اس کا دل چھلنی کرنے کیلئے کافی تھیں

"شامعون پلیز۔۔۔"وہ اس کی بڑھتی شدتوں سے ڈر کر اپنے گرد سے اس کے بازوؤں کا حصار ہٹانے لگی

شامعون اس کی بات پر زرا پیچھے ہوا اپنے حصار میں ہی ایک جھٹکے سے ہی اسے پھیرا اور اس کی کمر سے پکڑ کر اسے مزید اپنے قریب کیا

مسکان نے پہلے تو حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں

شامعون اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے قریب لے جاتے بولا

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں واحد مرد ہوں جس سے تم ڈرتی ہو۔۔۔" یہ کہ کر اس نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں مقید کیا

اس کی بات پر مسکان کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کے شامعون کے گال پر گرا وہ ایک بار پھر اس کے کردار پر وار کر چکا تھا

اس کو روتا محسوس کر کے وہ پیچھے ہوا اور اس کے روتے چہرے کو دیکھ کر بولا

"مجھے مجبور مت کرو کہ میں اپنے شک پر یقین کر لوں۔۔۔۔" یہ کہ کر اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا اپنی شرٹ اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا اس کا رخ اب نصرت بیگم کے کمرے میں تھا

مسکان کا ضبط اب ٹوٹ چکا تھا یہ کیسی آزمائش تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی اسے جب بھی لگتا کہ شامعون اس پر یقین کرنے لگا ہے تو وہ اگلے ہی لمحے اس کے اندازے کو غلط ثابت کر دیتا تھا لیکن آج تو اس نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ وہ کبھی

اس سے صلح نہیں کرے گی

حدیبہ کب سے ذوہیب کو میسج کر رہی تھی لیکن اس نے ایک کا بھی ریپلائے نہیں دیا تھا ذوہیب کا ناراضگی سے جواب نہ دینے پر حدیبہ کو اور بھی غصہ آرہا تھا

"کیا ہوا غصے میں لگ رہی ہو۔۔۔"سامنے سے آتی اریبہ نے پوچھا اریبہ کی آواز سن کر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"نہیں تو میں تو غصے میں نہیں ہوں۔۔۔"وہ اپنے تاثرات چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"ہاں تمہارا لال چہرہ سب بتا رہا ہے۔۔۔"اریبہ نے طنز سے کہا

"ارے یار چھوڑو اس کو اپنی بات کرو۔۔۔"وہ جان چھڑواتے ہوئے بولی

اس نے موبائل بند کر کے ایک ہاتھ میں کیا اور اریبہ کو کندھوں سے پکڑ کر باہر لے جانے لگی

"اپنی کیا بات کروں۔۔۔اور ایسے کیوں کھینچ کر لے کے جا رہی ہو۔۔۔"اریبہ نے تعجب سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

حدیبہ نے ایک دم سے اسے چھوڑا

"ویسے میں دیکھ رہی ہوں جب سے تمہاری شادی ہوئی ہے تمہارا دماغ پہلے سے زیادہ گھوم گیا ہے۔۔۔۔۔"اریبہ نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا

"نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"وہ گردن ٹیڑھی کر کے نا سمجھی سے بولی

اریبہ واپس نارمل ہو رہی تھی یہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی

اریبہ اب اسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی پاگل ہو

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔"وہ تو جیسے چیخی تھی

اریبہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ لگایا

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری۔۔۔ سر پر چوٹ ووٹ تو نہیں لگی۔۔۔"

"یار باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے جیسے کچھ بہت غلط

ہونے والا ہو یا ہو چکا ہو۔۔۔"حدیبہ اپنی فیلنگز اسے بتاتے ہوئے بولی

"تمہیں ایسے ہی وہم ہو رہا ہو گا ورنہ جو ہوا اس سے برا اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ افسردہ لہجے میں بولی

"ارے یار میرا وہم ہی ہو گا تم تو سیڈ مت ہو۔۔۔"وہ اسے دوبارہ سیڈ ہوتا دیکھ کر بولی

اریبہ پھیکا سا مسکرائی

"حیدر بھائی آ گئے۔۔۔"حدیبہ نے سامنے دیکھ کر کہا

اس کی نظروں کے تعاقب میں اریبہ نے سامنے سے آتے حیدر کو دیکھا

"اچھا تم لوگ بات کرو مجھے اب کھسک جانا چاہیے۔۔۔"وہ اریبہ سے کہتی جس طرف سے آئی تھی اس طرف واپس چلی گئی

"کیا باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔"حیدر نے اس کے پاس پہنچ کر جاتی حدیبہ کی طرف دیکھ کر پھر اسے دیکھا

"کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔"اریبہ نے عام سے لہجے میں کہا

"ویسے میں کچھ سوچ رہا ہوں۔۔۔"اس نے چلتے ہوئے کہا اریبہ بھی اس کے ساتھ چل پڑی

"کہ جلدی سے تمہیں اپنی دلہن بنالوں۔۔۔۔"یہ کہ کر وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

اس کی بات پر اریبہ نے جھینپ کر نظریں جھکائیں

"آپ نے بات کر لی انکل آنٹی سے۔۔۔"

"وہ تو میں کر ہی لوں گا مگر ایک مسئلہ ہے۔۔۔"

"کونسا مسئلہ۔۔۔"اریبہ پریشانی سے بولی

"کہ مجھے رو تلو دلہن نہیں چاہیے۔۔۔مجھے پہلے والی ہنستی ہوئی اریبہ چاہیے۔۔"وہ اپنا سر جھکا کر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے برابر لا کر بولا

اریبہ اس کی بات پر کھل کر مسکرائی

حیدر نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

"ہمیشہ ایسے ہی خوش رہنا نہیں تو شادی نہیں کروں گا تم سے۔۔۔"وہ شرارت سے بولا

اریبہ شرما کر مسکرائی

"حیدر۔۔۔"ندا کی آواز پر اس نے جلدی سے اسے چھوڑا دونوں اب سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے

"حیدر فرحان کہاں ہے میں نے کب سے اسے زرقا کو لینے کیلیے بھیجا ہے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حیدر اور اریبہ نے ایک دوسرے کو دیکھا

"لینے گیا ہے تو آتا ہی ہو گا پھر تو۔۔۔"حیدر نے ہاتھ پیچھے باندھ کر کہا اتنے میں فرحان کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی

"وہ دیکھیں آ گیا۔۔۔"حیدر نے گاڑی دیکھ کر کہا

فرحان گاڑی سے اتر کر ان کی طرف بڑھا اس کے ساتھ زرقا کو نہ دیکھ کر ندا جلدی سے اس کی طرف بڑھی

حیدر اور اریبہ بھی اس کے پیچھے چل پڑے

"زرقا کہاں ہے فرحان۔۔۔"ندا نے پریشانی سے پوچھا

"وہ۔۔۔ندا۔۔میں زرقا کو لینے سکول گیا تو۔۔انہوں نے کہا کہ اسے پہلے ہی کوئی لے گیا ہے۔۔۔"فرحان کی بات سن کر ندا کے پیروں کے نیچے سے تو جیسے ذمین ہی نکل گئی

---

www.novelsclubb.com

"فرحان تم نے صحیح سے دیکھا نا پرنسپل سے پوچھا ہو سکتا ہے وہ وہیں بیٹھے تمہارا انتظار کر رہی ہو۔۔۔"ندا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اسے ڈر تھا کہ اگر عمر اس کو لے گیا تو وہ زرقا کو کبھی واپس نہیں کرے گا اور اس کیلیے تو اب اسکی زندگی کا کل

سرمایہ زرقا ہی رہ گئی تھی سب کو کھو کر اب وہ اسے نہیں کھونا چاہتی تھی

"میں نے کافی دیر اسے ڈھونڈا پرنسپل سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی بتایا کہ۔۔۔اسے مجھ سے پہلے ہی کوئی لے گیا ہے۔۔۔"

اس کی بات سن کر ندا کا ہاتھ ماتھے پر گیا

"اسے ضرور عمر لے گیا ہوگا۔۔۔"اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبا لیا

فرحان نے مدد طلب نظروں سے اریبہ کو دیکھا

"آپی آپ پریشان مت ہوں۔۔ہم ڈھونڈ لیں گے زرقا کو۔۔"اریبہ نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دی

"فون۔۔۔میرا فون کدھر ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

"میں لے کر آتی ہوں آپکا فون۔۔۔۔"اریبہ اسے وہیں چھوڑتی اندر کی طرف بھاگی کچھ دیر کے بعد وہ اندر سے اس کا فون اٹھا کر لائی

ندا نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور عمر کو کال ملائی اریبہ کو ایسے دوڑتا دیکھ کر باقی لوگ بھی باہر آ چکے تھے

"کیا ہوا ہے بیٹا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

"وہ چاچی۔۔۔"اریبہ نے انہیں دیکھ کر پھر ندا کی طرف دیکھا سب اب ندا کی طرف متوجہ تھے

عمر اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا موبائل بجنے لگا موبائل پر ندا کا نام دیکھ کر پہلے تو وہ حیران ہوا اور پھر جلدی سے کال پک کی

"عمر میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔"اس کے کال پک کرتے ہی ندا نے پہلا سوال کیا خلاف توقع سوال سن کر عمر نے سوالیہ انداز میں آنکھیں میچی

"کیا مطلب۔۔۔بیٹی کہاں ہے۔۔۔"وہ نا سمجھی سے بولا

"مجھے پتہ ہے عمر زرقا کو تم ہی سکول سے لے کر گئے ہو۔۔میری بیٹی کو ابھی اسی وقت میرے پاس لے کر آؤ تمہارا کوئی حق نہیں ہے اس پر۔۔۔"وہ دھمکی آمیز

لہجے میں بولی عمر کا تو جیسے دماغ ہی ہل گیا ہو

"یہ کیا کہہ رہی ہو ندا۔۔۔میں کیوں زرقا کو لے کر جاؤں گا۔۔۔"

"ڈرامے مت کرو مجھے پتہ ہے وہ تمہارے پاس ہی ہے۔۔۔"وہ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

جیسے خود کو ہی تسلی دے رہی ہو

"ندا مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ سکول گئی ہے۔۔۔اور اگر وہ میرے پاس ہوتی بھی تو مجھے تم سے چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔"عمر نے اپنی طرف سے سب واضح کیا ندا کو تو جیسے چپ لگ گئی ہو

www.novelsclubb.com

"اور کہاں ہے زرقا ندا۔۔۔ہیلو۔۔۔"عمر الٹا اس سے ہی سوال کرنے لگا لیکن ندا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی

"ہیلو ندا۔۔ندا مجھے بتاؤ میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔"دوسری طرف سے عمر چیخ چیخ کر اس سے پوچھے جا رہا تھا

"ندا مجھے بتاؤ نہیں تو میں وہیں آ جاؤں گا۔۔۔"ندا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کال کٹ کی

آنکھوں سے زرقا کا سوچ کر آنسو جاری ہو گئے تھے

"کیا ہوا بیٹا کیا کہہ رہا تھا عمر۔۔۔"حمیدہ بیگم نے پریشانی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"زرقا عمر کے پاس نہیں ہے۔۔۔"اس نے سب کو دیکھ کر کہا

"پتا نہیں کہاں ہو گی میری بیٹی۔۔۔"رونے میں اب شدت آ گئی تھی

"آپ لوگ پریشان مت ہوں ہم اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں مل جائے گی وہ۔۔"فرحان نے ندا کو دیکھ کر کہا ساتھ ہی اریبہ کو اسے اندر لے کر جانے کا اشارہ کیا

"آپی چلیں اندر۔۔فرحان بھائی اور حیدر ڈھونڈ لیں گے زرقا کو۔۔۔"اس نے ندا کو اٹھاتے ہوئے کہا

"فرحان میری بیٹی کو ڈھونڈ کر لاؤ۔۔۔" وہ روتے ہوئے فرحان کی طرف بڑھی

"ہم ڈھونڈ لیں گے اسے تم پریشان مت ہو۔۔۔" فرحان نے اسے تسلی دی اریبہ اسے لے کر اندر کی طرف چل پڑی حیدر اور فرحان کے علاوہ باقی لوگ بھی اس کے ساتھ جا چکے تھے

"میں خود چھوڑ کر آیا تھا اسے اب پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔۔" فرحان نے ایک گہرا سانس لے کر کہا ساتھ ہی مشکوک نظروں سے حیدر کو دیکھا جو انہیں اندر جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

ان کے اندر جانے کے بعد حیدر نے نظریں فرحان کی طرف گھمائیں جو ابھی بھی شکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو مجھے۔۔۔" وہ خود کو نارمل رکھتے ہوئے بولا

"دیکھ اگر تو نے کچھ کیا ہے نا تو پہلے ہی بتا دے۔۔۔۔" وہ اسے انگلی دکھا کر بولا

"میں کیوں کچھ کروں گا مجھے کیا مل جائے گا۔۔۔۔" حیدر نے کندھے اچکا کر کہا

فرحان نے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا فون نکال کر نمبر ملانے لگا

"کس کو کال کر رہے ہو۔۔۔" حیدر نے اسے کال ملاتا دیکھ کر سوال کیا

"ذوہیب کو۔۔"

"ہمم۔۔۔ میرے خیال سے پولیس کو انوالو کر لینا چاہیے۔۔۔ تو تم ذوہیب کو بلاؤ میں شامعون کو بلاتا ہوں۔۔" یہ کہ کر وہ چلتے ہوئے شامعون کو کال ملانے لگا

کچھ دیر کے بعد ذوہیب اور شامعون وہاں آئے فرحان جلدی سے ان کی طرف بڑھا حیدر بھی اس کے ساتھ چلا

www.novelsclubb.com

"ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے ہمیں الگ الگ ہو کے ڈھونڈنا ہے۔۔۔ اور شامعون تم۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتے فرحان نے بات شروع کی

"میں نے تھانے خبر کر دی ہے وہ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔" فرحان نے اس کا کندھا

تھپتپا کر اثبات میں سر ہلایا

شامعون کی نظریں اب حیدر پر پڑیں

حیدر نے نظروں ہی نظروں میں اسے دیکھ کر سوالیہ نظروں میں بھنویں اچکائیں

شامعون نے فرحان اور ذوہیب سے نظر بچا کر آنکھیں بند کر کے اثبات میں سر ہلایا

"چلو۔۔۔"فرحان نے گاڑی کی طرف جاتے ہوئے کہا

حیدر اور شامعون ایک گاڑی میں جبکہ فرحان اور ذوہیب دوسری گاڑی میں بیٹھ گئے

www.novelsclubb.com

دوسری طرف عمر بھی اپنے طریقے سے زرقا کو ڈھونڈ رہا تھا گھر میں ندا الگ پریشان ہو رہی تھی اور سب اسے سنبھالنے میں لگے تھے

شام تک فرحان اور ذوہیب ناامید ہو کر لوٹے

ندا انہیں دیکھ کر ان کی طرف بڑھی

"فرحان۔۔۔زرقا کہاں ہے۔۔۔"وہ فرحان سے سوال کرنے لگی جس کے جواب میں اس نے سر جھکا لیا

"نہیں۔۔میری بیٹی ڈھونڈ کر لاؤ۔۔۔ڈھونڈ کر لاؤ میری زرقا کو۔۔۔"اس نے چیخ کر بولا اور رونا شروع کر دیا

حدیبہ اسے سنبھالنے لگی

"ذوہیب۔۔۔حیدر کہاں ہے۔۔۔"اریبہ نے ذوہیب سے آ کر پوچھا

"آ رہے ہیں وہ بھی۔۔انہیں بھی کچھ نہیں پتہ چلا۔۔۔"ذوہیب نے افسردگی سے کہا

www.novelsclubb.com

ابھی وہ لوگ وہیں کھڑے تھے جب عمر اندر آیا اریبہ نے اسے دیکھ کر منہ پھیر اوہ بغیر کسی کو کچھ بولے ندا کی طرف آیا

"ندا۔۔زرقا کہاں ہے۔۔۔"وہ اس سے اپنی بیٹی کے بارے میں سوال کر رہا تھا اور ندا مجرموں کی طرح اس کے سامنے کھڑی تھی ناراضگی اپنی جگہ تھی لیکن ندا ابھی

اس کو اپنی غلطی مان رہی تھی

"میری بیٹی کہاں ہے ندا۔۔۔"اب کی بار تحمل سے سوال کیا گیا

"مجھے نہیں پتہ وہ کہاں چلی گئی ہے۔۔۔"ندا نے روتے ہوئے کہا

عمر نے اپنا رخ پھیرا ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کیا ہونٹ بھینچے وہ بمشکل خود کو رونے سے روک رہا تھا یہ سوچ کر ہی وہ ڈر رہا تھا کہ اس کی بیٹی کس حال میں ہو گی

اب اسے اپنے گناہ یاد آنے لگے اسے ہر وہ لمحہ یاد آنے لگا جب اس نے اریبہ کو غلط نظر سے دیکھا تھا وہ دل ہی دل میں اس سب کا ذمہ دار خود کو ہی سمجھ رہا تھا بے اختیار اس کی نظریں اریبہ پر پڑیں

www.novelsclubb.com

اس نے ایک لمبی سانس لیے اور چلتا ہوا اریبہ کے سامنے کھڑا ہوا سب حیرت سے انہیں دیکھنے لگے اریبہ نے عجیب نظروں سے عمر کو دیکھا

عمر نے نظریں جھکائیں اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

"مجھے پتہ ہے میں معافی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔لیکن شاید تمہارے معاف

کر دینے سے میری بیٹی واپس آ جائے۔۔مجھے معاف کر دو اریبہ۔۔میں شیطان کے بہکاوے میں آ گیا تھا۔۔۔میرے گناہ کی سزا اب میری بیٹی کو ملنے جا رہی ہے۔۔پلیز اسے نا کردہ گناہ کی سزا ملنے سے بچا لو مجھے معاف کر دو اریبہ۔۔۔"

وہ مرد ہو کر بھی اپنی بیٹی کا سوچ کر رو پڑا تھا اریبہ کو اس پر بے اختیار ترس آیا

اس نے ندا کی طرف دیکھا جس نے اسے دیکھ کر نظریں پھیر لیں

"آپ معافی مت مانگیں بھائی میں نے معاف کیا آپ کو۔۔۔اور زرقا مل جائے گی۔۔۔"اریبہ بس اتنا ہی بول سکی

عمر نے اثبات میں سر ہلایا ایک نظر سب کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا باہر جانے کی بجائے وہ گھر کی دوسری طرف آ گیا وہاں کھڑا ہونا اب اس کیلیے محال ہو رہا تھا

ندا ابھی رونے میں دھونے میں لگی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں جب زرقا کی آواز پر وہ چونکی

"مما۔۔۔"زرقا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ رہی تھی ندا نے آنکھیں کھولیں اور بے

یقینی سے اسے دیکھا وہ اسے پکارتے ہوئے بھاگتے ہوئے اس کی طرف آ رہی تھی

ندا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھایا اور دیوانہ وار اسے چومنے لگے

زرقا کے پیچھے ہی شامعون اور حیدر بھی آ رہے تھے

"کہاں گئی تھی میری بیٹی۔۔۔"اسے پیار کرنے کے بعد ندا نے پوچھا

"مما۔۔وہ ماسک والے انکل مجھے لے گئے تھے حیدر ماموں مجھے بچا کر لے آئے

ان سے۔۔۔"زرقا نے معصوم سے لہجے میں اسے اپنی بات سمجھائی ندا نے تشکر

بھری نظروں سے حیدر اور شامعون کو دیکھا

سب نے باری باری زرقا کو پیار کیا

ذوہیب نے حدیبہ کی طرف دیکھا تو اس نے ناک چڑھا کر منہ پھیر لیا ایک گہری

مسکراہٹ نے ذوہیب کے چہرے کا احاطہ کیا

"عمر آیا تھا کیا۔۔"حیدر نے اریبہ کے پیچھے کھڑے ہو کر سر جھکا کر اس کے کان

میں سرگوشی کی

"ہاں۔۔"اریبہ نے اسے دیکھے بغیر کہا

"کہاں ہے۔۔۔"حیدر کے پوچھنے پر اس نے گیلری کی طرف اشارہ کیا

حیدر اثبات میں سر ہلاتا گیلری کی طرف بڑھا

"حیدر۔۔۔"اریبہ کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا

"میں نے معاف کر دیا ہے انہیں۔۔۔"اریبہ کی بات پر حیدر نے اثبات میں سر ہلایا اور گیلری کی طرف بڑھ گیا وہ جانتا تھا کہ اب تک تو اریبہ اسے معاف کر چکی ہو گی

"ہوں۔۔ڈرامہ چل رہا ہے نا یہاں پر تو۔۔۔"ہانی نے اریبہ کو دیکھ کر تڑخ کر کہا اور پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی اریبہ نے تعجب سے اسے جاتے دیکھا اس کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا

عمر گیلری میں کھڑا پریشانی سے کھڑا کچھ سوچ رہا تھا سامنے سے آتے حیدر کو دیکھ کر وہ ایک جگہ رکا

حیدر ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لیے چلتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا عمر اس کی مسکراہٹ کا مطلب نہ سمجھ سکا

"کیوں عمر بھائی۔۔۔امید ہے اب تو سبق آ گیا ہو گا آپ کو۔۔۔" وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر بولنے لگا

عمر نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

"اور آئندہ کسی بھی لڑکی کو لاوارث سمجھ کر اس پر گندی نظر رکھنے سے پہلے سوچ لیجیے گا کہ آپکی بھی ایک بیٹی ہے۔۔۔" وہ گھبیر لہجے میں کہتا اسے اپنی باتوں کا مفہوم سمجھا چکا تھا

www.novelsclubb.com

عمر نے کچھ کہنا چاہا جب حیدر نے اسے روکا

"جہاں تک معافی کی بات ہے تو۔۔اریبہ نے آپکو معاف کر دیا تو میں نے بھی کر دیا۔۔۔"

یہ کہ کر وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتا واپس مڑ گیا

"پاپا۔۔آپ آ گئے۔۔۔"زر قا اسکی طرف بھاگتی ہوئی آ رہی تھی عمر نے ایک نظر جاتے ہوئے حیدر کو دیکھا اور پھر گھٹنے کے بل نیچے بیٹھ کر زر قا کے سامنے بازو پھیلا دیے

زر قا نے پیار سے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کی گردن میں حمائل کیے

"پاپا۔۔اب آپ پھر چلے جاؤ گے۔۔۔"وہ معصومیت سے سوال کرنے لگی

"میں آپ کو اور مما کو لینے آؤں گا۔۔۔"اس نے زر قا کو سمجھاتے ہوئے کہا

"زر قا۔۔۔"

اتنے میں ندا زر قا کو بلاتی وہاں آئی

عمر کو دیکھ کر اسکا چہرہ سپاٹ ہوا

"زر قا بیٹا۔۔کچھ کھا لو آ کر۔۔۔"اس نے زر قا کو عمر سے الگ کرتے ہوئے کہا اور اسے اپنی گود میں اٹھایا

عمر زمین کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا اور پھر ندا کی طرف دیکھا

"ندا۔۔"

"معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں اریبہ نہیں ہو جو اتنی آسانی سے آپ کو معاف کر دوں گی۔۔۔"وہ ضبط سے کہتی زرقا کو لیے وہاں سے چلی گئی

عمر کو ناامید ہی وہاں سے لوٹنا پڑا

شام کے کھانے کے بعد حدیبہ اپنے کمرے میں بیٹھی ذوہیب کے آنے کا انتظار کر رہی تھی وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہاتھوں پر لوشن لگاتی کبھی اپنے اور کبھی ذوہیب کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی

www.novelsclubb.com

کبھی وہ خود کو اور کبھی ذوہیب کو غلط کہہ رہی تھی

وہ ابھی انہیں سوچوں میں تھی جب ذوہیب دروازہ کھول کر اندر آیا اسے سوچوں میں گم دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھا اور اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے اپنے حصار میں لیا حدیبہ ایک دم سے چونکی تھی

"ابھی تک ناراض ہیں محترمہ۔۔۔"وہ شیشے میں اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا

"مجھے کیا حق ہے ناراض ہونے کا سارے حق صرف آپکو ہی تو حاصل ہیں۔۔۔"وہ ناراضگی سے بولی

یہ کہ کر اس نے خود کو ذوہیب کے حصار سے آزاد کروایا اور چلتی ہوئی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی

"افففف ٹیپیکل بیوی۔۔۔"ذوہیب اسے لقب سے نوازتا اس کے ساتھ آکر بیٹھا

"اچھا آج مان جاؤ کل پھر ناراض ہو جانا۔۔۔"وہ اسے مناتے ہوئے بولا

"آپ نے سمجھا کیا ہوا ہے مجھے میں کوئی کھلونا ہوں جب چاہا منا لیا جب چاہا ناراض کر دیا۔۔۔"وہ اب صحیح معنوں میں غصہ ہوئی تھی

"حدیبہ۔۔اب تم خود مجھے غصہ دلا رہی ہو اور میں تم پر غصہ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"وہ کوفت سے بولا

"آپ بدل گئے ہیں ذوہیب۔۔۔"حدیبہ نے صدمے سے اسے دیکھ کر کہا

"اچھا۔۔۔"ذوہیب نے سیدھا سا جواب دیا اور چادر لے کر لیٹ گیا

حدیبہ اس کے رویے پر بے آواز رونے لگی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانی ٹیرس پر کھڑی ٹھنڈی ہوا کھا رہی تھی اسے پتی تھا فرحان یہیں آئے گا

کچھ دیر کے بعد فرحان اوپر آیا ہانی کو وہاں دیکھ کر ایک خوشگوار مسکراہٹ اس کے

چہرے پر آئی وہ چلتا ہوا اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوا

"اہمم اہمم۔۔۔"فرحان نے گلا کنگھارا جس پر ہانی اس کی طرف متوجہ ہوئی

"آ گئے آپ۔۔"وہ چہرے پر مسکراہٹ لا کر بولی

"اچھا تو میرا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔"دل تو اس کا خوشی سے اچھل پڑا تھا ابھی وہ

اپنے جذبات قابو کرتے ہوئے بولا

"ہمم۔۔۔"ہانی سامنے دیکھنے لگی

"ویسے بہت سکون ہے اس جگہ۔۔۔ہم شادی کے بعد ایک ٹائم فکس کریں گے

جس ٹائم پر ہم روز یہاں آئیں گے۔۔۔"

ہانی کی بات پر فرحان نے حیرت اور تعجب کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا مسکراہٹ کبھی اس کے چہرے پر آ رہی تھی اور کبھی جا رہی تھی ہانی نے جواباً مسکرا کر اسے دیکھا

"کیا ہوا۔۔۔" وہ اس کے تاثرات دیکھ کر پوچھنے لگی

"مجھے یقین نہیں ہو رہا یہ سب اتنی آسانی سے۔۔۔۔" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ کر خوشگوار حیرت سے ہانی کو دیکھا

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا تھا کہ کوئی اتنے عرصے تک کیسے خاموش محبت کر سکتا ہے۔۔۔ تم نے تو کبھی مجھے شک بھی نہیں ہونے دیا۔۔۔" اس کی بات فرحان کوئی جواب دیے بغیر اسے دیکھنے لگا

"میں نے بہت سوچا ہے اس بارے میں اور ہر دفعہ اسی نتیجے پر پہنچی کہ تم میرے لیے ایک اچھا انتخاب ہو۔۔۔"

"تھینکیو ہانی۔۔۔" وہ تقریباً اچھلا تھا ہانی اس کے اچھلنے پر کھلکلا کر ہنسی اور فرحان کو لگا جیسے اس کی دعائیں قبول ہو چکی ہیں

گھر جلدی جانے کی کوشش کرنے کے باوجود شامعون لیٹ ہو چکا تھا اسے لگا کہ مسکان اب تک سو چکی ہو گی

وہ اپنے کمرے میں آیا

مسکان بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی شامعون نے ایک نظر اسے دیکھا اور چلتے ہوئے اسکے ساتھ آ کر دراز ہو گیا اس کی نظریں بھی اب چھت پر تھیں

"مسکان۔۔۔" اسکے بلانے پر مسکان نے کوئی جواب نہ دیا

"ناراض ہو مجھ سے۔۔۔" شامعون نے پھر سے سوال کیا

"آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔" اس کی آواز حد سے زیادہ بھاری تھی جس کا مطلب تھے کہ وہ آج بہت روئی ہے

شامعون نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی انگلیوں۔میں انگلیاں پھسائیں مسکان نے کوئی ری ایکشن نہ دیا

"معاف نہیں کر سکتی کیا۔۔۔"

"آپ نے معاف کیا مجھے۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی

"شامعون آپ کیوں مجھے غلط سمجھتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے رویے کی صفائی مانگنے لگی

"میں تمہیں غلط نہیں سمجھنا چاہتا لیکن جب تمہیں اس کے ساتھ تصور کرتا ہوں تو خود کھولتا ہے میرا۔۔۔"بے اختیاری میں اس نے دانت پیسے

"آپ کو کیا لگتا ہے میں اس ہوٹل میں اس سے ملنے گئی تھی۔۔۔"مسکان اس کے چہرے کو دیکھ کر بولی

"تو پھر کس لیے گئی تھی۔۔۔"وہ بھی اب اسے دیکھ رہا تھا

مسکان نے پھر چھت کو گھورا

"اس واقعے سے دو دن پہلے میری فراز سے بات ہونا شروع ہوئی تھی وہ میری

دوست کا بھائی تھا میری دوست نے ہی اس کو میرا نمبر دیا تھا۔۔۔اس دن اس نے مجھے اپنی برتھڈے پارٹی پر بلایا تھا اس نے کہا تھا کہ اس کے اور فرینڈز بھی ہونگے وہاں۔۔۔لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اور پھر۔۔۔"اتنا کہ کر وہ چپ ہوئی شامعون نے حیرت سے اسے دیکھا ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر تکیے پر گرا تھا

"لیکن مسکان تم نے مجھے۔۔۔"

"سو جائیں شامعون مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"وہ کچھ کہنے ہی والا تھا جب مسکان نے اس کی بات کاٹی اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کروٹ بدل لی

شامعون میں اس وقت اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس کو منا سکے اپنے رویے کا سوچ کر وہ خود کو اس قابل نہیں سمجھ رہا تھا

صبح سات کے قریب ذوہیب کی آنکھ کھلی اس نے کروٹ بدلی اور اپنے پاس پڑی

حدیبہ کو دیکھا اسے بے اختیار اس پر پیار آیا

اپنے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولا

"تم کیوں مجھے غصہ دلاتی ہو میں تم پر غصہ نہیں کرنا چاہتا میری جان۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے زرا سا سر اٹھا کر اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی حدیبہ ہلکا سا کسمسائی ادھ کھلی آنکھوں سے ذوہیب کو اپنے قریب دیکھا

اچانک ہی اسے رات کا واقعہ یاد آیا وہ سٹپٹا کر اٹھی ذوہیب بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا

حدیبہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر کر جانے لگی وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی

www.novelsclubb.com

"حدیبہ رکو۔۔۔" ذوہیب جلدی سے نیچے اترا اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

حدیبہ رکی لیکن نظریں اٹھا کر اسے نا دیکھا

"ناراض ہو کر تو تم اور بھی پیاری لگتی ہو۔۔۔" وہ ایک قدم اس کی طرف بڑھاتا اسے دیکھ کر محبت بھرے لہجے میں بولا

"میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔اور آپ دور رہیں مجھ سے۔۔۔" وہ دو قدم پیچھے ہو کر اسے ہاتھ سے روک کر بولی

"کیوں دور رہوں میں تم سے۔۔۔" وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

"آپ ان کے پاس جائیں جو آپ کو مجھ سے زیادہ عزیز ہیں۔۔۔۔"

لہجے میں جہاں بھر کی افسردگی تھی اس کے چہرے پر چھائے صدمے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ذوہیب کی رات کی باتوں نے اسے کتنا دکھ دیا ہے

"ابھی بھی تمہارا اشارہ اپنی طرف ہی ہے۔۔۔" وہ اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے بولا حدیبہ کا اداس چہرہ اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا ابھی گڑگڑا کر اس سے اپنے رویے کی معافی مانگے لیکن مرد ہونے کا بھرم بھی تو رکھنا تھا

"جی نہیں میرا اشارہ آپکے پیارے آفس اور لیپ ٹاپ کی طرف ہے جن کے بغیر آپ رہ نہیں سکتے۔۔۔۔"

اس کی بات پر ذوہیب نے لب بھینچے حدیبہ کو یہ اندازہ شادی کے بعد ہی ہوا تھا کہ ذوہیب غصے کا بہت تیز ہے

"حدیبہ۔۔حدیبہ۔۔۔مجھے غصہ مت دلاؤ میری جان۔۔۔"وہ خود پر ضبط کر کے ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھتے ہوئے بولا

حدیبہ نے اس کی بات پر تعجب سے اسے دیکھا

"چھوڑیں مجھے۔۔۔جب دل کیا غصہ اتار لیا جب دل کیا پیار جتا لیا۔۔۔ایسا پیار نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی ذوہیب جے کوئی مذاحمت نہ کی اور اپنے نچلے لب کو ہونٹوں میں دبا کر کنٹرول کرتے سائیڈ پر ہو گیا حدیبہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور اس کے پاس سے چلتی ہوئی باہر نکل گئی

ذوہیب نے کمرے کی چھت کو گھور کر ایہ گہرا سانس لیا اور آفس کیلیے تیار ہونے چلا گیا

آج حدیبہ کو منانے کیلئے اس کا آفس نا جانے کا پلین تھا لیکن حدیبہ کا رویہ دیکھنے کے بعد اب اس کا ارادہ بدل چکا تھا

شامعون پولیس نے جانے کیلیے تیار کھڑا تھا وہ کب سے کھڑا مسکان کا کمرے میں آنے کا انتظار کر رہا تھا جو اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ کر باہر جا چکی تھی

تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد مسکان ناشتے کیلیے اسے بلانے کمرے میں آئی

"امی بلا رہی ہیں آپ کو ناشتہ کر لیں جا کے۔۔۔" وہ اس کو دیکھے بنا کہ کر بیڈ کے ایک کونے میں اس سے منہ پھیر کر بیٹھ گئی

"تم نے کر لیا ناشتہ۔۔۔" وہ اس کی پشت کو گھور کر بولا

"نہیں۔۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔" اس نے بے رخی سے جواب دیا

اس کے جواب میں شامعون خاموش ہوا

"اچھا مسکان۔۔۔" کچھ سوچ کر وہ دوبارہ بولا

"ہمم۔۔۔"وہ سوالیہ انداز میں منمنائی

"یہ میرا موبائل تو اٹھاؤ تمہارے ساتھ پڑا ہے۔۔۔"شامعون نے عام سے لہجے میں کہا

مسکان نے بنا کچھ کہے اس کا موبائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا

موبائل لیتے وقت اس نے جان بوجھ کر مسکان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ٹچ کیا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا جو بلکل سپاٹ تھے

مسکان نے ایسے ظاہر کیا جیسے اس نے کچھ محسوس ہی نہ کیا ہو

شامعون کو اس وقت اس سے بات کرنا صحیح نہ لگا وہ ہار مانتے ہوئے بغیر کچھ کہے کمرے کا دروازہ ادھ کھلا چھوڑ کر کمرے سے باہر آیا

"امی۔۔۔"اس نے کمرے کے باہر کھڑے بلند آواز میں نصرت بیگم کو پکارا لیکن نظریں دروازے کی اوٹ سے مسکان پر تھیں

نصرت بیگم جو اس کے ناشتے پر آنے کا انتظار کر رہی تھیں اس کی آواز پر کچن سے

باہر جھانک کر اسے دیکھا اس کی نظریں کمرے میں دیکھ کر ایک مسکراہٹ ان کے چہرے پر آئی

"امی۔۔۔۔میں آج لنچ ٹائم آؤں گا لنچ ہم باہر کرنے جائیں گے۔۔۔اچھا سا تیار ہوییئے گا۔۔۔"وہ نصرت بیگم کی آڑ میں مسکان کو کہتا ایک آخری نظر اسے دیکھ کر باہر کی طرف چل پڑا

مسکان نے دروازے کی اوٹ میں سے اسے جاتے دیکھا اس کے جانے کے بعد مسکان نے اٹھ کر دروازہ بند کیا

اس کا ابھی شامعون کو اچھی طرح سبق سکھانے کا ارادہ تھا اتنی آسانی سے وہ اسے معاف کرنے والی نہیں تھی

گھر میں موجود سب لوگ حمیدہ بیگم کے کمرے میں موجود تھے سوائے ذوہیب کے سب وہاں موجود تھے

"خالدہ کے جانے کے بعد ندا اور اریبہ بلکل اکیلی ہو گئیں ہیں ندا آج نہیں تو کل اپنے گھر واپس چلی جائے گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کے جانے کے بعد اریبہ اور بھی زیادہ اکیلی ہو جائے گی۔۔۔۔"

ندا نے حمیدہ بیگم کی بات پر گہری سانس لے کر نظریں آس پاس گھمائیں

وہ مزید بولیں

"اسی لیے ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اریبہ اور حیدر کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔۔میری تو بہت خواہش تھی میں اپنے حیدر کی شادی دھوم دھام سے کروں لیکن ابھی یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل ہی اریبہ اور حیدر کا نکاح کروا دیں۔۔۔لیکن۔۔۔"

بات کہ کر وہ رکیں سب اب انہیں ہی دیکھ رہے تھے

"ہم ہانی کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔۔۔تو اگر ہانی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہم ساتھ ہی ہانی اور فرحان کا بھی نکاح کر دیں گے۔۔۔۔"ان کی بات پر اریبہ نے خوش ہو کر

فرحان کی طرف دیکھا وہ اریبہ کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا

اب سب لوگوں کی نظریں ہانی پر ٹکی تھیں

"بتاؤ بیٹا تم راضی ہو فرحان سے نکاح کیلئے۔۔۔۔"حمیدہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

ہانی نے پہلے ایک نظر رابیہ بیگم کو دیکھا اور پھر شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

اس کی ہاں پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی حدیبہ چاہ کر بھی نہ مسکرا پائی

"تو پھر ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔بیشک نکاح سادگی سے ہو گا لیکن ہم اپنے کچھ ارمان تو پورے کریں گے نا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا

"اور ہاں رابیہ۔۔۔مسکان کے سسرال والوں کو بھی بلا لینا یاد سے۔۔۔"حمیدہ بیگم کی یاد دہانی کروانے پر رابیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا

نکاح جن حالات میں ہو رہا تھا اس میں دھوم دھام تو ممکن نہیں تھی لیکن سب ہی اس کیلیے ایکسائیٹڈ تھے اور سب سے زیادہ اریبہ۔۔۔کیونکہ اس کی تو دلی خواہش

پوری ہونے جا رہی تھی

لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ اس کی خوشیوں کو اس تک پہنچنے سے پہلے ہی نظر لگ چکی ہے

دوپہر ہو چکی تھی شامعون لنچ ٹائم پر مسکان کے ساتھ باہر لنچ پر جانے کا سوچ کر گھر آیا اسے پتہ تھا وہ اس کیلیے تو نہ نہیں کرے گی

وہ خوش خوش سا گھر پہنچا وہ اس امید سے کمرے میں آیا کہ مسکان اس کیلیے تیار ہوئی بیٹھی ہو گی

www.novelsclubb.com

لیکن کمرے میں کسی کو نہ پا کر اسے حیرانی ہوئی

اس نے پورے کمرے میں نظریں دوڑائیں واشروم کا دروازہ بھی کھلا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ وہاں بھی نہیں ہے

اس کو ڈھونڈنے کی غرض سے وہ نصرت بیگم کے کمرے میں گیا

"امی۔۔۔"اس نے دروازے میں سے جھانک کر انہیں بلایا

"جی۔۔۔۔"

نصرت بیگم جو بیڈ پر رکھے اپنے کپڑے تہ کر رہی تھیں اس کی طرف متوجہ ہوئیں

وہ اندر آیا اور چلتے ہوئے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا

"امی وہ مسکان نہیں دیکھ رہی۔۔۔اپنے کمرے میں بھی نہیں ہے مجھے کچھ کام تھا

اس سے۔۔۔"اسنے ایسے ظاہر کیا کہ وہ مسکان کے بارے میں صرف کام کیلئے

پوچھ رہا ہے

لیکن نصرت بیگم اس کی بات کا مقصد سمجھ چکی تھیں

"بیٹا وہ۔۔۔کل مسکان کی بہن کا نکاح ہے تو اس کیلئے وہ اپنے گھر گئی

ہے۔۔۔"نصرت بیگم نے اس کے افسردہ چہرے کو دیکھ کر کہا اس لمحے انہیں اپنے

بیٹے پر بہت ترس آیا

"نکاح ہے۔۔۔بتایا نہیں اس نے۔۔۔"

"بیٹا ایمرجنسی میں ہوا ہے سب اسے خود آج پتہ چلا ہے۔۔۔"

نصرت بیگم نے اسے تسلی دینی چاہی

"اچھا۔۔۔کس کے ساتھ گئی ہے۔۔۔۔"وہ بمشکل آواز نکال سکا

تھوڑی دیر پہلے اس کے چہرے پر جو خوشی تھی وہ اب جا چکی تھی

"حیدر آیا تھا اسے لینے۔۔۔تم پریشان نہیں ہو کل نکاح کے وقت ہم بھی چلے جائیں گے۔۔۔"وہ اسے خوش کرنے کیلئے بولیں

"ہمم۔۔۔۔"صرف اتنا ہی کہہ کر وہ ناامید واپس لوٹ گیا

www.novelsclubb.com

آج نکاح کا دن تھا سادگی سے ہونے کے باوجود سب لوگ تیاریوں میں لگے تھے

کل ہی حدیبہ اور مسکان اریبہ اور ہانی کو ساتھ لے کر ان کا نکاح کا جوڑا لے کر آئی

تھیں اریبہ تو خوشی سے پاگل ہوئے جا رہی تھی اسے تو جیسے یقین نہیں آ رہا تھا اور ندا اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

ہانی کو تیار کرنے کے بعد ندا اریبہ کو تیار کر رہی تھی

مسکان ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی اپنے کپڑے تو وہ جلدی جلدی میں گھر ہی بھول آئی تھی رابیہ بیگم کمرے میں آئیں

"مسکان بیٹا۔۔۔"ان کے بلانے پر مسکان نے گردن گھما کر انہیں دیکھا

"تمہارے سسرال والے آئے ہیں زرا ان کے ساتھ بیٹھو جا کر۔۔۔۔"وہ اسے ہدایت کرتے ہوئے بولیں

مسکان نے اثبات میں سر ہلایا ایک نظر اریبہ کو دیکھا اور کمرے سے باہر آئی

نصرت بیگم اور شامعون گھر سے اس کے کپڑے بھی اٹھا کر لائے تھے

حدیبہ نصرت بیگم اور شامعون کو مل رہی تھی مسکان شامعون کو اگنور کرتی چلتے ہوئے سیدھا نصرت بیگم کے پاس آئی

"امی۔۔میرے کپڑے لائیں ہیں۔۔۔"وہ ان کے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی

"ہاں وہ شامعون کے پاس ہیں نا۔۔۔"نصرت بیگم نے ہاتھ کا اشارہ شامعون کی طرف کرتے ہوئے کہا

مسکان کو نا چاہتے ہوئے بھی شامعون کی طرف مڑنا پڑا شامعون نے ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھایا

اتنے میں ذوہیب ان سب سے ملنے آیا

"حدیبہ ایک منٹ کمرے میں آنا۔۔۔"سب کو مل کر حدیبہ کو بلا کر وہ کمرے کی طرف چلا گیا

www.novelsclubb.com

"میں ابھی آتی ہوں۔۔۔"حدیبہ ان سے ایکسکیوز کرتی وہاں سے اٹھ کر ذوہیب کے پیچھے چل پڑی

حمیدہ بیگم نصرت بیگم کے ساتھ آکر بیٹھیں تھیں

"مسکان۔۔۔"مسکان اس کے ہاتھ سے شاپر لے کر واپس مڑی تھی جب

شامعون نے اسے پکارا

"جی۔۔" وہ مڑ کر اس انداز سے بولی جیسے ان کے درمیان کچھ ہوا ہی نہ ہو

"تم مجھے بتائے بغیر ہی آ گئی۔۔ لنچ کا کہا تھا میں نے تمہیں۔۔" مسکان نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا اس کے ایک دن کی بے رخی نے ہی شامعون کا چہرہ بے رونق کر دیا تھا

"لنچ کا شاید آپ نے امی کو کہا تھا میں تو اسی لیے آ گئی۔۔۔"

وہ سپاٹ سے لہجے میں کہتی مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے چل پڑی شامعون نے لب کاٹ کر اسے جاتے دیکھا

www.novelsclubb.com

"آنٹی حیدر کہاں ہے۔۔۔" شامعون نے حمیدہ بیگم سے پوچھا

"بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہی ہو گا۔۔۔" حمیدہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا وہ انہیں دیکھ کر سر کو خم دیتا حیدر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

ذوہیب کمرے کا دروازہ بند کیے اندر آیا اس کے پیچھے ہی حدیبہ کمرے میں آئی

دروازہ بند کیا اور وہیں ہاتھ باندھ کر کھڑی پوچھنے لگی

"جی۔۔۔"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

ذوہیب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی

"ادھر تو آؤ۔۔۔"وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف لایا

"جی بولیں۔۔۔"وہ اپنے تئیں روکھے لہجے میں بولی لیکن دل میں یہ ڈر بھی تھا کہ

کہیں وہ اور زیادہ ناراض نہ ہو جائے

"یہ دیکھو۔۔۔میں اپنی جان کیلیے کیا لایا ہوں۔۔۔"اس نے پینٹ کی جیب میں

سے ایک ڈبی نکال کر حدیبہ کے سامنے کی

حدیبہ نے ڈبی کو اور پھر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

ذوہیب نے وہ ڈبی کھولی اس میں ایک نیکلیس تھا جس پر سفید رنگ کے نگ لگے

ہوئے تھے

"یہ تمہارے لیے لایا ہوں۔۔۔"ذوہیب نے اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا

حدیبہ نے حیرت سے خوش ہوتے ہوئے پہلے نیکلس کو اور پھر اسے دیکھا

"بہت خوبصورت ہے یہ۔۔"وہ خوش ہوتے ہوئے بولی سارا غصہ ایک پل میں ہوا ہوا تھا

"تم پر اور بھی زیادہ خوبصورت لگے گا۔۔۔۔"یہ کہ کر وہ اسے شیشے کے سامنے لے گیا اور اس کے پیچھے کھڑے ہو کر وہ نیکلس اس کے گلے میں پہنایا

"تم پر نسس سے بھی کوئی آگے کی چیز لگ رہی ہو۔۔۔"

وہ اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر شیشے میں اسے دیکھ کر مسکرایا

"تھینکس ذوہیب۔۔۔"حدیبہ نے ہاتھ سے نیکلس کو چھوا اور مشکور نظروں سے اسے دیکھا

ذوہیب نے کندھوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے بولا

"تھینکس کیوں۔۔۔بیویوں کو گفٹ دینا تو شوہر کا فرض ہوتا ہے نا۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر مسکرایا

"سوری ذوہیب۔۔میں کل کچھ زیادہ ہی بول گئی۔۔۔"وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی

"نہیں۔۔۔تمہاری غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی غصہ کر گیا تھا۔۔۔"وہ چہرے پر ندامت لیے بولا

"چلیں اٹس اوکے۔۔۔"حدیبہ نے کندھے اچکا کر ایسے کہا جیسے ساری غلطی ہی ذوہیب کی تھی اور پھر اپنی ہنسی دبائی

www.novelsclubb.com

"اٹس اوکے ٹو۔۔۔"ذوہیب نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا

"اچھا چلیں ہر جگہ شروع نہ ہو جایا کریں۔۔۔میں چلتی ہوں مجھے بہت کام ہیں۔۔۔"وہ ذوہیب کی بڑھتی گستاخیوں سے ڈر کر اسے خود سے دور کرتی جلدی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی

"سارے حساب چکتا ہونگے بیگم۔۔۔" وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا

"دیکھتے ہیں۔۔۔" وہ بے نیازی سے کہتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی ذوہیب نے مسکرا کر اسے جاتے دیکھا

حیدر تیار ہوا اپنے کمرے میں کھڑا تھا کریمی کلر کے کرتا شلوار میں ہاتھ پر گھڑی باندھے چہرے پر مسکان لیے وہ آج اریبہ کے دل میں اترنے کو تیار تھا

"میں آسکتا ہوں دلہے میاں۔۔" شامعون نے دروازہ کھٹکا کر اندر آنے کی اجازت مانگی

www.novelsclubb.com

"آجاؤ آجاؤ۔۔۔" حیدر نے اپنے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا جو دوبارہ اس کے ماتھے پر گر چکے تھے

"بڑے خوش لگ رہے ہو۔۔۔"

"ظاہر ہے پسند کی شادی ہے تمہاری طرح ارینج میرج تھوڑی نا کر رہا

ہوں۔۔۔"حیدر نے شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم سے کس نے کہا میں نے ارینج میرج کی تھی۔۔"شامعون سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"تم کونسا پہلے سے جانتے تھے مسکان کو۔۔"وہ اپنے کالر سیٹ کرتے ہوئے بولا

اس کی بات پر شامعون خاموش ہوا

"اچھا دوسرا دلہا کہاں ہے۔۔۔۔"وہ کچھ سوچ کر حیدر سے بولا

"یہاں ہیں دولہا صاحب۔۔"اس سے پہلے کہ حیدر کوئی جواب دیتا ذوہیب فرحان کو لیے کمرے کے اندر آیا

www.novelsclubb.com

اس کی آواز پر دونوں نے مڑ کر انہیں دیکھا

فرحان نے آج وائیٹ کلر کا کرتا شلوار پہنا ہوا تھا جو اس کی میچور پرسینلٹی پر بہت سوٹ کر رہا تھا

"جب میری شادی ہوئی تھی تب تو بڑا کہہ رہے تھے ہم کبھی شادی نہیں کریں گے

شادی کے بڑے نقصان ہیں اب کہاں گئے نقصان۔۔۔"ذوہیب نے فرحان اور حیدر کو دیکھ کر ٹونٹ ماری

"جو چھوٹے بھائی اپنے بڑے بھائیوں کی شادی سے پہلے شادی کر لیتے ہیں نا ان کیلئے شادی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔۔۔"حیدر نے سیانا بنتے ہوئے فلسفہ جھاڑا

"واہ واہ۔۔۔واہ واہ۔۔۔"فرحان اور شامعون نے کندھا تھتپا کر اسے داد دی جس پر اس نے فرضی کالر جھاڑے

ذوہیب نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

"ہیلو بچوں۔۔۔"ندا نے دروازہ کھٹکا کر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

"جی اماں۔۔۔"سب نے یک زبان ہو کر کہا اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

ندا ان کی حرکت پر ہاتھ باندھے انہیں دیکھنے لگی

"کوئی قاضی کو بلا کر لایا ہے یا نہیں۔۔۔"اس کے پوچھنے پر چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"آپ فکر نہیں کریں۔۔ہم ابھی قاضی کو اٹھالاتے ہیں۔۔۔میرا مطلب ہے بلا لاتے ہیں۔۔۔"ذوہیب نے ہکلاتے ہوئے کہا

"جلدی بلالاؤ۔۔۔شام سے پہلے لے کر آنا انہیں۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"شامعون نے سلوٹ مار کر کہا

اس کی حرکت پر وہ مسکرا کر انہیں ہدایت کر کے واپس چلی گئی

"چلو سالے صاحب قاضی کو بلالاتے ہیں۔۔۔اب دولہے خود جاتے ہوئے تو اچھے نہیں لگیں گے نا۔۔۔"ذوہیب نے شامعون کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا

"کوئی موقع نہ جانے دینا تم۔۔۔"فرحان نے لب بھینچ کر اسے دیکھا

وہ ہستے ہوئے اسے چڑاتا شامعون کو ساتھ لیے قاضی کو بلانے چلا گیا

نکاح کا وقت ہو چکا تھا قاضی صاحب بھی آچکے تھے گھر کے صحن کے ہی ایک کونے میں دو صوفے رکھے گئے تھے ایک صوفے پر حیدر اور ایک پر فرحان بیٹھے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کے سامنے سب کے بیٹھنے کیلئے کرسیاں رکھی گئی تھیں گھر کے سبھی لوگ ان کرسیوں پر بیٹھے اریبہ اور ہانی کا انتظار کر رہے تھے

کچھ دیر بعد نداحدیبہ اور مسکان دونوں دلہنوں کو لے کر ان کی طرف آئیں

اریبہ نے آج لال رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر گولڈن کلر کا کام تھا ساتھ ہی میچنگ جیولری پہنے وہ سیدھا حیدر کے دل میں اتر رہی تھی

حیدر اسے دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا

"صبر کر لے تیری ہی ہے۔۔۔"شامعون نے اس کا کھلا منہ بند کرتے ہوئے کہا

اس نے ایک شرمندہ سی نگاہ شامعون پر ڈالی اور پھر اریبہ کو دیکھا جو اس کی طرف چلی آ رہی تھی

ہانی نے آج دودھیا رنگت کا نکاح کا جوڑا پہنا تھا جس پر ہیوی میک اپ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہوئے تھے

اسے ایک نظر دیکھ کر فرحان اس سے نظریں ہٹانا بھول گیا تھا سب کا خیال کر کے

اس نے اپنے جذبات کو قابو کیا

اریبہ کو حیدر کے ساتھ اور ہانی کو فرحان کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا

"قاضی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔"عابد صاحب کے کہنے پر نکاح شروع کیا گیا

پہلے حیدر اور اریبہ کا اور پھر ہانی اور فرہاد کا نکاح پڑھایا گیا

نکاح کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی

گھر میں ہوئی فوتگی کی وجہ سے کوئی گانا بجانا بھی نہیں ہو سکا تھا

کھانے کے بعد قاضی صاحب کو ان کے گھر پہنچایا گیا

"ہانی اریبہ آؤ تم لوگوں کو کمرے میں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔"حدیبہ نے کن اکھیوں سے حیدر اور فرحان کو دیکھ کر کہا

حدیبہ نے پاس آ کر ہانی کو اٹھایا

اریبہ اٹھنے لگی تھی جب حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"ہم اکٹھے جائیں گے۔۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا

اریبہ اسے دیکھتی ہوئی پھر سے بیٹھ گئی

"اریبہ آجاؤ۔۔۔" حدیبہ نے اسے آنے کا کہا جس پر اس نے نفی میں سر ہلا کر حیدر کی طرف اشارہ کیا

حدیبہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور ہانی کو لیے اندر چلی گئی

اس کے بعد کتنی ہی دیر سب نے ساتھ بیٹھ کر حیدر اور فرحان کو چھیڑا

اب رات کافی ہو چکی تھی

"میرے خیال سے اب ہمیں فرحان کا زیادہ امتحان نہیں لینا چاہیے۔۔۔" ندا نے فرحان کی بات کر کے سب کی طرف دیکھا

"ہاں کب سے بیچارے ہماری برداشت کر رہے ہیں اس سے پہلے کہ یہ ہمیں سنا کر چلے جائیں ہمیں انہیں خود جانے دینا چاہیے۔۔۔" مسکان نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

سب نے ایک ساتھ فرحان کی طرف دیکھا جس نے مسکرا کر سر جھکایا

"اچھا چلو اٹھ جاؤ سب۔۔۔بہت باتیں ہو گئیں جانے دو اب ان کو۔۔۔"ندا نے اٹھتے ہوئے کہا سب اس کے ساتھ ہی اٹھے

سب کا رخ اپنے اپنے کمرے کی طرف تھا

فرحان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ہانی کب سے کمرے میں بیٹھی فرحان کا انتظار کر رہی تھی

جب کافی دیر وہ نہ آیا تو وہ اسے دیکھنے کیلئے بیڈ سے اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر جانے ہی والی تھی کہ فرحان سامنے آیا

ہانی ایک دم سے رکی

اسے دیکھ کر جلدی سے الٹے قدموں کمرے میں واپس آئی

فرحان اس کے ساتھ چلتا ہوا کمرے میں آیا

"کہاں جا رہی تھی۔۔۔"وہ دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھنے لگا

www.novelsclubb.com

"آپ کو دیکھنے جا رہی تھی۔۔۔" وہ سر جھکا کر شرماتے ہوئے بولی

فرحان چلتا ہوا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا

"اچھا۔۔۔انتظار نہیں ہو رہا تھا کیا۔۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا

اس کی بات پر ہانی نے مزید گردن جھکائی

فرحان نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"آج بلکل میری سویٹ سی ہانی لگ رہی ہو۔۔۔" وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو نظروں سے جذب کر رہا تھا

ہانی اس کی بات پر مسکرائی اور شرما کر بیڈ کی طرف جانے لگی جب فرحان نے بازو سے پکڑ کر اسے روکا

"ایک منٹ۔۔۔" ہانی نے رک کر اسے دیکھا وہ اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور جیب سے چھنکتی ہوئی ایک پائل نکالی

اس نے ہانی کا پیر اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا ہانی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

فرحان نے وہ پائل اس کے پیر میں پہنائی ہانی نے پیر اٹھا کر واپس زمین پر رکھا

پائل کی چھنکار پورے کمرے میں گونجی

فرحان دوبارہ کھڑا ہوا

"تھینکیو سو مچ فرحان۔۔۔" وہ اپنے پیر کو ہلا کر پائل کی آواز سننے لگی

"مجھے یہ تمہارے لیے پسند آئی تھی۔۔۔ تمہارے پیر نے اسے اور زیادہ

خوبصورت کر دیا ہے۔۔۔" یہ کہتے وہ اس کی طرف بڑھا

ہانی ایک ایک قدم پیچھے ہوئی

"اب ایسے ہی پیچھے ہوتی رہو گی تو دیوار تک پہنچنے میں صبح ہو جائے گی۔۔۔"

اس کی بات پر ہانی نے پیچھے ہوتے قدم روکے

فرحان نے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"ہانی۔۔۔ تم بیوی ہو میری۔۔۔ شرمانا تو سمجھ میں آتا ہے یہ دور بھاگنے کی کیا

ضرورت ہے۔۔۔" وہ اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے بولا

"سوری۔۔۔"ہانی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا جب فرحان نے اس کے

ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں مقید کیا

ہانی نے پورے زور سے اس کے کرتے کو مٹھیوں میں لیا

وہ اس کے سامنے اپنے پیار کی شدت ظاہر کر رہا تھا ہانی نے بھی اسے نہ روکا کیونکہ

آج فرحان کے پاس اسے پیار کرنے کا سرٹیفیکیٹ موجود تھا

حیدر اریبہ کو لے کر کمرے کے اندر آیا

اریبہ بیڈ کی طرف جانے لگی جب حیدر نے اسے پکارا

"اریبہ رکو۔۔۔"اریبہ نے مڑ کر اسے دیکھا حیدر نے دروازے کی کنڈی لگائی اور

چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"میں لے کر جاتا ہوں نا اپنی چھوٹی سی بیوی کو۔۔"وہ جھک کر اس کے چہرے کو

دیکھتے ہوئے بولا اور اگلے ہی لمحے اس کو اپنی بانہوں میں اٹھایا

اریبہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"حیدر میں گر جاؤں گی۔۔۔"

"میں نہیں گرنے دوں گا۔۔۔" وہ اب اسے اٹھائے آہستہ آہستہ بیڈ کی طرف قدم بڑھانے لگا

اریبہ نے اپنے دونوں بازو اس کی گردن میں حمائل کیے

"ایک بات بولوں حیدر۔۔۔" وہ بڑے لاڈ سے بولی

"ہمم۔۔۔" حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ میری آپ سے شادی ہو چکی ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔" حیدر نے حیرت سے کہا اور اسے بیڈ پر بٹھایا

"تو پھر یقین دلانا پڑے گا نا تمہیں۔۔۔" وہ اپنی قمیض پر سے شیروانی اتارتے ہوئے بولا

"آآ۔۔ نہیں آجائے گا یقین بھی۔۔۔" وہ قدرے گھبراتی ہوئی بولی

حیدر اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا

"یقین آ نہیں جائے گا۔۔۔یقین دلانا پڑے گا۔۔۔" وہ اس کے سر سے بھاری

بھر کم دوپٹہ اٹھا کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا

تبھی اس کی نظر اریبہ کے ہاتھوں پر پڑی جو مسلسل کانپ رہے تھے اس نے عجیب

سی نظروں سے اریبہ کو دیکھا

"کانپ کیوں رہی ہو تم۔۔" وہ تعجب سے پوچھنے لگا

اریبہ نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھا

"یہ۔۔۔یہ تو میں خوشی سے کانپ رہی ہوں۔۔۔"

اس سے اور کوئی جواب نہ بن پڑا

حیدر نے اپنی ہنسی کو قابو کیا

"چلو۔۔۔اس خوشی کی کپکپاہٹ کو دور کرتے ہیں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے

اریبہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا

www.novelsclubb.com

اریبہ اسے دیکھ کر شرمائی

حیدر نے اپنا ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھا

"اریبہ۔۔تم پیار کرتی ہو نا مجھ سے۔۔۔"اس نے بے تکہ سا سوال کیا

"ہاں۔۔۔"اریبہ نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تو پھر مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔ صحیح ہے تمہارا شوہر ہوں تم پر حق رکھتا ہوں لیکن جب تک تم تیار نہیں ہو گی تب تک میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔۔"وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے حیدر۔۔۔میں نے خود آپکو شادی کیلئے فورس کیا اگر میں تیار نہ ہوتی تو میں کبھی شادی کا نہ کہتی۔۔۔"

اس کی بات پر حیدر مسکرایا اور اس کے قریب ہو کر اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی اریبہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

ماتھے کے بعد وہ اس کی گال پر جھکا اور دائیں گال پر اپنے ہونٹ رکھے

پھر وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا ایک دفعہ آنکھیں کھول کر اریبہ کا چہرہ دیکھا اس لمحے

اسے بے اختیار اس کے معصوم چہرے پر پیار آیا

وہ مسکرایا اور مسکراتے ہوئے اس پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا

یہ رات اریبہ کیلیے اس کی زندگی کی سب سے حسین رات تھی حیدر کو پانے کیلئے وہ

اپنی ضد پر اڑی رہی تھی اور آج اس نے اسے پا لیا تھا

صبح ہو چکی تھی سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا سورج کی جرنیں کھڑکی

کی جالیوں سے چھن چھن کر آ رہی تھیں انہی میں سے کچھ کرنیں اریبہ کے منہ پر پڑ

رہیں تھیں جس کی وجہ سے اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں

تبھی اس کی نظر اپنے ساتھ پڑے حیدر پر پڑیں اس سے پہلے کہ سورج کی روشنی اس

پر پڑتی اریبہ جلدی سے اٹھی اور کھڑکی کے پردے سیٹ کیے اور دوبارہ بیڈ پر آ گئی کروٹ بدل کر ایک کونی کو تکیے پر ٹکائے اپنے ہاتھ پر سر رکھے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ لیے وہ حیدر کے چہرے کو تکنے لگی کچھ تو خاص تھا اس میں جو اریبہ اس پر دیوانی ہوئی تھی

اریبہ نے اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کیا

"یہ بال بھی میرے بہت بڑے دشمن ہیں۔۔۔" یہ کہ کر وہ مسکرائی اور اپنے لب حیدر کی پیشانی پر رکھ دیے

"تم کہتی ہو تو کاٹ دیتا ہوں۔۔" حیدر کی آواز پر وہ جلدی سے سیدھی اور حیرت سے اسے دیکھنے لگی

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ویسے میں ان لکی لوگوں میں سے ہوں جن کی بیویاں بھی رومنٹک ہوتی ہیں۔۔۔" وہ اس کی طرف کروٹ بدلے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

اس کی بات پر اریبہ نے جھینپ کر سر جھکایا لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی

"جی نہیں۔۔۔میں بلکل بھی رومنٹک نہیں ہوں وہ تو بس۔۔۔"

"بس کیا۔۔۔"حیدر نے اسکے قریب ہوتے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اس کے گال کو چھوا نظریں اس کے ہونٹوں پر جمائیں

"بس پیار آگیا تھا آپ پر۔۔۔"وہ جلدی جلدی میں بولی اس رفتار پر حیدر نے قہقہہ لگایا

اریبہ نے شرم سے نظریں جھکالیں

اس کی جھکی نظریں دیکھ کر حیدر اٹھا اور اس کے چہرے کو اپنی طرف کیا

"صبح صبح پیار آرہا ہے۔۔۔خیر تو ہے نا۔۔"

اس نے اپنے ماتھے کو اریبہ کے ماتھے سے ٹکایا

اور اس کے دونوں گالوں کو چوما

www.novelsclubb.com

اریبہ کا چہرہ شرم سے لال ہو چکا تھا

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور جسارت کرتا اریبہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

حیدر نے اپنا بازو بڑھا کر اس کے کندھے پر رکھا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی

"حیدر۔۔۔"کسی خیال کے تحت اریبہ کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا اس نے چونک کر حیدر کو بلایا

"ہمم۔۔۔"حیدر نے مختصر سا جواب دیا

"آپ کو نہیں لگتا ہانی بہت جلدی مان گئی ہے حالانکہ شادی سے پہلے اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ ہمیں خوش نہیں رہنے دے گی۔۔۔"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا نظریں اب بھی نیچی تھی

"یہ تو اچھی بات ہے نا کہ وہ آسانی سے مان گئی۔۔۔تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔۔"

"مجھے ڈر لگتا ہے کہیں وہ آپ کو مجھ سے دور نہ کر دے۔۔۔"کسی انجانے خوف

کے تحت وہ بولی

"اریبہ۔۔میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا تم ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔"

حیدر کی تسلی پر اریبہ نے مسکرا کر اس کے سینے پر گرفت تنگ کی حیدر نے اس کے بالوں پر ہونٹ رکھ دیے

لیکن دل میں ایک بار ہانی کے اس رویے پر تشویش ضرور ہوئی تھی

"پھر میری یاد کیسے آگئی جناب کو۔۔۔" جابر کی آواز ایک طنز کے ساتھ فون سے ابھری

www.novelsclubb.com

"تم خود بتاؤ تمہیں ضرورت کے علاوہ یاد کر سکتی ہوں میں۔۔۔" ہانی نے اس کے طنز پر طنز کیا وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی

"اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے جب تک کام نہ پڑے تب تک تم تو پوچھتی بھی نہیں ہو۔۔" جابر نے ہار مانتے ہوئے کہا اس کے جواب پر ایک معنی خیز مسکراہٹ ہانی

کے چہرے پر آئی

"ویسے سنا ہے شادی ہو گئی تمہاری۔۔"

"میرے بارے میں سب خبر رکھتے ہو تم۔۔۔"ہانی نے سپاٹ لہجے میں کہا اب مسکرانے کی باری جابر کی تھی

"خیر چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔۔"ہانی نے تنگ آتے ہوئے کہا

"اب کیا کام پڑ گیا تمہیں مجھ سے۔۔۔"

"وہی جو پہلے تھا۔۔۔"ہانی اسی کے انداز میں بولی

"مطلب پھر سے۔۔۔"

"ہمم پھر سے اسی لڑکی کو تنگ کرنا ہے۔۔۔لیکن اس بار صرف تنگ نہیں کرنا۔۔۔"ہانی اس کی بات کاٹ کر بولی

"لیکن تم کیوں اس لڑکی کے پیچھے پڑی ہو۔۔۔"وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

"یہ میں تمہیں پھر کبھی بتاؤں گی ابھی میتی بات سنو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جابر بڑے غور سے اس کی بات سن رہا تھا

"میں تمہیں اسکا نمبر دیتی ہوں تم کسی اور نمبر سے کال کرو اسے۔۔۔اور پہلے ہی اپنا ٹھرک پن نہ دکھانے لگ جانا۔۔۔زرا شریف بن کر اس کو اپنی طرف مائل کرنا اتنا کہ اس کے شوہر کو اس پر شک ہو جائے۔۔۔"

ہانی اپنا منصوبہ بتا کر اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی

"ہمممم۔۔۔اب معاملہ سمجھ آرہا ہے۔۔۔"جابر نے کچھ سمجھتے ہوئے کہا

"اچھی بات ہے۔۔۔اب تم ویسا ہی کرو گے جیسا میں کہوں گی اور خبردار کبھی بھی بھول کر میرا نام مت لینا۔۔۔"وہ اسے تنبیہہ کرتے ہوئے بولی اور اپنا حکم صادر کیا

"اور میرے۔۔۔"جابر کچھ کہتے کہتے رکا

"پیسے مل جائیں گے تمہیں اس کی تم فکر مت کرو۔۔۔"ہانی اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بولی

"پھر ٹھیک ہے۔۔۔"

"ہانی کچھ بولنے ہی والی تھی کہ فرحان نے اسے پکارا

"ہانی۔۔"اس کے بلانے پر وہ چونک کر پلٹی اور جلدی سے موبائل کان سے ہٹا کر کال کاٹی

"جج۔۔۔جی۔۔۔"وہ ہکلاتے ہوئے بولی

"کس سے بات کر رہی تھی۔۔"وہ اس کے ہاتھ میں فون دیکھ کر نارمل انداز میں بولا

"کک۔۔کوئی نہیں میری دوست کا فون تھا۔۔۔"ہانی خود کو نارمل رکھتے ہوئے بولی

"اچھا۔۔۔ہم کب سے ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہے ہیں آنا نہیں ہے کیا۔۔۔"وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

"نہیں میں آنے ہی والی تھی۔۔۔۔"فرحان کا موڈ دیکھ کر وہ بھی اب ریلیکس ہو

چکی تھی

"تو پھر چلیں۔۔۔"فرحان سر جھکا کر تھوڑا سائیڈ پر ہوتا دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

"جی چلیں۔۔۔"ہانی اس کے بازو کو پکڑ کر مسکرا کر بولی

فرحان جواباً مسکرایا اور دونوں چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر کچن کی طرف چلے گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتے کی میز پر سب گھر والے موجود تھے آج کتنے ہی دنوں بعد سب ناشتے پر اکٹھے ہوئے تھے

حمیدہ بیگم نے ایک نظر اپنے خاندان پر ڈالی سب کو اکٹھا دیکھ کر ان کے دل کو اطمینان ہوا تھا

انہوں نے ایک نظر عابد صاحب کو دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے اور بات

کا آغاز کیا

"ویسے میں سوچ رہی ہوں کیوں نہ بچوں کو کچھ دنوں کیلئے کہیں گھومنے بھیج دیا جائے۔۔۔ نئی نئی شادی ہوئی ہے تو ان کو بھی اکیلا وقت چاہیے ہو گا۔۔۔"ان کی بات پر جہاں سب ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے وہیں حدیبہ کا چہرہ تو کھل اٹھا تھا ہانی نے پریشان نظروں سے انہیں دیکھا اسے تو اپنا پلین چوپٹ ہوتا دکھائی دے رہا تھا

"آئیڈیا تو برا نہیں ہے۔۔۔ایک بار بچوں سے پوچھ لیں انہیں اعتراض نہ ہو تو۔۔۔"عابد صاحب نے عینک کے نیچے سے سب کی طرف دیکھا جن کے چہرے رضامندی ظاہر کر رہے تھے

"یہ تو بہت اچھی بات ہے امی۔۔ ہمیں کیا اعتراض ہو گا۔۔۔"حدیبہ جوش سے بولی اس کی خوشی دیکھنے لائق تھی ذوہیب نے مسکرا کر اسے دیکھا وہ جانتا تھا اس بات پر سب سے زیادہ خوش حدیبہ ہی ہو گی

"او میڈم۔۔تم نے شاید سنا نہیں یہ آفران کیلئے ہے جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔۔۔"اریبہ اسے ٹوکتے ہوئے بولی بھلا وہ اسے شرمندہ کرنے کا موقع کیسے جانے دے سکتی تھی

"تو ہماری شادی کو کونسی صدیاں گزر گئی ہیں۔۔۔"اریبہ کی بات پر وہ اسے شعلہ بار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں گویا ہوئی

سب ناشتہ کرنے کے دوران مسکرا کر ان دونوں کی نوک جھونک سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"نیو میریڈ کپل کون ہے۔۔ہم۔۔۔تو گھومنے کون جائے گا۔۔ہم۔۔۔"وہ ہم کہتے اپنے اور حیدر کی طرف اشارہ کر رہی تھی

"ہم بھی کوئی اولڈ میریڈ کپل نہیں ہیں ہم بھی جائیں گے۔۔۔کیوں ذوہیب۔۔"وہ ذوہیب کے کندھے پر پنچ مارتے ہوئے بولی

"ہاں ہاں۔۔۔کیوں نہیں ہم بھی جائیں گے۔۔۔"وہ حدیبہ کو خوش کرنے کیلئے

بولا ورنہ آفس سے دوری اس سے کہاں برداشت ہونی تھی

حدیبہ نے فاتحانہ نظروں سے اریبہ کو دیکھا جواب بھی مسکرا کر اسے چڑا رہی تھی

حدیبہ نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا اور ناک چڑھائی

"چلے تو جائیں گے۔۔لیکن جائیں گے کہاں۔۔"اب کی بار فرحان بولا تھا جس کے

ذہن میں کتنی ہی دیر سے یہ سوال گردش کر رہا تھا

اس کی بات پر سب ناشتہ چھوڑ کر سوچ میں پڑ گئے

"مری چلتے ہیں۔۔۔"کچھ دیر سوچنے کے بعد اریبہ جوش سے بولی

"گڈ آئیڈیا۔۔۔"حدیبہ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

"ٹھیک ہے تو پھر کل کی تیاری پکڑو میں تم لوگوں کے پندرہ دن کے ٹکٹ کروا دیتا

ہوں۔۔۔"عابد صاحب سب سے مخاطب ہوئی

"پندرہ دن۔۔۔"ہانی کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"ہاں نہ یہ تو بہت کم دن ہیں۔۔۔اب جا ہی رہے ہیں تو ایک مہینہ تو رہ کر آئیں پھر

پتا نہیں کب جانا ہو۔۔۔"حدیبہ ہانی کی حیرانگی کا الٹا مطلب لیتے ہوئے بولی

ذوہیب کو آفس سے دور رکھنے کا یہ ایک اچھا موقع تھا اس کے پاس

ہانی نے کوفت سے لب بھینچ کر حدیبہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں اسے کئی صلاوتیں سنا گئی

"ایک مہینہ تو بہت زیادہ نہیں ہو جائے گا۔۔۔"حیدر جو اس سارے عرصے میں چپ بیٹھا تھا اب گویا ہوا

"حیدر بھائی یہ جو آپکا بھائی ہے نا ہر وقت آفس سے چپکا رہتا ہے اسی بہانے زرا یہ مجھے بھی ٹائم دے دے گا۔۔۔"حدیبہ نے معصوم سورت بنا کر سب کے سامنے شکوہ کر ڈالا حیدر نے معنی خیز نظروں سے بھنویں اچکا کر ذوہیب کو دیکھا جس نے بے چارگی سے نفی میں سر ہلایا

"بھئی بچی ایک مہینہ کہہ رہی ہے تو یہی صحیح ہے آپ بس کل ٹکٹ کروادیں سب کی۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حمیدہ بیگم کسی نتیجے پر پہنچ کر عابد صاحب سے گویا ہوئیں

"جو حکم بیگم۔۔۔"وہ تابعداری سے بولے جس پر جہاں حمیدہ بیگم نے انہیں گھور کر دیکھا وہیں سب مسکرا دیے تھے

"مسکان کو بھی بلا لیتے ہیں ایسے اکیلے جائیں گے تو اسے اچھا نہیں لگے گا نا۔۔۔"مسکان کا خیال دماغ میں آنے پر اریبہ بولی یہ سب اکٹھے تھے ایک وہی تھی جوان سب سے الگ چلی گئی تھی

"یہ صحیح یاد کروایا تم نے بیٹا۔۔میں ابھی فون کر کے اسے بھی بتا دیتی ہوں۔۔۔"رابیہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا جس پر وہ مسکرا کر سر کو خم دیتی دوبارہ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی

شامعون پولیس اسٹیشن جانے کیلیے تیار کھڑا تھا مسکان بیڈ پر ہی بیٹھی موبائل استعمال کرتی اسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی شامعون بار بار اس پر

نظر ڈال لیتا وہ اس کی طرف سے کچھ بولنے کا منتظر تھا لیکن مسکان اس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر کے بی بی ڈھیٹ بن کر بیٹھی تھی اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا

امی کالنگ دیکھ کر اس نے جلدی سے کال اٹھائی

"ہیلو۔۔جی امی۔۔"

"میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔۔"

شامعون نے کوفت سے بالوں میں ہاتھ پھیرا مسکان سے اب اسے کوئی بات کرنے کی امید نہیں تھی

www.novelsclubb.com

"کیا کب جا رہے ہیں آپ لوگوں نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔"

وہ تقریباً چیخی تھی شامعون اٹھ کر جا رہا تھا جب اس کی بات پر رکا مڑ کر اس کی طرف دیکھا مسکان اسی کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے مڑنے پر جلدی سے نظریں پھیریں

"جی ٹھیک ہے میں ان سے پوچھ کر بتاتی ہوں آپکو۔۔۔"

مسکان نے آخری بات کی اور کال بند کر کے ناچاہتے ہوئے بھی ایک طائرانہ نظر

شامعون پر ڈالی

جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"وہ۔۔۔شادی کے بعد ہم کہیں گئے نہیں نا تو سب لوگ مری جا رہے ہیں

گھومنے۔۔۔۔میں نے امی کو بول دیا کہ ہم بھی ساتھ جائیں گے۔۔۔"آخری جملہ

وہ تیزی سے بولی

شامعون نے ہنکارا بھرا

www.novelsclubb.com

"مجھے چھٹی نہیں ملے گی مسکان ہم پھر کبھی چلے جائیں گے۔۔۔"وہ وہیں کھڑے

کھڑے اسے سمجھاتے ہوئے بولا وہ اسے مزید ناراض کرنے کا رزق بھی نہیں لے

سکتا تھا

"تو آپ کو چھٹی نہیں ملے گی اس سے میرا کیا واسطہ۔۔۔آپ نہیں آ سکتے نہ آئیں

میں تو جاؤں گی۔۔۔"وہ بے نیازی سے کندھے اچکا کر بولی

"میرے بغیر جا کر کیا کرو گی۔۔۔"وہ اس کے سامنے کھڑا عجیب نظروں سے اسے دیکھتا سوال کرنے لگا

"آپ کے ساتھ جا کر کیا کروں گی۔۔۔"مسکان نے اس کے سوال پر سوال کر ڈالا جس کے جواب میں شامعون خاموش ہوا

مسکان بیڈ سے نیچے اتری

اور اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

"بہت دنوں بعد مجھے کہیں جانے کا موقع مل رہا ہے میں تو جاؤں گی۔۔۔"وہ یہ کہ کر دروازے کی طرف جانے لگی

"مجھ سے دور بھاگنے کا اچھا بہانہ ہے۔۔۔"شامعون اب اس کی طرف مڑا تھا

مسکان جاتے جاتے رکی لیکن مڑی نہیں

"میں آپ سے نہیں دور نہیں بھاگ رہی۔۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں کہتی جانے

کیلیے مڑی تھی دل میں کئی باتیں آئیں تھیں جو شامعون کو سنانی تھیں لیکن زبان خاموش تھی

"ٹھیک ہے چلی جانا۔۔۔" وہ اپنے چہرے کے تاثرات سیریس کرتے ہوئے بول کر مسکان کے ساتھ سے گزرتا کمرے سے باہر نکل گیا

مسکان نے صدمے بھری نظروں سے اسے دیکھا اسے لگا تھا کہ وہ اسے منائے گا لیکن وہ تو چپ چاپ اس کی بات پر راضی ہو گیا تھا

اریبہ بیڈ پر کپڑوں والا بیگ رکھے پیکنگ کرنے میں مصروف تھی اپنے سارے کپڑے وہ پیک کر چکی تھی لیکن حیدر کی پیکنگ کرنے میں اسے مشکل پیش آ رہی تھی وہ کپڑوں کو ادھر ادھر کرنے میں مصروف تھی جب حیدر کمرے میں آیا وہ پہلے دروازے پر کھڑا پیار سے اریبہ کے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا اریبہ مسلسل بیڈ پر جھکی اس کے کپڑے الٹ پلٹ کرنے میں مصروف تھی

حیدر چلتے ہوئے اس کے پاس آ کھڑا ہوا

"کیا کر رہی ہیں بیگم جان۔۔۔"اس نے اریبہ کے کان میں سرگوشی کی

اس کی بات پر اریبہ کا ہاتھ رکا اور وہ سیدھی کھڑی ہاتھ کمر پر باندھے اسے دیکھنے لگی

حیدر اسے دیکھ کر مسکرایا

"حیدر۔۔۔"

"جی حیدر کی جان۔۔۔"وہ دل پر ہاتھ رکھ کر ڈرامائی انداز میں بولا

"کوئی حال نہیں ہے آپکا بچوں کے کمروں کا بھی اتنا برا حال نہیں ہوتا جتنا آپ نے اپنے کمرے کا کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اسے صلاوتیں سنا رہی تھی جبکہ اس کے چہرے کے نقوش دیکھنے میں گم تھا

"کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر نہیں پڑی الماری میں کھولو تو لگتا ہے لنڈے میں گھس آئے ہیں۔۔۔"وہ بولے جا رہی تھی جب حیدر نے اس کے ماتھے کو چوما

اس نے کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا

"مجال ہے جو کوئی شرٹ پینٹ ایک جگہ اکٹھی مل جائے کوئی کرتا شلوار بھی اپنی جگہ نہیں پڑی۔۔۔"حیدر نے اب اس کے دائیں گال کو چوما

"اور وہاں تو سردی بھی ہو گی کوئی کوٹ بھی نہیں مل رہا آپکا وہاں آپ کیسے۔۔۔"

وہ ابھی بھی نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی جب حیدر نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں مقید کر کے اسے بات درمیان میں چھوڑنے پر مجبور کر دیا

اس نے اپنا ایک ہاتھ اریبہ کے بالوں پر رکھا اور اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا اریبہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

کچھ دیر بعد وہ الگ ہو کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا اریبہ کا چہرہ سرخ ٹماٹر بن چکا تھا وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی

"اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔"وہ زرا سا جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا جہاں اسے خود کیلیے صرف محبت دکھائی دی

"وہ میں۔۔۔کہہ رہی تھی کہ۔۔"اریبہ ہکلانے لگی

حیدر اس کو منتظر نظروں سے دیکھ رہا تھا

"کہ۔۔۔اپنے کپڑے آپ خود پیک کریں یہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔۔۔" تیزی سے کہ کر اس نے حیدر کے کپڑے اس کے سینے پر مارے اور شرماتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگی

"ارے۔۔۔رکو یار میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔" حیدر اسے روکنے کیلئے اس کے پیچھے بھاگا لیکن تب تک وہ حیدر کو ٹھینگا دکھاتی دروازہ بند کر کے جا چکی تھی

حیدر لب بھینچ کر مسکرایا اور کوفت سے بیڈ پر بکھرے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا جن کو اب اسے خود سیٹ کرنا تھا

www.novelsclubb.com

ذوہیب صوفے پر لیپ ٹاپ گود میں رکھے اس پر انگلیاں چلانے میں مصروف تھا

حدیبہ بیڈ پر بیٹھی ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھے مسلسل اسے گھورنے میں لگی تھی

تھوڑی دیر پہلے پیکنگ پر دونوں کا جھگڑا ہوا تھا وہ ایک دوسرے کو پیکنگ کرنے کا

کہ رہے تھے اور ان میں سے کوئی بھی ماننے کو تیار نہیں تھا

تب سے ذوہیب لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا حدیبہ کو تپانے میں مصروف تھا

حدیبہ کچھ دیر تو اسے گھورتی رہی لیکن ذوہیب نے اسے دیکھنے کی زحمت نہ کی آخر

وہ قدرے نرم ہوتے ہوئے بولی

"اجی سنتے ہو۔۔۔" وہ خالص دیہاتی بیویوں والے انداز میں بولی

"نہیں سنتا۔۔۔" اس نے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے اس کی بات کا ٹکا سا جواب دیا

حدیبہ نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا لیکن ابھی ضبط کرنے کا وقت تھا

"سن لیجیے نا۔۔۔" وہ اپنے لہجے میں شیرینی بھرتے ہوئے بولی

"فرمایئے۔۔۔" اس کے پیار بھرے لہجے نے ذوہیب کو اس کی بات سننے پر مجبور

کر دیا

"اگر آپ میری پیکنگ کر دیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔" وہ ایسے

لہجے میں بولی جیسے ذوہیب پر بہت بڑا احسان کر رہی ہے

ذوہیب نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر الجھتی نظروں سے اسے دیکھا

"کیا۔۔۔" وہ تعجب سے تقریباً چیخا تھا

"کس بات کا اعتراض۔۔۔" وہ سوال پوچھے بنا نہ رہ سکا

اس کی بات پر حدیبہ نے جلی نظروں سے اسے دیکھا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

"یہ جو آپ میری سوکن گود میں لے کر بیٹھے ہیں نا اس کا اعتراض۔۔۔۔" وہ اس کے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

ذوہیب نے پہلے حیرانی سے اپنے لیپ ٹاپ کو اور پھر اس کی طرف دیکھا

جو تیزی سے چلتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی حدیبہ نے اس کی گود سے لیپ ٹاپ اٹھا کر بند کر کے بیڈ پر پٹخا

"کیا کر رہی ہو ٹوٹ جائے گا۔۔۔"

"لیپ ٹاپ کی فکر ہے میری نہیں ہے۔۔۔" وہ ایک دم سے روہانسی ہوئی تھی

"تم تو جان ہو میری اور کون کمبخت اپنی جان کی فکر نہیں کرتا۔۔۔" وہ اس کے

کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بولا حدیبہ کا سارا غصہ کچھ ہی پل میں ہوا ہوا تھا

وہ اس کی بات پر مسکرائی

"تو پھر جلدی سے پیکنگ کر دیں نا۔۔۔"وہ اس وقت ذوہیب سے لاڈ اٹھوانے کے موڈ میں تھی

"اووووو کے۔۔۔"ذوہیب ایک گہری سانس لے کر بولا الماری کی طرف بڑھا اس میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال کر بیڈ پر رکھا الماری میں ہینگ کیے ہوئے سارے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے اور ہینگر سے نکال کر انہیں تہ کر کے بیگ میں رکھنے لگا

حدیبہ خاموشی سے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

وہ چلتی ہوئی اس کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی اور اس کے بازو کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا

"آپ بہت اچھے ہیں ذوہیب۔۔۔"وہ مشکور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"اور تم بہت سویٹ ہو۔۔۔"ذوہیب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا حدیبہ کے

چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی اس نے ذوہیب کے بازو پر اپنا سر ٹکا دیا

ہانی جانے کیلیے ساری پیکنگ کر چکی تھی لیکن اتنے دن رہنے پر اس کا دل نہیں مان رہا تھا فرحان کچھ کام سے باہر گیا تھا وہیں بیڈ پر بیٹھی اور جابر کو حدیبہ کا نمبر بھیجا ساتھ ہی اسے کچھ دن صبر کرنے کا کہا لیکن اس کی وجہ نہیں بتائی اسے اب جلد سے جلد کچھ سوچنا تھا اتنے دن انتظار کرنا اس کیلیے مشکل تھا وہ بیڈ سے اٹھی اور پریشانی سے سوچتے ہوئے کمرے میں چکر کاٹنے لگی

اچانک سے وہ رکی چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ آئی جیسے اس نے اس کا بھی حل نکال لیا ہو اسی وقت فرحان کمرے میں آیا

فرحان کو دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنا موڈ بدلا

"آ گئے آپ۔۔۔" وہ اس کی طرف بڑھی

"ہاں لیکن تم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔" وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے

بولا

"آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔"وہ اپنی طرف سے فل شرماتے ہوئے

بولی

"اچھا جی۔۔۔۔"وہ محبت بھری نظروں سے اس کے قریب آیا اسے کمر سے پکڑ کر

اپنی طرف کھینچا اور بالوں کی ایک لٹ اس کے کان کے پیچھے اڑسی

ہانی نے شرما کر سر جھکایا

ایک دم سے اس کے دماغ میں کوئی بات آئی اس نے سر اٹھا کر فرحان کو دیکھا

"فرحان۔۔۔ایک مہینہ بہت زیادہ نہیں ہے۔۔"دل کی بات اب زبان پر آچکی

تھی

"مجھے تو نہیں لگ رہا۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا

"لیکن اتنے دن باہر رہیں گے تو آپ کے آفس کا بھی ہرج ہو گا۔۔۔۔"وہ بظاہر

اس کی فکر کرتے ہوئے بولی

"میں کچھ دن آفس سے دور تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"یہاں بھی تو آپ میرے ساتھ ہوتے ہیں نا۔۔۔" وہ بضد تھی

"لیکن یہاں تم گھر کے اور میں آفس کے کاموں میں بزی ہوتا ہوں وہاں صرف تم اور میں ہونگے۔۔۔" وہ اب اس کی گردن پر لب رکھ چکا تھا

ہانی نے لب بھینچے اتنا تو اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس سے بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا سو وہ خاموشی سے آنکھیں بند کر گئی تھی

سب جانے کیلئے تیار کھڑے تھے جب مسکان اپنا بیگ کھینچتی ہوئی وہاں آئی سب نے ایک ساتھ حیرانی سے اسے دیکھا

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں سب۔۔۔" ان کی نظریں خود پر پڑتی دیکھ کر

مسکان نے کہا

"تم اکیلی کیوں آگئی شامعون کہاں ہے۔۔۔"ہانی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں سے اچھی مسکان آئی تھی سب جواب طلب نظروں سے مسکان کو دیکھ رہے تھے

"وہ۔۔۔ان کو چھٹی نہیں مل رہی تھی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں اکیلی ہی چلی جاؤں۔۔۔"مسکان نے سفید جھوٹ بولا سب نے حیران کن نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"اچھا ٹھیک ہے نا۔۔۔تم لوگ کیوں پریشان کر رہے ہو میری بچی کو۔۔۔تم لوگوں کے جانے کا ٹائم ہونے والا ہے جلدی سے تیاری مکمل کرو۔۔۔۔"رابیہ بیگم نے سب کو ڈانٹنے والے لہجے میں کہا سب نے کندھے اچکائے اور اپنے اپنے کام میں لگ گئے تھوڑی ہی دیر میں انہیں روانہ ہونا تھا

ندا چیزیں اکٹھی کرنے میں اریبہ کی مدد کر رہی تھی جب سب کچھ سیٹ ہو گیا وہ

جانے لگی تو اریبہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"آپی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" وہ مڑ کر قدرے مسکرا کر پوچھنے لگی اریبہ اسے کل سے اپنے ساتھ آنے کیلئے منا رہی تھی لیکن اس نے ہر دفعہ ہی منع کیا تھا

"آپ بھی چلتی ہمارے ساتھ تو کتنا اچھا ہوتا نا۔۔۔ یہاں اکیلی رہ کر کیا کریں گی۔۔۔"

اریبہ نے ایک بار پھر گردان دہرائی اسے ڈر تھا کہ ندا اکیلی رہ کر ڈپریشن میں نہ چلی جائے

www.novelsclubb.com

ندا نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"اریبہ۔۔۔ میں یہاں بلکل بھی اکیلی نہیں ہوں اتنے لوگ تو ہیں میرے ساتھ اور تم آرام سے جاؤ اپنا ہنی مون انجوائے کرو تم واپس آؤ گی تو مجھے ایسے ہی پاؤ گی جیسے چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"لیکن آپی۔۔۔"اریبہ کی سوئی ابھی وہیں اٹکی تھی

"اریبہ تم میری فکر مت کرو میں اکیلی تھوڑی ہوں میری بیٹی میرے ساتھ ہے۔۔۔"

ندازر قاکاز کر کر کے اسے قائل کرنے لگی

"بہن بہن کا پیار ختم ہو گیا ہو تو ہم چلیں۔۔۔"حیدر دروازے سے جھانک کر بولا

"آرہے ہیں ہم۔۔۔اور ادھر آئیں یہ بیگ اٹھا کر لے جائیں۔۔۔"اریبہ نے حاکمانہ انداز میں کہا

"جو حکم محترمہ۔۔۔"وہ ہاتھ کو ٹیڑھا کر کے ماتھے تک لے جا کر بولا

چلتے ہوئے ان کے پاس آیا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف چل دیا اور اریبہ بھی اس کے پیچھے ہی چل پڑیں

سب کو مل کر اب وہ روانہ ہوئے مسکان کا دل تو بہت اداس تھا لیکن وہ سب کے سامنے خوش دکھنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اسے لگا تھا

ان سب کا بس کے زریعے جانے کا پلین تھا بس سے سفر کافی لمبا ہو جانا تھا لیکن یہ اریبہ کی خواہش تھی تو حیدر کیسے ٹال سکتا تھا

وہ لوگ بس اسٹاپ پر کھڑے بس کا انتظار کر رہے تھے کچھ ہی دیر میں بس وہاں پہنچ چکی تھی وہ سب بس میں سوار ہوئے تھوڑی ہی دیر میں ان کا سفر شروع ہو چکا تھا

ان کے جانے کے بعد ندا اپنے کمرے میں آئی اور کمرے میں ہی رکھی ایک کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں دل کی آج عجیب ہی کیفیت ہو رہی تھی دل کر رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر روئے وہ اتنا ظالم تھا کہ اس دن کے بعد اس نے مڑ کر پوچھا تک نہیں تھا

آنسو بے اختیار اس کی بند آنکھوں سے بہ کر اس کے ضبط کو توڑنے لگے

کمرے کا دروازہ کھلا تھا جہاں سے زرقا کمرے کے اندر داخل ہوئی ندا کو کرسی پر

بیٹھا دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھی

"مما۔۔۔"وہ اسے جھنجھوڑنے لگی یہ خیال کر کے کہ وہ سو رہی ہے

تبھی اس کی نظر ندا کے آنسوؤں پر پڑی

"مما آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔"وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی ندا نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اپنے آنسو صاف کیے اور جھک کر اس کے برابر آتے ہوئے بولی

"جب تک آپ اپنی مما کے ساتھ ہیں آپ کی ممار وسکتی ہیں بھلا۔۔۔"وہ پیار سے اس کے گال کو سہلا کر بولی

www.novelsclubb.com

"آپ رو رہی ہیں مما۔۔۔"وہ اس کے گالوں پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ رکھ کر اٹل لہجے میں بولی

"نہیں میری جان۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس نے زرقا کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا اور اس کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے کیا

"دیکھیں آپ کی مما تو بہت خوش ہے۔۔۔"وہ اس کے سامنے مسکرا کر بولی

"آپ پاپا کی وجہ سے رو رہی تھی نا۔۔۔"اس کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی وہ اتنی بھی چھوٹی نہیں تھی کہ اپنی ماں کے رونے کی وجہ نہ سمجھ سکے

اس کی بات پر ندا نے حیرانی اور تعجب سے اسے دیکھا ہمت کر کے بھی وہ کچھ نہ بول سکی

"پاپا بہت برے ہیں مما وہ ہمیں لینے نہیں آئے اور آپ روئے نہیں میں ہوں نا آپ کے پاس۔۔۔"وہ اس کے سینے سے لپٹتے ہوئے بولی ندا کو جیسے ڈھارس ملی تھی اس کی بات سے جو بھی تھا اس کی بیٹی تو اس کے پاس تھی

اس نے زرقا کو مزید خود میں بھینچا اور لب بھینچ کر بے آواز رونے لگی

ان کا سفر ختم ہونے کے قریب تھا اریبہ نے حیدر کے کندھے پر سر رکھا اور باہر کے نظارے کرنے لگی ہانی نے انہیں دیکھ کر آنکھیں گھمائیں وہ ابھی جابر کو میسج کرنے کا

سوچ رہی تھی جب اس کے ساتھ کھڑکی کی طرف بیٹھے فرحان نے اس کا ہاتھ تھاما ہانی نے پہلے اس کے ہاتھ کی طرف اور پھر اس کی طرف دیکھا جو بنا کوئی تاثر لیے باہر دیکھنے میں مصروف تھا ہانی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور وہ بھی بغیر کوئی ری ایکشن دیے باہر دیکھنے لگی

مسکان بس کی کھڑکی سے ٹیک لگائے اداس نظروں سے باہر دیکھ رہی تھی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ شامعون سے ہمیشہ کیلئے دور جا رہی ہو

دل میں کہیں نہ کہیں پچھتاوا بھی تھا لیکن وہ مسکان ہی کیا جو اپنی غلطی مان لے وہ سپاٹ چہرہ لیے شامعون کے خیالوں کو اپنے دماغ سے نکالنے لگی جو نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے کچھ سوچ کر اس نے اپنا فون اٹھا کر چیک کیا لیکن وہاں بھی نہ شامعون کا کوئی میسج تھا اور نہ کوئی کال

"اللہ کرے تمہارا تھانہ گر جائے لیکن تم بچ جاؤ۔۔ تمہارے قیدی مر جائیں تمہاری جاب چلی جائے۔۔۔"

وہ دل میں شامعون کو صلاوتیں سنانے لگی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنے خیالوں کو جھٹکا اور ہونٹ لٹکا کر باہر دیکھنے لگی

ایک حدیبہ اور ذوہیب ہی تھے جو وقفے وقفے سے لڑ رہے تھے جب سارے بس والے ان کی طرف متوجہ ہوتے تو وہ ایک دوسرے کو آنکھیں دکھا کر پھر چپ ہو جاتے

وہ دونوں ابھی پر سکون ہی بیٹھے تھے جب ذوہیب نے حدیبہ کے کندھے پر سر رکھا کچھ دیر تو اس نے برداشت کیا لیکن پھر جل کر بولی

"ذوہیب۔۔اپنا بھاری بھرکم سر میرے کندھے سے اٹھاؤ۔۔۔"وہ حاکمانہ لہجے میں بولی لیکن اس کا ذوہیب پر کوئی اثر نہیں ہوا

"تمہیں سنائی نہیں دے رہا میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔"ذوہیب نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا اور چہرے پر چڑانے والی مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگا

حدیبہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر اپنے کندھے سے

اٹھانے لگی

کچھ دیر تو ذوہیب نے اس کو روکا پھر سر اٹھا کر جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے

بولا

"چڑیل تم اب میرا سہارا لے کر دکھاؤ۔۔۔"

"مجھے تمہارا سہارا چاہیے بھی نہیں۔۔۔" وہ اسے ٹھینگا دکھاتے ہوئے بولی

ذوہیب نے اسے ناک چڑھا کر منہ پھیر لیا

کچھ دیر سیدھا بیٹھنے کے بعد اب حدیبہ کی گردن اکڑ چکی تھی وہ گردن گھما کر ایک

ہاتھ پر رکھ کر کراہی لیکن ذوہیب نے اس کا کوئی خاص نوٹس نہ لیا

اس نے اپنا سر اپنی سیٹ پر رکھا لیکن پھر بھی اسے چین نہیں آ رہا تھا

اس نے آہستہ آہستہ سر کو کھسکا کر ذوہیب کی سیٹ پر رکھا اور آنکھیں بند کر کے خود

کو سوتا ہوا شو کرنے لگی

"او میڈم ہٹو میری سیٹ سے۔۔۔" وہ اس کے سر کو اپنی سیٹ سے اٹھا کر اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیٹ پر رکھتے ہوئے بولا

حدیبہ نے سر اٹھایا

"سیٹ پر سر رکھ رہی ہوں تمہارے کندھے پر تو نہیں رکھ رہی نا۔۔۔"وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی

"میری سیٹ ہے میری مرضی جس کو سر رکھنے دوں۔۔۔"اب کی بار وہ حکم چلا کر بولا تھا بس کے سبھی لوگ اب ان کی لڑائی کو انجوائے کر رہے تھے

"تم نے کیا پیسوں سے لے لی ہی سیٹ۔۔۔"حدیبہ جل کر بولی

"ہانجی۔۔۔"وہ چبا کر بولا

اسی وقت ان کی اگلی سیٹ پر بیٹھے فرحان نے مڑ کر ذوہیب کو دیکھا

"ذوہیب۔۔۔"وہ دانت پیس کر بولا

حدیبہ اسے دیکھ کر مسکرائی اور جلدی سے اپنا سر ذوہیب کے کندھے پر رکھ دیا

ذوہیب اس کا سر ہٹانے لگا جب فرحان نے آنکھیں نکال کر اسے روکا

www.novelsclubb.com

"کیا یار۔۔۔"اس نے کوفت سے کہ کر اپنا ہاتھ جھٹکا حدیبہ مسکرا کر اسے چڑاتی آنکھیں بند کر گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ منزل پر پہنچ چکے تھے ان دنوں میں مری میں برف باری ہو رہی تھی جس ہوٹل میں ان لوگوں نے رکنا تھا اس کے آس پاس حتیٰ کہ اس کی چھت بھی برف سے ڈھکی ہوئی تھی جب وہ لوگ ہوٹل پہنچے برف باری تب بھی جاری تھی

ہوٹل میں انہوں نے چار کمرے بک کروائے تھے جس میں انہوں نے ایک مہینے تک رہنا تھا

www.novelsclubb.com

مری کا موسم تو کافی خوشگوار تھا لیکن وہ ابھی وہ لوگ ایک لمبے سفر سے تھک کر آئے تھے سو انہوں نے آج کے دن آرام کرنے کا سوچا

سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے ہانی اور فرحان بھی اپنے کمرے میں جا چکے تھے ہانی کو جب یقین ہو گیا کہ فرحان اب سو چکا ہے تب اس نے بیڈ سے زرا سا سر

اٹھا کر فرحان کو دیکھا اس کے سونے کا یقین کر کے وہ اٹھی اپنا موبائل اٹھایا اور اس کمرے سے ہی منسلک بالکونی میں آ گئی جابر کا نمبر ملا کر اس نے موبائل کان سے لگایا

دو بیل کے بعد کال پک کر لی گئی

"ہیلو۔۔۔"بھاری مردانہ آواز فون سے ابھری

"سو رہے تھے کیا۔۔۔"ہانی سپاٹ لہجے میں بولی

"نہیں تمہاری کال کا ویٹ کر رہا تھا تم تو غائب ہی ہو گئی۔۔۔"وہ اپنے مخصوص چھچھورے انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

"غائب نہیں ہو گئی۔۔۔ایک مہینے کیلئے مری آئے ہیں۔۔۔"وہ تیزی سے چہرے پر کوفت لاتے ہوئے بولی

"اوہ ہ ہ۔۔۔تو ہنی مون منانے گئی ہو۔۔۔"

"بقواس بند کرو اپنی اور میری بات سنو۔۔۔"وہ اسے جھڑک کر بولی

"سنائیں بھئی سنائیں تمہاری باتیں سننے کیلئے ہی تو بیٹھے ہیں۔۔۔" وہ اسی کے انداز میں بولا

"اریبہ سے رابطہ کیا تم نے۔۔۔" سوالیہ لہجے میں پوچھا گیا

"نہیں۔۔۔ کل تک کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔"

"کوشش نہیں کرنی رابطہ لازمی کرنا ہے۔۔۔ جیسا میں چاہتی ہوں ویسا ہی ہونا چاہیے میں اب انہیں مزید خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔" وہ اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال رہی تھی اریبہ کا سوچ کر ایک دم تیوری چڑھی تھی

"وہ تو ہو جائے گا لیکن۔۔۔"

"پیسے مل جائیں گے تمہیں بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ سخت لہجے میں بولی

"اور ہاں ہو سکے تو یہیں آ جاؤ تم۔۔۔" اب کی بار اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا

"وہاں۔۔۔ لیکن کیوں۔۔۔" وہ الجھتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"وہ آؤ گے تو بتادوں گی۔۔۔ابھی میں فون رکھ رہی ہوں اور سنو ایک ایک بات بتانا مجھے۔۔۔"

اس نے اپنا آخری حکم دے کر اس کی بات سنے بغیر کال کٹ کی اور دوبارہ سے کمرے میں آکر فرحان کے ساتھ دراز ہو گئی

صبح ہو چکی تھی لیکن آسمان پر ابھی بھی ہلکی ہلکی سیاہی تھی صبح کے ماحول میں خاصی خنکی چھائی تھی ایسے میں سویٹر پر کوٹ اور سر پر ٹوپی پہنے مسکان فل پیک ہو کر اپنے کمرے سے نکلی اور ہوٹل سے باہر آئی

www.novelsclubb.com

ہوٹل کے سامنے کافی برف پڑی ہوئی تھی اور برفباری اب بھی ہو رہی تھی

وہ اسی برف پر چلنے لگی چہرہ کسی بھی تاثرات سے عاری تھا وہ یہاں خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی وہ بے دھیانی میں چل رہی تھی کہ اچانک اس کا پیر پھسلا وہ گرنے ہی والی تھی جب کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے گرنے سے بچایا اور اپنے

حصار میں لیا

وہ گرنے ہی والی تھی جب کسی کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام کر اپنے حصار میں لیا تھا اس کی پشت مقابل کے سینے سے جا لگی تھی مسکان نے ذور سے آنکھیں میچ لیں تھیں

"میرے بغیر ایسے ہی گرتی پڑتی رہو گی۔۔۔۔" مقابل نے ہونٹ اس کے کان کے قریب لا کر سرگوشی کی تھی

www.novelsclubb.com

مسکان نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں تھیں اس آواز کو تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی اس نے نڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنا چاہا شامعون نے اپنے حصار میں ہی اسے گھما کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے مسکان کی آنکھیں حیرانی سے بڑی ہوئیں تھیں وائٹ شرٹ اور بلیک کوٹ میں

ملبوس اون کی ٹوپی سر پہنے وہ سوٹڈ بوٹڈ سا اس کے سامنے کھڑا تھا

"آ۔۔۔آپ یہاں۔۔۔"وہ بمشکل ہی بول سکی تھی

"ہانجی میں یہاں۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں بولا تھا

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ کو تو چھٹی نہیں مل رہی تھی نا۔۔۔"اسے دیکھ کر وہ خوش تو بہت ہوئی تھی لیکن اپنی خوشی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی لاکھ کوشش کے باوجود بھی شامعون کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا

"ہاں پھر مجھے تمہارا خیال آیا تم میرے بغیر رہ نہیں سکو گی نا تو اسی لیے میں چھٹی لے کر آ گیا۔۔۔"وہ اپنے جذبات کو مسکان پر تھوپتے ہوئے بولا

اس کی بات پر ایک معنی خیز مسکراہٹ مسکان کے چہرے پر آئی

"میں نہیں رہ سکوں گی یا آپ نہیں رہ سکتے تھے میرے بغیر۔۔۔"وہ ایک آبرو اچکا کر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی

"آآآ۔۔۔جو بھی ہے بات تو ایک ہی ہے۔۔۔"وہ جان چھڑاتے ہوئے بولا

"جی نہیں۔۔۔ایک بات نہیں ہے۔۔۔اور چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔"وہ اس کی بات کی نفی کر کے اپنا آپ اس کی گرفت سے آزاد کروانے لگی

شامعون نے بغیر کسی مزاحمت کے اسے چھوڑا

"اتنی صبح صبح باہر کیا کر رہی تھی۔۔۔"وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا

"ویسے ہی برفباری دیکھنے کیلئے آئی تھی۔۔۔"مسکان نے چلتے ہوئے کہا شامعون نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا مسکان نے پہلے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھمایا

"کہیں گھومنے چلیں۔۔۔"شامعون نے ماحول خوشگوار بنانے کی غرض سے کہا

"سب اٹھ جائیں پھر سب کے ساتھ چلیں گے۔۔۔"مسکان نے اسے دیکھے بغیر مختصر سا جواب دیا

شامعون کے چلتے قدم رکے وہ اس کی طرف رخ کرتے ہوئے بولا

اس کے رکنے پر مسکان نے اس کی طرف دیکھا

"تو پھر اندر چلو ابھی۔۔۔ ٹھنڈ لگ گئی تو خواہ مخواہ میں بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔" وہ تو جیسے اسے حکم دے رہا تھا

"اوکے۔۔۔۔" مسکان نے سیدھا سا جواب دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف چل دی شامعون کے فکر مند ہونے پر وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی

تقریباً سب لوگ ہی اب اٹھ چکے تھے سب باہر جانے کی تیاری کر رہے تھے اس ایک مہینے میں ان کا پوری مری گھومنے کا پلین تھا

حیدر اپنے کالر سیٹ کرتا اپنے کمرے سے باہر آ رہا تھا جب ہانی نے اسے آواز دی تھی

"حیدر۔۔۔" ہانی کی آواز پر وہ رکا اور مڑ کر اسے دیکھا وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔" عام سے لہجے میں سوال کیا گیا

"باہر تک جا رہا تھا۔۔۔کیوں۔۔۔"وہ اپنے بازو کے کف ٹھیک کرتے ہوئے بولا

"کچھ نہیں بس ایسے ہی پوچھ لیا۔۔۔"وہ کھسیانے لہجے میں بولی

"تمہیں یاد ہے میں نے ایک بار کہا تھا میں نے اریبہ کے بارے میں بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"ہانی اسے یاد دہانی کرانے لگی

"ہاں یاد ہے تو۔۔۔"حیدر نے عام سے لہجے میں کہ کر ایسے ظاہر کیا جیسے اسے ہانی کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے

"دیکھو حیدر اب تم دونوں کی شادی ہو چکی ہے تو میں تم دونوں کے درمیان غلط فہمیاں نہیں پیدا کرنا چاہتی لیکن یہ بھی نہیں چاہتی لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ تم کسی بات سے لاعلم رہو۔۔۔"وہ اچھا بنتے ہوئے اسے تجسس میں ڈال گئی تھی

"میں سمجھا نہیں۔۔۔"حیدر نے ناسمجھی میں سوال کیا

"مجھے نہیں لگتا تمہیں کسی بھی بات سے اندھیرے میں رکھا گیا ہو گا۔۔۔پھر بھی اریبہ کے بارے میں سب جاننے کا تمہارا حق ہے۔۔۔"

"پہیلیاں مت بجھواؤ جو کہنا چاہتی ہو وہ کہو۔۔۔" وہ کرخت لہجے میں بولا ہانی کی باتوں سے اب وہ تنگ آ رہا تھا

"تمہیں تو پتہ ہی ہو گا تم سے شادی سے پہلے بھی اریبہ کے دوسرے لڑکوں کے ساتھ تعلقات تھے۔۔۔"

"کیا بقواس کر رہی ہو تم۔۔۔" حیدر اس کی بات کاٹ کر تقریباً چیخا تھا

"میں کوئی بقواس نہیں کر رہی مجھے تو لگا تھا تمہیں اس سب بارے میں پتہ ہو گا۔۔۔" وہ اپنی بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے رکی

"کس بارے میں۔۔۔" وہ کمال ضبط کے ساتھ پوچھنے لگا

"شادی سے پہلے بھی اریبہ کے کالج میں کئی لڑکوں کے ساتھ افیئرز تھے۔۔۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے ان باتوں سے تم ہم دونوں کے درمیان پھوٹ پڑاؤ گی۔۔۔ہاں۔۔۔" وہ اس کی باتوں کا کوئی اثر نہ لیتے ہوئے بولا

"تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو حیدر میں بس تمہیں سب بتانا چاہتی ہوں تم نہیں تھے

پانچ سال یہاں میں تھی میں نے بہت دفعہ اس کے میسج پڑے تھے۔۔۔"

"پلیز ہانی۔۔۔میرا دماغ مت خراب کرو۔۔۔"وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر ماتھے تک لے جاتے ہوئے بولا

اور کوفت بھری نظروں سے اسے دیکھتا واپس اپنے کمرے کی طرف مڑ گیا ایک شیطانی مسکراہٹ ہانی کے چہرے پر آئی

حیدر کا دماغ تو اس کی میسج والی بات پر ہی اٹک گیا تھا میسج تو اس نے بھی پڑھا تھا لیکن وہ تو رونگ نمبر تھا

کمرے کے باہر رک کر اس نے گہری سانس لے کر تمام خیالوں کو دماغ سے جھٹکا اور کمرے کا دروازہ کھولا

(دوسری طرف)

حیدر کے باہر جانے کے بعد اریبہ بھی باہر جانے کیلیے تیار کھڑی تھی وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال سیٹ کر رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا

اس نے اپنے لمبے بال کھلے چھوڑ کر کمر پر ڈالے اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا کسی ان نون نمبر سے کال تھی اس نے پہلے تو اگنور کیا اور کال کٹ کی لیکن مسلسل چار کالز کے بعد اس نے تنگ آ کر کال پک کی اور موبائل کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔" مردانہ آواز فون سے ابھری

"کون۔۔۔" وہ اپنے لہجے کو حتی المقدور سخت رکھتے ہوئے بولی

"وہ۔۔۔۔یہ ہما کا گھر ہے۔۔۔" جابر نے ایک دم سے بات بدل کر سوال کیا تھا

"جی نہیں یہاں کوئی ہما نہیں رہتی آپ نے غلط جگہ کال ملائی ہے۔۔۔" یہ کہ کر وہ کال بند کرنے ہی والی تھی کہ فون سے دوبارہ آواز ابھری

"اچھا بات تو سنیں۔۔۔" اریبہ کے کال کاٹتے ہوئے ہاتھ رکے تھے

"آپ ہما نہیں ہیں تو یہ تو بتا دیں آپ کون ہیں۔۔۔" وہ اب اپنے مخصوص چھچھورے لہجے میں بولا تھا

"میں جو بھی ہوں اس سے آپ کو کیا مطلب۔۔۔کال بند کریں اور آئندہ کال

مت کیجیے گا۔۔۔"یہ کہ کر وہ مڑی

سامنے حیدر کو دیکھ کر وہ ایک دم سے ٹھٹکی تھی

"کون تھا۔۔۔"وہ عام سے لہجے میں پوچھتا اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا

"رو۔۔۔۔رونگ نمبر تھا۔۔۔"اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی اس سے بولا نہیں جا رہا تھا بعض اوقات انسان بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس بات سے گھبراتا ہے کہ اسے قصوروار نہ مان لیا جائے اریبہ کا بھی اب یہی حال تھا

"پکی بات ہے رونگ نمبر تھا۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولا

"جی۔۔۔"اریبہ نے مختصر سا جواب دیا

"اوکے۔۔۔باہر آ جاؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"یہ کہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا اریبہ نے سکھ کا سانس لیا اور موبائل پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے حیدر کے ساتھ چل پڑی

شامعون کو سب مسکان کے ساتھ دیکھ کر بڑا حیران ہوئے تھے ہوٹل کے بلکل سامنے ایک درخت تھا اریبہ اور حیدر کے علاوہ سب اس درخت کے نیچے برف پر بیٹھے تھے

"ویسے تم نے بھی پراسرار ہیرو کی طرح لیٹ انٹری ماری ہے۔۔۔پہلے بھول گئے تھے ہمارے ساتھ آنا ہے۔۔۔۔"فرحان نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اس سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی

"میرا تو آنے کا ارادہ ہی نہیں تھا بس کسی کا سوچ کر آنا پڑا۔۔۔"وہ مسکان کو دیکھتے ہوئے بولا جس نے سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھا وہ مسکرا کر اسے کوئی بھی شے نہیں دینا چاہتی تھی

"ہئے۔۔۔کتنا خیال ہے نا آپ کو مسکان کا۔۔۔اور ایک میرا والا ہے نکما۔۔۔صرف آفس کے کام کروالو ان سے۔۔۔"حدیبہ نے ساتھ بیٹھے ذوہیب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بازو پر مارتے ہوئے کہا

"تھک گیا ہوں پیار جتا جتا کر۔۔۔ لیکن تم پتا نہیں کیا چاہتی ہو۔۔۔" وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے بولا

حدیبہ نے اس کی بات پر حیران ہو کر منہ کھول کر اسے دیکھا اور کچھ نہ بن پڑا تو اس نے زمین سے برف اٹھا کر اس کے منہ پر ماری ذوہیب نے بروقت منہ پیچھے کیا برف کا گولا اس کے گال پر لگا

"تمہیں میں بتاتا ہوں ابھی۔۔۔" ذوہیب اب اپنے پاس پڑی برف کا گولا بنا رہا تھا حدیبہ جلدی سے وہاں سے اٹھ کر بھاگی ذوہیب برف کا گولا ہاتھ میں لیے اٹھا اور اس کے پیچھے بھاگا

اس نے بھاگتے بھاگتے گولا اس کو مارا حدیبہ کے سامنے سے ہٹنے کی وجہ سے وہ سامنے سے آتی اریبہ کے منہ پر لگا

اس ٹھنڈ میں بھی اریبہ نے آگ اگلتی آنکھوں سے دیکھا

اور زمین سے برف اٹھا کر اس کا گولا بنا کر ذوہیب کی طرف اچھالا جو ذوہیب کی بجائے شامعون کے منہ پر جا کر لگا

اریبہ نے زبان دانتوں تلے دبائی

"پولیس والے کبھی معاف نہیں کرتے۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے اریبہ کی بجائے ہاتھ میں پکڑا برف کا گولا حیدر کو مارا حیدر بھی کہاں معاف کرنے والا تھا بروقت اس کا بدلہ لیا

اس طرح تھوڑی ہی دیر میں وہاں جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی جسے کافی دیر تک جاری رہنا تھا

www.novelsclubb.com

برف سے کھیلنے کے بعد اب ان کا رخ قریبی بازار کی طرف تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ بازار میں موجود تھا

یہ ایک چھوٹا سا بازار تھا جہاں مقامی لوگوں نے مختلف چیزوں کے سٹال لگائے

ہوئے تھے

سب الگ الگ ہو کر اپنے لیے اور ایک دوسرے کیلئے خریداری کرنے لگے

حدیبہ ایک سٹال کی طرف گئی جہاں ایک پٹھان بیٹھا تھا جس کے سامنے ریڑھی پر

باقی سامان کے ساتھ ساتھ رسیوں کا ایک گٹھا پڑا تھا

"مجھے ایک رسی چاہیے۔۔۔"اس نے رسیوں کا گٹھا اٹھانے کی کوشش کی جو اس

سے اٹھایا نہیں جا رہا تھا

"ام دیتا ہے۔۔"پٹھان نے اس سے گٹھا لیتے ہوئے مخصوص زبان میں کہا اور اس

میں سے ایک رسی نکال کر اسے دی

حدیبہ نے اسے پیسے دے کر جلدی سے رسی اس کے ہاتھ سے لی اس کی نظریں اب

ذوہیب کو ڈھونڈ رہی تھیں دور ایک سٹال پر اسے ذوہیب کھڑا نظر آیا

وہ تیز تیز چلتی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی اور رسی کو دونوں ہاتھوں میں لے کر پیچھے

چھپایا

"ذوہیب۔۔۔"اس کی آواز سن کر ذوہیب نے ہاتھ میں پکڑی چیز اپنے پیچھے چھپائی

"جی بیگم۔۔۔"وہ بڑی تابعداری سے بولا

"وہ۔۔۔میں نے نا آپ کیلیے شاپنگ کی ہے۔۔۔"وہ شرماتے ہوئے بولی

"سچی۔۔۔کیا شاپنگ کی ہے۔۔۔"

"یہ رسی۔۔۔"حدیبہ نے رسی اس کے سامنے کر کے جوش سے کہا

"رسی۔۔۔"ذوہیب نے ٹیرھا میڑھا منہ بنا کر تعجب سے کہا

"ہانجی۔۔۔اس سے میں آپ کو باندھ کر رکھوں گی تاکہ آپ کے تھرکتے قدموں کو تھوڑا آرام آئے۔۔۔"وہ اب تڑخ کر بولی تھی ذوہیب نے اس کی بات پر لب بھینچے تھے لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی اور اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے

"میں نے بھی تمہارے لیے کچھ خریدا ہے۔۔۔"

"اچھا جی۔۔۔"وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"جی جی۔۔۔"وہ ایک ہاتھ دل پر رکھ کر سر کو قدرے جھکا کر ہلانے لگا

"کیا لائے ہیں۔۔۔"یہ کہ کر وہ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"یہ ٹیپ۔۔۔"ذوہیب نے ہاتے کے پیچھے سے ٹیپ نکال کر اس کے سامنے کر کے اسی کے جیسے جوش میں کہا

"کیا۔۔۔"اس بار حیران ہونے کی باری حدیبہ کی تھی

"جی۔۔۔یہ ٹیپ تمہارے منہ پر لگانی ہے تاکہ تمہاری ہر وقت قینچی کی طرح چلتی زبان کو تھوڑا آرام آئے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ذوہیب نے ہاتھ سے اشارے کر کر کے اسے جلاتے ہوئے کہا

"ذوہیب میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"اس نے ذوہیب کا گلہ دبانے کے انداز میں ہاتھ اس کی گردن کے قریب لائے لیکن سب کا خیال کر کے رکی

"گلہ دبانا ہے نا چلو دبا کر دکھاؤ۔۔۔دکھاؤنا۔۔۔"وہ اس کو مزید چڑانے لگا اس

سے پہلے کہ حدیبہ سچ میں اس کا گلہ دباتی حیدر نے انہیں آکر ٹوکا

"ہر جگہ شروع مت ہو جایا کرو۔۔سب لوگ تم دونوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔۔۔"وہ انہیں تنبیہہ کرتے ہوئے بولا

ان دونوں نے ایک دفعہ آس پاس کھڑے لوگوں کی طرف دیکھا اور پھر نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے

اریبہ ایک سٹال پر کھڑی اپنے اور حیدر کیلیے کچھ پسند کر رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر لٹکتی ہوئی ڈوریوں پر پڑی اس نے پہلے انہیں ہاتھ میں لے کر دیکھا

اس میں سے ایک پرپل ڈوری نکال کر اپنے ہاتھ پر باندھی وہ پھر ان ڈوریوں کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک بلیک ڈوری اس میں سے نکالی

اب وہیں کھڑے وہ حیدر کو ڈھونڈنے لگی

اسے حیدر ذوہیب اور حدیبہ کے پاس کھڑا دکھائی دیا

"حیدر۔۔"اس نے آواز دے کر حیدر کو بلایا

اس کی آواز پر حیدر نے اس کی طرف دیکھا اریبہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے

اپنے پاس بلایا

وہ آس پاس دیکھتے چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"ہاتھ آگے کریں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھوں میں ڈوری پکڑ کر بولی

حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ آگے کیا

اریبہ نے ہاتھ میں پکڑی ڈوری اس کے ہاتھ پر باندھنا شروع کی

"یہ کیا ہے۔۔۔" حیدر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا

"ویسے دوسرے لوگ تو بڑی بڑی نشانیاں رکھتے ہیں اپنے پیار کی لیکن ہم اپنے پیار

کی نشانی اس ڈوری کو رکھے گیں۔۔۔" اریبہ نے ڈوری کو آخری گٹھان باندھتے

ہوئے کہا

اور اپنی کلائی پر بندھی ڈوری اس کی کلائی کے برابر لائی

"ہم ہمیشہ ساتھ۔رہیں گے ساتھ بوڑھے ہونگیں اور یہ ڈوریاں بھی ہمیشہ ہمارے

ساتھ رہیں گی۔۔۔۔"وہ محبت بھرے لہجے میں کہتی اس کے چہرے کو دیکھنے لگی

حیدر نے ایک گہری مسکراہٹ لیے اسے دیکھا

اسی وقت اریبہ کو اپنے موبائل پر میسج ریسیو ہوا

"کہاں ہیں محترمہ۔۔۔"اس نے نوٹیفیکیشن بار سے میسج پڑھ کر جلدی سے

موبائل آف کیا اور پھر سے حیدر کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنے ہاتھ پر بندھی ڈوری

دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

کوئی تھا جو مسلسل اریبہ کو تنگ کر رہا تھا وہ جتنی دیر بھی باہر تھی اس کے میسج اور

مس کالز نے اسے تنگ کیا ہوا تھا آخر کوفت سے اس نے اپنا موبائل سوئچ آف

کر دیا

سارا دن کی آؤٹنگ کے بعد وہ شام کو ہوٹل واپس آئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا تمہیں کیسے مناؤں تم تو کسی حال میں بھی نہیں مان رہی۔۔۔۔"

مسکان کمرے میں داخل ہوئی شامعون بھی اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا آج سارا دن اس نے شامعون کو اگنور ہی کیا تھا

وہ تو اسی کی خوشی کیلئے چھٹیاں لے کر آیا تھا اور وہی اسے لفٹ نہیں دے رہی تھی

شامعون کی بات پر وہ بیڈ کی طرف جاتے جاتے رکی مڑ کر اسے دیکھا جواب اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

"مجھے کیوں منانا چاہتے ہیں آپ ہاں۔۔۔میں تو بدکردار ہوں نا۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سپاٹ لہجے میں بولی تھی دماغ میں جیسے پچھلے دنوں کا فلیش بیک چل رہا تھا

"نہیں مسکان۔۔۔تم بیوی ہو میری تم کیوں خود کو۔۔۔"

"واہ اب میں بیوی بن گئی تب بھی آپ کی ہی بیوی تھی جب آپ میرا نام دوسروں

کے ساتھ لیتے تھے

جب تک آپ مجھے غلط سمجھتے تھے تب تک میں بد کردار تھی اور اب جب سچ پتہ چل چکا ہے تو میں ایک دم سے اچھی ہو گئی۔۔۔"

وہ اپنے دل کا سارا غبار نکال رہی تھی اس کی آنکھوں میں چھلکتے آنسو باہر بہنے کو بے تاب تھے

شامعون اس کی بات پر لاجواب ہوا تھا

"ہر جگہ ہر دفعہ بس آپ ہی سہی ہیں۔۔۔آپ نے کہا میں غلط ہوں تو میں غلط آپ نے کہا میں سہی ہوں تو میں سہی۔۔۔سب کو آپ اپنے حساب سے تولنا چاہتے ہیں خود کی غلطی کبھی مانی ہے آپ نے۔۔۔۔"ضبط کے باوجود بھی اس کی آواز بلند ہو چکی تھی

وہ اب شامعون کی آنکھوں میں دیکھے سوال کر رہی تھی جہاں اسے ندامت دکھ رہی تھی

"مسکان میری بات سنو۔۔۔" وہ اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے اس کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگا

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ مجھے نیند آئی ہے رات بہت ہو گئی ہے سو جائیں آپ بھی۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے کندھوں سے ہٹا کر قدرے نرم انداز میں کہتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی

اس وقت وہ اس کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتا تھا

وہ خود کو غلط مان چکا تھا لیکن معافی مانگنے کی ابھی اس میں ہمت نہیں تھی

وہ خاموشی سے چلتا ہوا بیڈ پر آ کر دراز ہو گیا اور کروٹ مسکان کی طرف بدل لی

مسکان کا منہ اس کی مخالف سمت میں تھا

شامعون نے لب بھینچے اور ایک جھٹکے سے مسکان کو اپنے حصار میں لے کر اپنی طرف کھینچا

مسکان کی پشت شامعون کے سینے سے لگی تھی اس کی آنکھیں بے اختیاری میں بند

ہوئی تھیں شامعون نے اس کی گردن کے قریب کندھے پر ٹھوڑی رکھ کر آنکھیں بند کر لیں

مسکان نے کوئی مزاحمت نہ کی اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

آدھی رات کا پہر تھا اریبہ اور حیدر اپنے کمرے میں سو رہے تھے حیدر کا منہ اریبہ کی مخالف سمت میں تھا وہ دونوں گہری نیند میں تھے تبھی اچانک اریبہ کے موبائل کی رنگ ٹون بجنے لگی ماحول میں چھائی خاموشی ایک دم سے ٹوٹی تھی

اریبہ آنکھیں میچتی ہوئی اٹھی تھی اس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل مسلسل بج رہا تھا

اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے کوفت سے موبائل اٹھایا اور کال پک کر کے موبائل کو کان سے لگایا

"کون ہے اس وقت۔۔۔" اس نے بغیر کسی لحاظ کے سوال کیا تھا

"میں ہوں میری جان۔۔۔"مردانہ آواز فون سے ابھری تھی جو ایک ادا سے بولا تھا

اس کی بات پر اریبہ حیران ہوئی موبائل کو ایک دفعہ کان سے ہٹا کر دیکھا پھر ایک نظر حیدر کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے گہری نیند میں تھا اریبہ اسے سویا ہوا پا کر آہستہ سے بیڈ سے اٹھی اور دبے قدموں چلتی ہوئی کمرے سے منسلک بالکونی میں آئی

اس کا ارادہ اس سٹرینجر کو بہت کچھ سنانے کا تھا

بالکونی میں آ کر اس نے پھر سے فون کان کے ساتھ لگایا

"ارے کہاں چلی گئی تم۔۔۔"وہ فون میں سے اسے پکار رہا تھا

"کون ہو تم اور میرا نمبر کہاں سے ملا تمہیں۔۔۔"وہ کرخت لہجے میں کسی قسم کی نرمی برتے بغیر بولی تھی لیکن آواز اتنی دھیمی رکھی تھی کہ حیدر نہ سن سکے

"ارے تمہارے عاشق ہیں ہم تو جسے ایک بار پہلے بھی تم نے بڑی بے دردی سے

بلاک کیا تھا۔۔۔"اس کی اس بات پر اریبہ کی آنکھیں سوچنے والے انداز میں گھومیں وہ ان نون نمبر سے کال پھر میسج سوچتے سوچتے اس کا دماغ ہانی پر آکر ٹھہرا تھا اس دن وہ اسکی ساری باتیں سن تو چکی تھی لیکن سمجھ نہیں پائی تھی

اس نے ہانی سے بات کرنے کی ٹھانی لیکن فلحال اسے اس سٹرینجر سے نمٹنا تھا

"دیکھو میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں میرے پیچھے پڑنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ملنے والا۔۔۔"

وہ پہلے اسے سمجھا کر دیکھ رہی تھی

"مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے تمہارے شادی شدہ ہونے سے۔۔۔"وہ بڑی ڈھٹائی سے بولا تھا اریبہ نے غصے سے لب بھینچے تھے

"چاہتے کیا ہو تم۔۔۔"اب کی بار اس کے لہجے میں غصہ واضح تھا اور جابر یہی تو چاہتا تھا

"تمہیں چاہتا ہوں میری جان۔۔۔"

"بقواس بند کرو اپنی۔۔۔ تمہیں جس نے بھی بھیجا ہے نا اسے بھی میں دیکھ لوں گی اور تم آئندہ مجھے کال یا میسج کرنے ضرورت نہیں ہے نہیں تو اپنے ہز بنڈ کو بتادوں گی۔۔۔"

شدید غصیلے لہجے میں کہ کر وہ مڑ کر کمرے میں آئی جہاں حیدر ہاتھ باندھے کھڑا اس کے آنے کا ہی انتظار کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اریبہ موبائل لے کر باہر گئی تھی اس کی تھوڑی ہی دیر بعد حیدر نے کروٹ بدل کر ہاتھ اریبہ کی طرف بڑھایا تھا لیکن وہاں اریبہ کو نا پا کر اسے تشویش ہوئی تھی وہ اٹھ کر پورے کمرے میں دیکھنے لگا بالکونی سے اسے کسی سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں

اس نے اٹھ کر بالکونی میں جھانکا جہاں اریبہ کھڑی فون پر کسی سے بات کر رہی تھی اس کی آواز تو آرہی تھی لیکن سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا

وہ اس سے کچھ کہے بنا واپس کمرے میں آیا تھا دماغ میں طرح طرح کے وسوسے اور سوال اٹھے تھے جنہیں وہ چاہ کر بھی جھٹک نہیں پا رہا تھا لیکن وہ اپنی اریبہ پر شک بھی تو نہیں کر سکتا تھا اس پر غصہ بھی تو نہیں کر سکتا تھا اس نے اپنے بالوں کو زور سے ہاتھوں میں بھینچا اریبہ کو اندر آتا دیکھ کر اس نے خود کو نارمل کیا

حیدر کو اپنے سامنے دیکھ کر اریبہ ایک دم سے ٹھٹکی تھی

"کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔" وہ ضبط کے ساتھ پوچھتا چلتا ہوا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔آپی سے بات کر رہی تھی۔۔۔" وہ زرا اچھل کر بولی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ رونگ نمبر کا بول کر حیدر کو کسی قسم کے شک میں ڈالے

"نداسے۔۔اس وقت۔۔۔" حیدر نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر پوچھا تھا

"جی۔۔۔وہ۔۔۔" اریبہ سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی

"اچھا چلو چھوڑو اس بات کو رات بہت ہو گئی ہے تمہیں بھی نیند آئی ہو گی۔۔۔" وہ اس کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر بولا تھا

اسکی مسکراہٹ دیکھ کر اریبہ کے دل کو تسلی ملی تھی

"جی۔۔۔" اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے مختصر سا جواب دیا حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور بیڈ کی طرف بڑھ گیا اریبہ نے سکون کا سانس لیا اور اس کے پیچھے چلتی بیڈ تک آئی

اریبہ کے اگلے دن صبح صبح ہی اس کا نمبر بلاک کر دیا تھا لیکن پھر کسی اور نمبر سے اس کی کالز اور میسجز روز آنا معمول بن گیا تھا اور خاص طور پر تب جب حیدر اس کے ساتھ ہوتا تھا وہ اسے بلاک کر کے منع کر کے اگنور کر کے اب تھک چکی تھی

حیدر ہر دفعہ یہ سوچ کر اگنور کرتا تھا کہ وہ اپنی اریبہ پر کبھی شک نہیں کرے گا لیکن وہ بھی مرد تھا کب تک برداشت کر سکتا تھا

ہانی کی توجہ اب فرحان سے تقریباً ہٹ چکی تھی وہ ہر وقت موبائل میں یا کوئی نہ کوئی منصوبہ بنانے میں بزی رہتی تھی فرحان نے اس چیز کو بہت نوٹس کیا تھا لیکن کبھی ہانی سے شکایت نہیں کی تھی

آج وہ کمرے میں بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی

"تم ابھی تک آئے کیوں نہیں۔۔۔"اس نے جابر کیلیے میسج چھوڑا

"میں نہیں آسکتا تم ہی واپس آجاؤ۔۔۔"تقریباً ایک منٹ بعد جابر کا جواب آیا تھا

ہانی نے اس کے جواب پر کوفت سے لب بھینچے تھے

اسی وقت فرحان کمرے میں آیا تھا لیکن ہانی نے اس کے آنے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا

وہ چلتا ہوا ہانی کے سامنے رکھے صوفے پر آکر بیٹھا

"ہانی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"اس نے موبائل سے نظریں اٹھا کر فرحان کی طرف دیکھا تھا

"کہاں بزی ہوتی ہو یار تم مجھ پر سے تو توجہ ہی ہٹ گئی ہے تمہاری۔۔۔"وہ پر شکوہ لہجے میں بولا تھا

ہانی اسے دیکھ کر مسکرائی

"ارے یہ کیا کہہ دیا آپ نے۔۔۔"وہ موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی اور چلتے ہوئے اس کے پاس آ کر بیٹھی

"میری ساری توجہ آپ پر ہی تو ہوتی ہے۔۔۔"وہ اس کے بازو کو پکڑتے اس پر سر ٹکاتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"لگتا تو نہیں ہے۔۔۔۔"وہ اب خوشگوار موڈ میں بولا تھا

"اچھا تو آپ کو لگتا ہے میں اپنے شوہر کو ایسے ہی چھوڑ دوں گی تاکہ دوسری لڑکیاں اس پر لائن مارتی رہیں۔۔۔"وہ نظریں اٹھا کر اس کی طرف کرتے ہوئے بولی تھی

"چھوڑنا بھی مت کیا پتہ کوئی خوبصورت لڑکی تگڑی سی لائن دے اور میں بھی اس

سے امپریس ہو جاؤں۔۔۔"وہ شرارت بھرے لہجے میں بولا تھا

"دھمکی دے رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔"وہ اپنا سر اس کے بازو سے اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"جو بھی سمجھ لو۔۔۔"فرحان کندھے اچکا کر بولا

"خبردار جو آپ نے کسی اور لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔"وہ انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کرتے ہوئے بولا

"تمہارے ہوتے ہوئے میں کسی اور کے بارے میں سوچ سکتا ہوں پگلی۔۔۔"وہ اس کے ماتھے پر چپت لگا کر بولا

www.novelsclubb.com

"سوچیے گا بھی مت۔۔۔"یہ کہہ کر اس نے دوبارہ سر اس کے بازو پر ٹکا کر آنکھیں بند کیں

وہ اپنا گھر اچھے سے بسانا چاہتی تھی لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ دوسروں کے گھر اجاڑ کر اپنا گھر نہیں بسایا جاتا

آج باہر بہت ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ اپنے کمروں میں ہی دبکے بیٹھے تھے ذوہیب اور حدیبہ بھی اپنے کمرے میں بیٹھے دیوار میں نسب ایل ای ڈی پر مووی دیکھ رہے تھے

ذوہیب نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جبکہ حدیبہ نے اس کے سینے پر سر رکھا ہوا تھا

"حدیبہ۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔"حدیبہ نے ذوہیب کے گود میں رکھے چپس کے پیکٹ میں سے چپس نکال کر بے دھیانی سے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

"یہ۔۔۔یہ ہیروئن دیکھ رہی ہو تم۔۔۔"وہ انگلی کا اشارہ سکرین کی طرف کر کے آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی کر کے ایسے بولا جیسے کوئی بہت دور کی چیز دکھا رہا ہو

"ہاں۔۔ہاں۔۔۔"حدیبہ اس خیال سے خوش ہوتے ہوئے بولی کہ شاید وہ

ہیروئن کو اس جیسا بولنے والا ہے

"اس کی موٹی ناک بلکل تمہارے جیسی ہے۔۔۔" وہ تیزی سے کہہ کر ہنسی دبائے

حدیبہ کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

حدیبہ نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت سے منہ کھولا اور اپنا سر ذوہیب

کے سینے سے اٹھا کر شعلہ اگلتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"میری ناک موٹی ہے کیا۔۔۔" وہ صدمے بھرے لہجے میں بولی تھی

"ہاں غور سے دیکھو۔۔۔"

ذوہیب اس کی ناک کی طرف اشارہ کر کے بولا

حدیبہ نے آنکھیں بھینگی کر کے اپنی ناک کی طرف دیکھنا چاہا

پھر اچانک ہی اسے اپنی بے وقوفی پر خود ہی ہنسی آئی اس نے ذوہیب کی طرف دیکھا

جس سے اب ہنسی کنٹرول ہونا مشکل ہو رہا تھا

"پاگل مت بنائے مجھے میں جانتی ہوں میری ناک بہت پیاری ہے۔۔۔" وہ دوبارہ

اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی

"صرف ناک نہیں تم پوری کی پوری پیاری ہو۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود میں بھینچتے ہوئے بولا

"ویسے پھر کیا سوچا تم نے۔۔۔"ذوہیب نے اچانک سے ہی سوال کیا تھا

"کس بارے میں۔۔۔"حدیبہ نے نا سمجھی سے پوچھا

"ہمارے بے بی کے بارے میں۔۔۔"

"بے بی۔۔۔۔بے بی کہاں سے آ گیا۔۔۔"حدیبہ حیرت اور تعجب کے ملے جلے تاثرات لیے گویا ہوئی

"آیا تو نہیں ہے لیکن اب آ جانا چاہیے نا۔۔۔"

"آآ۔۔۔نہیں ابھی تو مجھے نہیں سنبھال سکتے آپ بے بی کو کیا سنبھالیں گے۔۔۔اور اتنی جلدی کیا ہے ابھی ہم ایک دوسرے کو ٹائم دیں لے ایک دوسرے کو سمجھ لیں پھر بے بی بھی آتے رہیں گے۔۔۔"وہ اس کی چھوٹی سی بات

www.novelsclubb.com

کا بڑا سا جواب دیتے ہوئے بولی

"آہ۔۔۔مطلب میری جان چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہارا۔۔۔" وہ

شرارت سے بولا

"ہانجی بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔" حدیبہ نے ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے سینے پر مارتے

ہوئے کہا

"ہائے میں میں معصوم۔۔۔۔" ذوہیب نے معصومیت سے مصنوعی آہ بھری

حدیبہ نے چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے دیکھا

اور سینے میں منہ چھپا گئی

آج ان کے واپس جانے کا دن تھا مری میں گزرے اس ایک مہینے کے دوران اریبہ

اور حیدر کا رشتہ کافی تناؤ کا شکار ہوا تھا مسکان اور شامعون بھی اب کھنچے کھنچے سے

تھے لیکن اب اس دن کے رویے پر مسکان اب پچھتا رہی تھی ہانی کی عدم توجہ کے

www.novelsclubb.com

باوجود فرحان اس کے ساتھ خوش رہنے کی ہی کوشش کرتا تھا

صرف ایک حدیبہ اور ذوہیب کی جوڑی تھی جس نے یہ سارا عرصہ شرارتیں کرتے اور ایک دوسرے کو طعنے مارتے گزاری تھی

انہوں نے آج شام کو گھر پہنچنا تھا تو گھر کی ساری عورتیں اپنے اپنے بچوں کی پسند کے کھانے بنا رہی تھیں ندا نے اریبہ کی پسند کے کھانے بنائے تھے

تقریباً شام ہونے کے قریب وہ لوگ گھر پہنچے تھے سب نے ان کا بڑے پرتپاک طریقے سے استقبال کیا

www.novelsclubb.com

انہیں آئی ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی سب سے ملنے کے بعد وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ شامعون اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

"اچھا آنٹی ہم اب چلتے ہیں۔۔۔" وہ پاس بیٹھی رابیہ بیگم سے اجازت لیتے ہوئے بولا

"ارے بیٹا اتنی جلدی کیا ہے جانے کی کھانا کھا کر چلے جانا۔۔۔"رابعہ بیگم نے کھڑے ہو کر اسے روکتے ہوئے کہا مسکان بھی اب کھڑی ہو چکی تھی

"نہیں آنٹی پھر کبھی سہی۔۔۔ابھی امی انتظار کر رہی ہو نگی ہمارا۔۔۔"وہ معذرتانہ لہجے میں بولا تھا

"اچھا چلو جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔"رابعہ بیگم نے اس کی بات مانتے ہوئے کہا شامعون نے سر جھکا کر ان سے پیار لیا اور باقی سب سے ملا

"چلیں مسکان۔۔۔"سب سے مل کر وہ مسکان سے بولا جو سب کو مل چکی تھی

"جی۔۔۔"مسکان نے مختصر سا کہا

شامعون نے اپنا اور اسکا بیگ اٹھایا ذوہیب نے بیگ اٹھانے میں اس کی مدد کی اور انہیں باہر تک چھوڑ کر آیا

اس دن سب تھک ہار کر جلدی ہی سو گئے تھے گھر واپس آ کر اریبہ کو سکون کی نیند

آئی تھی

صبح اس کی آنکھ جلدی کھلی تھی وہ بیڈ سے اٹھی ایک نظر حیدر پر ڈالی اور فریش ہونے چلی گئی وہ فریش ہو کر باہر آئی تو تب تک حیدر بھی جاگ چکا تھا

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا حیدر اسے دیکھ کر جواباً مسکرایا اور اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹاوک سے بال سکھاتا ہوا باہر آیا تو اریبہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بال سلجھا رہی تھی

حیدر اسے دیکھ کر مسکرایا تولیہ بیڈ پر پھینکا اور اریبہ کے پیچھے جا کھڑا ہوا اریبہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا شیشے میں اب ان دونوں کے عکس دکھ رہے تھے

حیدر نے اس کے پیچھے کھڑے ہی اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کی گردن پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی

"میری چھوٹی سی بیوی آج بہت سویٹ لگ رہی ہے۔۔۔" وہ شیشے میں اسے دیکھتے ہوئے بولا اریبہ کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ آئی اس نے کچھ کہنے کیلئے

لب کھولے ہی تھے کہ اس کا موبائل بجنے لگا اریبہ نے کوفت سے آنکھیں میچ کر دل ہی دل میں موبائل کو ہزار بد دعائیں دے ڈالیں تھیں

حیدر نے اسے چھوڑا اور مڑ کر ٹیبل پر رکھے اس کے موبائل کی طرف دیکھا

اریبہ موبائل اٹھانے کیلیے آگے بڑھی لیکن حیدر اس سے پہلے ہی اس کا موبائل اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا

"حیدر میں دیکھتی ہوں نا۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔" حیدر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا اور کال پک کر کے موبائل سپیکر پر لگایا

www.novelsclubb.com

"ہیلو اریبہ میری جان کہاں ہو تم کل سے۔۔۔" جابر کی آواز پورے کمرے میں سنائی دی تھی

اریبہ تو جہاں کھڑی تھی وہیں ساکت ہو گئی اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا تھا

اس نے آنکھیں بڑی کر کے حیدر کی طرف دیکھا جس نے لب بھینچ کر موبائل کو دیکھتے ہوئے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی

حیدر نے موبائل کو دیکھتے ہوئے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی اور شعلہ بار آنکھوں سے اریبہ کی طرف دیکھا تھا

"م۔۔۔ مم۔۔۔ نہیں جانتی اسکو۔۔۔" اریبہ ہکلاتی ہوئی اسے منانے اس کی طرف بڑھی

"چٹاخ" ایک زناٹے دار تھپڑ اریبہ کے منہ پر پڑا تھا اریبہ اب سکتے کے عالم میں منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی حیرانی بھریں نظریں حیدر کی طرف اٹھیں تھیں جو غم و غصے کی حالت میں اسے دیکھ رہا تھا

"پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے دماغ خراب ہے میرا۔۔۔" وہ دھاڑتے ہوئے بولا تھا ماتھے پر گرے بال اب بلکل بکھر چکے تھے اریبہ اس کے دھاڑنے پر اپنا درد بھول کر سہم سی گئی تھی

"حیدر۔۔۔حیدر میرا یقین کرو۔۔"وہ ایک بار پھر اسے منانے کی کوشش میں اس کی طرف بڑھی تھی

حیدر کی آواز سن کر سارے گھر والے ان کے کمرے کی طرف آئے تھے

"کیا کیا یقین کروں میں۔۔۔میرے ہوتے ہوئے بھی تم راتوں کو اٹھ اٹھ کر کسی اور سے باتیں کرتی ہوں۔۔میرے ہوتے ہوئے بھی تمہیں کسی اور کی ضرورت پڑ گئی۔۔۔"وہ اسے بازوؤں سے دبوچ کر اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اریبہ کا منہ حیرت سے کھلا تھا وہ عجیب نظروں سے حیدر کو دیکھنے لگی لیکن ابھی یہ وقت سوچنے کا نہیں تھا

www.novelsclubb.com

"حیدر آپ کو لگتا ہے آپ کی اریبہ آپ کے علاوہ کسی اور سے بات کر سکتی ہے۔۔۔"وہ اب پیار سے اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس کی بات پر حیدر کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آئی

"کتنی چالاک ہو نا تم۔۔۔باتوں میں لبھانا کتنے اچھے سے آتا ہے تمہیں۔۔۔"وہ

اس کے کردار پر چوٹ کر گیا تھا

اریبہ کو تو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ اس کا حیدر ہے

"نہیں حیدر۔۔۔۔"

"کون تھا وہ۔۔۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولا

"حیدر دیکھیں۔۔۔"

"میں نے پوچھا کون تھا وہ۔۔۔" وہ اس کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کر کے دھاڑا تھا اریبہ کو اس کی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں تھیں

سب گھر والے اب ایک ساتھ ان کے کمرے میں داخل ہوئے تھے اندر کا منظر دیکھ کر سب کی آنکھیں حیرانی سے پھٹی اور منہ کھلے تھے سوائے ہانی کے اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی

"حیدر یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔" حمیدہ بیگم اریبہ کو اس سے چھوڑانے کیلئے آگے بڑھی تھی

وہ حیدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ رہی تھی لیکن حیدر ٹس سے مس نہ ہوا تھا وہ آگ اگلتی آنکھوں سے اریبہ کو ہی دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں آنسو لیے کبھی اپنے بازو کی طرف اور کبھی اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

ندا جو اب تک باہر تھی بھاگتی ہوئی ان کی طرف آئی تھی

"حیدر کیا ہو گیا ہے چھوڑو اسے۔۔۔"

ایک طرف سے حمیدہ بیگم اور ایک طرف سے ندا انہیں چھڑوانے میں مصروف تھیں

حیدر نے ایک آخری بار دانت پیس کر اریبہ کی طرف دیکھا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا ندا اسے بروقت نہ سنبھالتی تو وہ ذمین بوس ہو چکی ہوتی

"ہوا کیا ہے۔۔۔کیوں تم لوگ ایسے لڑ رہے ہو۔۔۔"حمیدہ بیگم نا سمجھی سے اس سے لڑائی کی وجہ پوچھنے لگی

حیدر نے ایک نظر حمیدہ بیگم کو دیکھا اور پھر اریبہ کو دیکھ کر بولا

"یہ آپ اسی سے ہی پوچھ لیں کہ کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ گھمبیر لہجے میں بولتا تیز تیز قدم چلتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا

حمیدہ بیگم نے اب جواب طلب نظروں سے اریبہ کو دیکھا جس نے روتے ہوئے سر جھکا لیا تھا

ندا نے انہیں دیکھ کر نظروں ہی نظروں میں التجا سر کو خم دیا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ اس سے پوچھ لے گی

حمیدہ بیگم۔نے اثبات میں سر ہلایا اور سب گھر والوں کو اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر باہر کی طرف چل پڑیں سب آخری نظر اریبہ پر ڈالتے آہستہ آہستہ کمرے سے باہر نکلتے گئے

ندا نے ایک نظر اریبہ پر ڈالی جو اپنے بازوؤں کو پکڑے سر جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

"ادھر آؤ۔۔۔"اس نے اریبہ کو لا کر بیڈ پر بٹھایا پاس رکھے جگ میں سے پانی گلاس

میں ڈال کر اسکی طرف بڑھایا اور پیار سے اس کا سر سہلانے لگی

اریبہ نے اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر ایک گھونٹ لیا اور پھر گلاس اس کی طرف بڑھا کر رونا شروع ہو گئی

"اریبہ میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔۔حیدر کیوں اتنا غصہ کر رہا تھا۔۔۔۔"

ندا نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ سے اپنی طرف موڑا اریبہ نے پانی بھری آنکھوں سے ندا کو دیکھا ایک ہی لمحے میں اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا وہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی

"آپی۔۔۔"وہ اس کو پکارتے بے اختیار اس کے سینے سے لگ گئی ندا تھوڑا حیران ہوئی اور اسے دلاسہ دیا

www.novelsclubb.com

روتے روتے اب اس کی ہچکی بندھ چکی تھی ندا سے اس کا رونا نہیں دیکھا جا رہا تھا

اس نے اریبہ کو اپنے سامنے کیا

"اریبہ کچھ بتاؤ گی نہیں تو ہم حل کیسے نکالیں گے۔۔۔"وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی

"آپی۔۔۔حیدر۔۔۔حیدر اب میرے نہیں رہے۔۔۔"اس نے ہچکیاں لیتے بات کی

"کیا مطلب تمہارا نہیں رہا۔۔۔"اس کی بات پر ندا کو شدید حیرت ہوئی تھی

"آپی۔۔۔مجھے کافی دنوں سے ایک رونگ نمبر۔۔۔۔۔"

اریبہ نے شروع سے آخر تک تمام بات ندا کو بتانا شروع کی ندا کے چہرے پر ایک رنگ آاور دوسرا جارہا تھا

"میں نہیں جانتی وہ کون ہے میں حیدر کو سب بتادینا چاہتی تھی لیکن ڈرتی تھی کہ وہ مجھ سے ہی نہ ناراض ہو جائیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ روتے روتے ندا کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو ابھی بھی حیرانی کے سمندر میں غوطے کھارہی تھی

"اسے تمہارے بارے میں اتنا کچھ پتا ہے مطلب کہ وہ تمہیں جانتا ہے۔۔۔تم یاد کرو شاید کالج کا کوئی لڑکا ہو۔۔۔"وہ اب حیرانی سے نکل کر اس سے گویا ہوئی تھی

اریبہ نے دماغ پر زور دینے کی کوشش کی تھی لیکن اسے کچھ یاد نہ آیا

"اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں آرہا آپی۔۔۔آپ پلیز حیدر کو سمجھائیں میں نہیں رہ سکتی ان کے بغیر۔۔۔" وہ جذبات سے پر لہجے میں بولی تھی ندا نے ایک بار پھر اسے اپنے سینے سے لگایا

"تم فکر مت کرو۔۔۔وہ سمجھ جائے گا۔۔۔" ندا نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے تسلی دی تھی اریبہ لب بھینچ کر بے آواز رو دی تھی

مسکان اب کب سے شامعون سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ اکڑو اس کی اس دن کی باتوں کے بعد اس اے کنارہ ہی کر رہا تھا

آج بھی وہ حسب معمول شیشے کے سامنے کھڑا اپنی تیاری دیکھنے میں مصروف تھا

جب مسکان کمرے میں آئی شامعون نے ایک نظر شیشے میں اسے دیکھا اور پھر اپنے بال سیٹ کرنے لگا

وہ اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن اس سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی

"آج لنچ بھیج دوں آپ کیلیے۔۔۔" وہ کچھ سوچ کر بولی

شامعون اس کی بات پر مڑا تھا

"بھیج دینا۔۔۔" مختصر سا جواب دے کر وی دوبارہ شیشے میں دیکھنے لگا

مسکان تو اس کے اس چھوٹے سے جواب پر ہی خوش ہو گئی تھی

"ٹھیک ہے آپ مجھے لسٹ بھیج دینا اپنے پسند کے کھانوں کی۔۔۔ میں لنچ بنا کر خود آپ کے آفس آؤں گی۔۔۔۔" جلدی جلدی میں وہ یہ بھول گئی تھی کہ اس کا شوہر آفس نہیں بلکہ پولیس اسٹیشن جاتا ہے

اس کی بات پر شامعون کے بالوں کو جوڑتے ہاتھ رکے تھے اس نے برش شیشے کے سامنے رکھا مڑ کر مسکان کو دیکھا اور چلتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

جو ابھی بھی خوشگوار موڈ لیے اسے دیکھ رہی تھی

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے آفس میں آنے کی۔۔۔ جب کھانا بن جائے تب

www.novelsclubb.com

بتادینا میں خود لینے آجاؤں گا۔۔۔"وہ انگلی دکھا کر اسے خبردار کرتے ہوئے بولا تھا

مسکان کا موڈ ایک دم سے چینج ہوا تھا

"لیکن۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔"وہ اس کی بات کاٹ کر بولا جس پر مسکان روتلاسا منہ بنا کر چپ ہوئی تھی

"ویسے ایک بات بتاؤ آج اتنا پیار کس خوشی میں آرہا ہے۔۔۔"وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"وہ۔۔۔۔شوہر ہیں آپ میرے آپ پر نہیں آئے گا تو اور کس پر پیار آئے گا۔۔۔۔"جلدی جلدی اور گھبراہٹ میں وہ اپنا پیار اس پر جتا چکی تھی

"اچھا جی۔۔۔"شامعون اس کی بات پر مسکرا کر محفوظ ہوا تھا

"تو تم نے مان ہی لیا مجھے شوہر۔۔۔"وہ سر کو قدرے جھکا کر اس کے چہرے کے

قریب لا کر بولا

مسکان نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے اسے دیکھا اور پھر شرم سے نظریں جھکا لیں

شامعون نے تعجب سے اسے دیکھا

"خیر تو ہے آج شرمایا بھی جا رہا ہے۔۔۔" وہ ایک آبرو اچکا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں ہاں خیر ہے آپ چلیں جائیں آفس میں لنچ ٹائم آپ کو کال کر دوں گی۔۔۔" وہ بازو سے پکڑ کر اسے موڑ کر اسے دروازے کی طرف دھکا لگاتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ بات تو کرنے دو۔۔۔" شامعون نے اسے روکنا چاہا

"کوئی بات نہیں کرنی دیر ہو رہی ہے آپ کو۔۔۔" وہ اب دروازہ کھول کر اسے باہر جانے کا اشارہ کر رہی تھی

"ٹھیک ہے۔۔۔ٹائم پر کال کر دینا۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر جھک کر مسکرا کر

بولتے ہوئے باہر نکل گئی اس کے جانے کے بعد ایک مسکراہٹ مسکان کے چہرے پر آئی

روتے روتے اریبہ دوبارہ سو چکی تھی اسے سلا کر ندا اپنے کمرے میں آئی تھی سب گھر والوں کو ندا ساری بات بتا چکی تھی اپنی اپنی جگہ سب حیران و پریشاں ہوئے تھے لیکن سب ہی اسے حیدر کے وقتی طور کا غصہ سمجھ رہے تھے

ندا اپنے کمرے میں بیٹھی انہی کے بارے میں سوچ رہی تھی اریبہ کی یہ حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی وہ حمیدہ بیگم کو جلد از جلد حیدر سے بات کرنے کا کہہ کر آئی تھی

ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ اچانک سے بجنے والے موبائل نے اسے سوچوں کے بھنور سے باہر نکالا

موبائل بجنے پر وہ پہلے چونکی تھی اور پھر اپنے پاس پڑا موبائل اٹھایا

فون پر عمر کا لنگ دیکھ کر اس کا دماغ ایک لمحے کو رکا تھا آنکھوں کے سامنے عمر کا چہرہ آیا تھا پلکیں بے اختیار بھیگی تھی اس نے لب بھینچ کر ضبط کرتے ہوئے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا کچھ ہی دیر میں کال آنا بند ہوئی ندا نے ایک نظر موبائل کو دیکھا سوچوں کا محور اب بدل چکا تھا اب وہ اس ظالم شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی جسے اتنے دنوں سے اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر بہتا ہوا اس کے ضبط کو پامال کر گیا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی دونوں طرف بیڈ شیٹ کو زور سے پکڑا اور آنکھیں بند کر کے رو کر اپنے دل کا غبار نکالنے لگی وہ تو بس ایک بہانے کی تلاش میں تھی

www.novelsclubb.com

اچانک موبائل دوبارہ بجنے لگا ندا نے آنکھیں کھولیں بھیگی پلکیں لیے موبائل کو دیکھا جس پر دوبارہ عمر کی کال آ رہی تھی اس نے ایک گہری سانس لی اور موبائل اٹھا کر کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا

"ہیلو ندا۔۔۔" عمر کی آواز سن کر اس کے رونے میں اور اضافہ ہوا تھا وہ منہ پر

ہاتھ رکھ کر اپنی آواز کو قابو کرنے لگی

"ندا جواب دو۔۔۔تم سن رہی ہو نا۔۔۔" وہ پھر سے بولا تھا آواز میں فکر مندی واضح تھی

"ہم۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔" ندا نے بمشکل کہا

"ندا تم رو رہی ہو۔۔" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"پلیز ندا جواب دو۔۔۔۔۔۔" وہ اب پریشانی سے بولا تھا

"کیا جواب دوں۔۔۔ہاں۔۔جواب دینے لائق چھوڑا ہے تم نے۔۔۔" اس سب عرصے میں وہ پہلی بار بولی تھی اور پھٹ پڑی تھی

"ندا۔۔۔"

"کیا ندا۔۔۔اتنے عرصے تک بھول گئی تھی یہ ندا یا کوئی دوسری ملی نہیں تمہیں۔۔۔"

وہ تڑخ کر بولی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ندا مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔میں مان رہا ہوں اپنی غلطی۔۔۔لیکن اتنے عرصے تک میری ہمت نہیں ہو رہی تھی تمہارا سامنا کرنے کی۔۔۔۔۔"

وہ صفائی دیتے ہوئے بولا

"تو اب۔۔۔اب کیا ضرورت پڑ گئی ہے میری۔۔یا تم سے اپنا گھر نہیں سمبھالا جا رہا۔۔۔"ندا کی بھرائی آواز فون سے ابھری تھی

عمر کی طرف سے کچھ دیر تک خاموشی رہی

"ندا میں۔۔میں بہت شرمندہ ہوں اپنے رویے پر۔۔پلیز بس ایک چانس اور دے دو میں تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔"وہ معذرتانہ لہجے میں التجا کرتے ہوئے بولا تھا

ندا نے کوئی جواب نہ دیا انا اس بات کی اجازت نہیں دے رہی تھی کہ وہ خود اسے اتنی جلدی معاف کر دے

"ندا۔۔۔"عمر نے اسے پکارا تھا لیکن اس نے کوئی جواب دیے بغیر کال بند کر کے

موبائل آف کر دیا اور بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دے گئی اب کمرے میں اسکی ہلکی ہلکی سسکیاں گونج رہی تھیں

وہ بے وجہ سڑکوں پر فل سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا دماغ میں تو بس اریبہ اور وہ نامعلوم شخص گھوم رہے تھے اریبہ کو اس شخص کے ساتھ سوچ کر اس کا مزید خون کھول رہا تھا آنکھیں اب بلکل انگارہ بن چکی تھی ایک سنسان گلی میں پہنچ کر اسنے جھٹکے سے گاڑی روکی

کچھ دیر یوں ہی بیٹھ کر نیچے دیکھتے لمبی لمبی سانسیں لینے لگا پھر اچانک سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آیا یہ ایک اکیلی سنسان سڑک تھی جہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا سڑک کے دونوں طرف ایک طرف لمبے لمبے درخت اور اس کے آگے کھیت تھے جبکہ دوسری طرف ڈھلوان کے نیچے ایک نہر بہ رہی تھی

وہ مرے مرے قدموں سے چلتا ہوا اس ڈھلوان پر آ کر بیٹھ گیا دماغ تو جیسے ماؤف ہو چکا تھا

اسنے زمین پر بیٹھ کر زور سے مٹھیاں بھینچیں ایک دم سے اریبہ کا چہرہ نظروں کے سامنے آیا اسکی آنکھوں کے کونے گیلے ہوئے تھے آنکھیں مذید لال ہوئیں اور فضا میں ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی وہ دل کا غبار نکالنے کیلئے چیخا تھا لیکن اس سے اس کا درد کم نہیں ہوا تھا وہ مرد ہو کر بھی خود پر ضبط نہیں کر پایا تھا لیکن اس کے رونے کی وجہ میں وہ بھی برابر کا ہی شریک تھا

مسکان نے بڑی چاہ سے شامعون کی پسند کا لنچ تیار کیا تھا نصرت بیگم بھی ساتھ ساتھ اس کی مدد کر رہی تھیں لنچ تیار کرنے کے بعد وہ وہیں کچن میں کھڑی شامعون کا نمبر ملانے لگی لیکن کسی نے کال پک نہیں کی اس نے دوبارہ کال کی لیکن اس دفعہ اسکی کال کٹ کر دی گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے حیرانی سے موبائل کو دیکھا اور پھر نصرت بیگم کی طرف دیکھا

"کیا ہوا۔۔۔"انہوں نے اس کے چہرے کے افسردہ تاثرات دیکھ کر پوچھا

"کال کاٹ دی میری۔۔۔"وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی

"اوہ۔۔۔تو میسج کر دو نا شاید کال پر بات نہ کر سکتا ہو۔۔۔"نصرت بیگم نے اسے تسلی دینے کی غرض سے کہا

مسکان نے اثبات میں سر ہلایا اور شامعون کو میسج کرنے لگی

"لنچ تیار ہو گیا ہے آ کر لے جائیں۔۔۔"میسج کرنے کے بعد وہ اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد شامعون کا جوابی میسج آیا

"میں نہیں آ سکتا بہت بزی ہوں۔۔۔۔"اس کے اس سپاٹ سے جواب پر مسکان کا چہرہ مزید بجھ گیا

"کیا ہوا۔۔۔نہیں آ رہا کیا۔۔۔"نصرت بیگم اسے دیکھ کر بولیں

"نہیں۔۔۔وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بزی ہیں۔۔۔" وہ انہیں دیکھے بغیر بولی ساتھ ہی افسردگی سے چہرہ جھکایا

"ارے۔۔۔تم آنے دو اس کو میں اس کے کان کھینچوں گی۔۔۔" وہ اسے خوش کرنے کیلئے بولیں

مسکان نے پھیکا سا مسکرا کر انہیں دیکھا اور اپنے کمرے میں چلی آئی

اریبہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی آنکھیں بند کیے ادھر ادھر مچل رہی تھی یقیناً وہ خواب میں تھی

www.novelsclubb.com

"حیدر۔۔۔۔" اچانک سے حیدر کو پکارتے اس نے آنکھیں کھولیں اپنے سانس کو بحال کرتی وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی جہاں اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا اپنے سر کو پکڑ کر وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھی حیدر کا خیال آتے ہی اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور حیدر کو کال ملائی

لیکن کال پک نہیں کی گئی اس نے پریشانی سے موبائل کو دیکھا اور دوبارہ کال ملائی لیکن پھر کوئی رسپانس نہ ملا چار پانچ کالز پر بھی جب کسی نے کال نہیں اٹھائی تو وہ موبائل کو وہیں پر رکھتی پریشانی سے اٹھ کر کمرے سے باہر آئی

کمرے سے باہر آکر اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں لیکن ندا اسے نہ دیکھی سامنے ہی کچن میں اسے حمیدہ بیگم کھڑی دکھائی دیں

وہ بھاگتی ہوئی ان کی طرف آئی

"آنٹی۔۔"حمیدہ بیگم نے مڑ کر اسے دیکھا

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔"وہ پریشانی سے اس کی طرف آئیں

"آنٹی حیدر کہاں ہے۔۔۔میں کب سے کال کر رہی ہوں وہ نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔"وہ فکر مندی سے بولی تھی

"اچھا تم فکر مت کرو میں کال کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔"اس کو تسلی دے کر انہوں نے حیدر کو کال ملائی لیکن اس بار بھی کال پک نہیں کی گئی

اریبہ منتظر نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی

انہوں نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اریبہ کی پریشانی میں اضافہ ہوا وہ ایک ہاتھ کمر پر اور ایک ہاتھ ماتھے پر رکھ کر سوچنے لگی سر ابھی بھی مسلسل چکرا رہا تھا

"اچھا بیٹا تم پریشان مت ہوں میں ذوہیب سے کال کر کے پوچھتی ہوں اسی کے پاس بیٹھا ہو گا۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے اسے تسلی دے کر کہا اور ذوہیب کو کال ملانے لگیں

---

www.novelsclubb.com

اریبہ کی پریشانی دیکھتے ہوئے حمیدہ بیگم نے ذوہیب کو کال کی تھی

"ہیلو ذوہیب بیٹا۔۔۔" ذوہیب کے کال اٹھانے پر حمیدہ بیگم بولیں اریبہ اب بھی پریشانی سے انہیں دیکھ رہی تھی

"جی امی۔۔۔" وہ مصروف سے انداز میں بولا

"بیٹا حیدر تمہاری طرف آیا ہے کیا۔۔۔" وہ قدرے جھجکتی ہوئی بول رہی تھی اور نظروں ہی نظروں میں اریبہ کو تسلی دے رہی تھیں

"نہیں یہاں تو نہیں آیا۔۔۔۔۔۔ کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اب فکر مند ہوا تھا

"وہ تم گھر آؤ گے تو بتاؤں گی تمہیں ابھی تم حیدر کو ڈھونڈو۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔" ذوہیب کا جواب سن کر حمیدہ بیگم نے کال بند کی اریبہ جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی انہوں نے اسے دیکھ کر افسردگی سے نفی میں سر ہلایا

اریبہ کا ہاتھ بے اختیار ماتھے پر گیا تھا

"بیٹا تم فکر مت کرو ذوہیب ڈھونڈ لے گا حیدر کو۔۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے اسے تسلی دی وہ انہیں دیکھے بغیر باہر نکلی اس کا رخ اب ہانی کے کمرے کی طرف تھا

ہانی اپنے کمرے کی بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی تھی جب زور سے دروازہ کھولتے ہوئے

اریبہ کمرے میں آئی

ہانی جو جھک کر بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی تھی اسے دیکھ کر سیدھی کھڑی ہوئی چہرہ بلکل پر سکون تھا

اریبہ غصے میں اسے دیکھتی تیز تیز قدم چلتی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"تمہیں شرم نہیں آئی اتنا گندی چال چلتے ہوئے۔۔۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔۔ کونسی چال۔۔۔۔" وہ انگلی کے اشارے سے اریبہ کو بولنے سے روک کر ایک آنکھ چھوٹی کر کے انجان بن کر پوچھنے لگی

"تم اچھی طرح جانتی ہو میں کس بارے میں بات کر رہی ہو۔۔۔" اریبہ دانت پیس کر بولی

"کیوں۔۔۔۔ کیوں کر رہی ہو تم یہ سب۔۔۔ کیا مل جائے گا تمہیں میرے اور حیدر کے درمیان پھوٹ پڑوا کر۔۔۔" وہ صدمے سے بھرے لہجے میں سوال کر رہی تھی

"سکون۔۔۔ تمہیں بھی تو پتہ چلنا چاہیے کسی سے چھینی ہوئی چیز اتنی آسانی سے ہضم نہیں ہوتی۔۔۔"وہ بڑے سکون سے کہ کر طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لیے اسے دیکھنے لگی

اریبہ نے الجھتی نظروں سے اسے دیکھا اس کا یوں مسکرانا اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا

"کیا۔۔۔ کیا چیز ہو تم۔۔۔ تمہیں سکون نہیں ملے گا نہ ہم دونوں کو الگ کر کے تمہارا کوئی فائدہ ہو گا۔۔ تمہاری فطرت ہے ہانی تم کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔۔"وہ انگلی کا اشارہ اس کی طرف کر کے ایک ایک لفظ چبا کر بولی

ہانی کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

"تمہیں اتنا اچھا شوہر ملا ہے جس کے تم لائق نہیں تھی لیکن پھر بھی تمہیں سکون نہیں ہے تمہیں کبھی سکون ملے گا بھی نہیں کیونکہ تم سے دوسروں کا سکون نہیں دیکھا جاتا۔۔۔"وہ دانت پیس کر غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

"ویٹ میڈم۔۔۔ تمہیں لگتا ہے تم دونوں میری وجہ سے لڑ رہے ہو۔۔۔۔" وہ اریبہ کی باتوں کا کوئی اثر نہ لیتے ہوئے بولی

"تم دونوں اپنے غصے کی وجہ سے لڑ رہے ہو۔۔۔۔ہاں غصہ آیا تھا مجھے بھی لیکن غصے میں ناسارے کام الٹے ہوتے ہیں اسی لیے میں آرام سے اب تم دونوں کا تماشہ دیکھوں گی اب جو کرو گے تم دونوں خود کرو گے میرے لیے تو کچھ چھوڑا ہی نہیں تم نے۔۔۔" وہ ہاتھ نچا کر بولی تھی اریبہ کے پاس اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا وہ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ دونوں اپنے غصے کی وجہ سے ہی ذلیل ہو رہے تھے وہ بس غصے کے عالم میں اسے دیکھے گئی

www.novelsclubb.com

ہانی نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھے اور سوالیہ انداز میں ایک آبرو اچکا کر اسے دیکھا اریبہ نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا اور تیز تیز قدم چلتی ہوئی کمرے سے باہر آئی

اس کے جانے کے بعد ہانی نے دروازہ بند کیا اور موبائل اٹھا کر کسی کو میسج کرنے لگی

ذوہیب صبح سے ہی حیدر کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں چل رہا تھا سارے گھر والے اپنی جگہ اور اریبہ اپنی جگہ پریشان تھی وہ حمیدہ بیگم کو بتا چکا تھا لیکن وہ اریبہ کو کچھ بتا نہیں رہا تھا

اریبہ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا حدیبہ اب اس کیلیے کھانا ٹرے میں رکھے کمرے میں لے کر آئی تھی

اریبہ دونوں ٹانگوں پر سر رکھے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے اور ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے اپنا انگوٹھا موبائل کی سکرین پر پھیر رہی تھی شاید حیدر کی کال کا انتظار ہو رہا تھا

حدیبہ نے اسے دیکھ کر گلا کنگھارا اریبہ نے چونک کر اسے دیکھا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

حدیبہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کر بیٹھی اور ٹرے اس کے سامنے رکھی

"کچھ کھالو تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔"وہ اس کا زرد چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

اریبہ نے ایک نظر ٹرے کی طرف دیکھا نفی میں سر ہلایا اور پھر حدیبہ کو دیکھ کر بولی

"حیدر کہاں ہے۔۔۔۔"حدیبہ کو اس کی حالت پر بے اختیار ترس آیا

"اریبہ ذوہیب اور فرحان بھائی ڈھونڈ رہے ہیں وہ ابھی مل جائے گا۔۔۔"حدیبہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی اپنی دوست کو اس نے آج سے پہلے اتنا دکھی نہیں دیکھا تھا

حیدر کے اس پر شک کرنے پر وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ حیدر اس کے کردار پر شک کرے گا لیکن وہ ابھی بھی خود کو سنبھالے ہوئے تھی

حدیبہ نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا اور نچلا لب بھینچ کر چہرہ جھکا گئی آنسو بے اختیار چھلکے تھے

"اریبہ۔۔۔" حدیبہ نے جلدی سے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اس کے قریب بیٹھ کر اس کو سینے سے لگایا

"اریبہ سنبھالو خود کو۔۔۔۔ تم ہمت ہار جاؤ گی تو حیدر کو کون سمجھائے گا۔۔۔۔" وہ اسے چپ کراتے ہوئے بولی

"ختم ہو گئی اریبہ۔۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔۔" وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگی اسے روتا دیکھ کر حدیبہ کے آنسو بھی چھلک اٹھے تھے

ذوہیب اور فرحان نے شامعون کو بھی خبر کر دی تھی وہ بھی ان کے ساتھ حیدر کو ڈھونڈ رہا تھا تھک ہار کر وہ اپنی بائیک پر گھر کی طرف جا رہا تھا

ایک سڑک پر سے گزرتے ہوئے اسے سڑک کے ایک طرف کسی کے ہونے کا شبہ ہوا بائیک وہیں روک کر وہ اس ڈھلان کی طرف آیا جہاں ایک آدمی ڈھلان کے ساتھ اوندھا لیٹا ہوا تھا شامعون نے ٹارچ اون کی اور قریب آ کر روشنی اس آدمی

کے منہ پر ماری

حیدر کو وہاں دیکھ کر وہ ایک دم ٹھٹکا

"حیدر۔۔۔حیدر۔۔۔" وہ اسے بلاتے ہوئے سہارا دے کر اسے اٹھانے لگا حیدر نے آدھی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں

وہ اسے سہارا دے کر بائیک تک لایا اسے بائیک پر بٹھا کر بائیک سٹارٹ کی

"مجھے گھر نہیں جانا۔۔۔" کچھ آگے جا کر حیدر خود کو سنبھالتے ہوئے بولا تھا

"کیوں نہیں جانا۔۔۔" شامعون نے سر کو اس کی طرف خم دے کر کہا

"بس نہیں جانا نا۔۔۔" وہ اپنے تئیں چیخ کر بولا تھا

"اوکے اوکے۔۔۔ نہیں لے کر جاتا تمہیں تمہارے گھر میرے گھر تو آ سکتے ہو نا۔۔۔"

اس کی بات کا حیدر نے کوئی جواب نہ دیا جس کا مطلب تھا کہ وہ راضی ہے وہ گھر جا کر اریبہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

شامعون نے سینے پر لگی پاکٹ میں سے موبائل نکال کر ذوہیب کو کال کی اور حیدر کے بارے میں اطلاع دی

مسکان آج شامعون سے جھگڑا کرنے کے موڈ میں ہی تھی وہ تب سے ہی شامعون کو سنانے کیلئے باتیں سوچ رہی تھی وہ دروازے پر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک شامعون حیدر کو ساتھ لیے اندر آیا وہ اب قدرے ٹھیک حالت میں تھا لیکن سوجی ہوئی آنکھیں اس کی حالت زار کا ثبوت دے رہی تھی

نصرت بیگم بھی کمرے سے باہر آئیں تھیں

شامعون کے ساتھ حیدر کو دیکھ کر نصرت بیگم اور مسکان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر حیدر اور شامعون کو دیکھا

حیدر نے نصرت بیگم کو سلام کیا انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور سوالیہ نظروں سے شامعون کو دیکھا

"آج رات یہ یہی رکے گا آپ پلیز اس کو کمرہ دکھا دیں۔۔۔" شامعون نے پلکیں

جھپکا کر سر کو خم دے کر نصرت بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا

نصرت بیگم نے اثبات میں سر ہلایا

"آجاؤ بیٹا میں کمرہ دکھادوں تمہیں فریش ہو جاؤ تم۔۔۔"وہ پیار سے حیدر کو کہتی

ایک طرف چل پڑیں

حیدر بھی ان کے ساتھ چل پڑا

ان کے جانے کے بعد مسکان نے سوالیہ نظروں سے شامعون کو دیکھا شامعون نے

اسے دیکھ کر کندھے اچکائے

"صبر کرو چل جائے گا پتہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مسکان کو تو جیسے اچانک یاد آیا کہ وہ اس سے ناراض ہے اس نے منہ ٹیڑھا کر کے

چہرہ دوسری طرف پھیرا

شامعون اسے دیکھ کر مسکرایا اور زرا جھک کر اس کے کان میں بولا

"آج رات کا کیا پلین ہے۔۔۔۔"اس کی بات پر مسکان منہ کھول کر حیران ہوئیں

اور آنکھیں پھاڑ کر مڑ کر اسے دیکھا جو چہرے پر میٹھی ہنسی لیے اسے دیکھ رہا تھا

مسکان نے پیر اٹھا کر جوتے سمیت اس کے پیر پر مارا

"آآآ۔۔۔ظالم عورت۔۔۔"شامعون پیر پکڑ کر گھومنے لگا

"ہنہہ۔۔۔"مسکان نے ایک سٹائل سے کہا اور بنا اسے دیکھے کمرے میں چلی گئی

سب لوگ پریشان سے لاونج میں بیٹھے تھے جب فرحان اور ذوہیب اندر داخل ہوئے سب انہیں دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے

حمیدہ بیگم ان کی طرف آئی سب لوگ جواب طلب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

"پتہ چل گیا ہے حیدر کا وہ شامعون کے گھر ہے۔۔۔۔"فرحان نے آخری جملہ اریبہ کو دیکھ کر کہا

"اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اور فرحان کی طرف

متوجہ ہوئیں

"کال تو ملاؤ اس کو ہماری بات تو کرواؤ۔۔۔" وہ ماں تھی حیدر جیسا بھی تھا اس نے جو بھی کیا تھا لیکن وہ ان کا بیٹا تھا اور انہیں اپنے بیٹے کی فکر تھی

فرحان نے اثبات میں سر ہلایا اور حیدر کو کال ملائی لیکن اس بار اس کا نمبر بند جا رہا تھا

"میں شامعون کو کال ملاتا ہوں۔۔۔" ذوہیب نے پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے کہا حدیبہ اب اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تھی

فریش ہونے کے بعد حیدر باہر آیا تھا مسکان اور نصرت بیگم کھانا ٹیبل پر لگا چکی تھیں تب تک شامعون بھی فریش ہو کر باہر آ چکا تھا

"آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔" نصرت بیگم نے دونوں کو اشارہ کر کے کہا

وہ چاروں اب اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ لوگ کھانا شروع کرتے شامعون کے موبائل پر ذوہیب کال آنے لگی

اس کے موبائل بجنے ہر سب نے اس کی طرف دیکھا تھا

شامعون نے ایک نظر سب کو دیکھا اور کال پک کر کے موبائل سپیکر پر لگایا

دوسری طرف سے ذوہیب بھی کال سپیکر پر لگا چکا تھا

"ہیلو شامعون بیٹا حیدر تمہارے گھر ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم فکر مندی سے بولی تھیں

"جی آنٹی میرے گھر ہی ہے۔۔۔"شامعون نے حیدر کو دیکھ کر کہا جو فون کی

طرف ہی دیکھ رہا تھا

"بیٹا بات کرواؤ میری اس سے۔۔۔"

"وہ سن رہا ہے آنٹی۔۔۔"

"حیدر بیٹا ایسے بغیر بتائے کہاں چلے گئے تھے تمہیں پتہ ہے ہم سب کتنے پریشان

ہو گئے تھے اریبہ صبح سے سو دفعہ تمہارا پوچھ چکی ہے۔۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے اپنے پاس کھڑی اریبہ کو دیکھ کر کہا

اریبہ کے نام پر حیدر نے مٹھیاں بھینچیں تھیں

www.novelsclubb.com

شامعون مسکان اور نصرت بیگم نے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھا تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا

حمیدہ بیگم مزید بولی تھیں

"حیدر اب جلدی سے گھر واپس آجاؤ تمہیں پتہ ہے اریبہ تمہارے بغیر کتنا پریشان ہو جاتی ہے۔۔۔"

"میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔" حیدر غصے سے چیخ کر بولا تھا

غصے سے کھڑا ہوا اور واپس کمرے کی طرف چلا گیا سب نے حیرانی سے اسے جاتے دیکھا

www.novelsclubb.com

دوسری طرف اس کے دھاڑنے پر سب حیران ہوئے تھے سب کی نظریں اریبہ کی طرف اٹھی تھیں جو منہ پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے ایک ایک قدم پیچھے ہٹ رہی تھی

"اریبہ۔۔۔" ندا اسے سنبھالنے اس کی طرف آئی تھی لیکن اریبہ بھاگ کر اپنے

کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا اور بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھتی چلی گئی اسے آج اپنا آپ بہت بے معنی لگ رہا تھا

"اریبہ دروازہ کھولو۔۔۔" ندا نے اسے دروازہ کھولنے کا کہا جب حدیبہ نے آ کر اسے تسلی دی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اریبہ کو اکیلا چھوڑنے کا کہا ندا نے ایک بار دروازے کی طرف دیکھا اور وہاں سے ہٹ کر ان لوگوں کی طرف آئی

شامعون مسکان اور نصرت بیگم حیدر کے اس رویے پر ابھی تک حیران بیٹھے تھے

"چاچی ہوا کیا ہے حیدر کیوں اتنے غصے میں ہے۔۔۔" مسکان پوچھے بنا نہ رہ سکی

ذوہیب اور فرحان نے بھی سوالیہ نظروں سے حمیدہ بیگم کی طرف دیکھا تھا

حمیدہ بیگم نے ایک سانس بھری اور ان کو بتانا شروع کیا ان کی بات پر سب کے چہرے پر ہی حیرانی کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے ندا اور حدیبہ نے افسردگی سے سر جھکایا تھا

"آپ فکر مت کریں آنٹی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" شامعون نے انہیں تسلی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دینے کیلئے کہا

"اللہ کرے۔۔۔"حمیدہ بیگم کے دل سے دعا نکلی تھی

اس کے بعد کچھ رسمی باتوں کے بعد کال بند کر دی گئی تھی

کھانا کھانے کے بعد شامعون اپنے کمرے میں آ گیا جبکہ مسکان نصرت بیگم کے ساتھ برتن اٹھوانے لگی حیدر کو انہوں نے ابھی اکیلا چھوڑنے کا ہی فیصلہ کیا تھا تاکہ اس کا دماغ کچھ ٹھنڈا ہو

رات کے برتن دھونے کے بعد مسکان کمرے میں آئی کمرے میں اس وقت بلکل اندھیرا تھا اس نے حیرانی سے اندھیر کمرے کو دیکھا اسے تو لگا تھا شامعون کمرے میں ہی ہو گا

تبھی کمرے میں مسکان کے پیچھے رکھے صوفے میں کچھ کھٹ پٹ ہوئی وہ ڈر کر مڑی

"شش۔۔۔ شش۔۔۔ شامعون۔۔۔" وہ بس اتنا ہی پکار سکی لیکن کوئی جواب نہ آیا اس نے اپنے دوپٹے سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے صوفے کی طرف بڑھی

اچانک سے کمرے میں لائٹس آن ہو گئی مسکان نے اب صوفے کی طرف جانے کی بجائے مڑ کر لائٹس کی طرف دیکھا ایک دم سے اس کی آنکھیں پھٹی یہ اس کے کمرے کی لائٹ تو نہیں تھی

بیڈ کے بلکل اوپر گلیٹر شیٹس سے سوری لکھا گیا تھا اور اسی شیٹ پر چھوٹی چھوٹی بتیاں لگائی گئیں تھیں مسکان نے ادھ منہ کھولے اس ورڈ کو دیکھا دماغ میں صرف شامعون کا ہی خیال آیا تھا

اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی لیکن وہ مڑی نہیں کمرے میں ابھی بھی نیم تاریکی تھی صرف چھوٹی چھوٹی لائٹس کی روشنی تھی

شامعون اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس کے پیٹ

کے ساتھ لگایا اور اپنے ہونٹ اس کے کان کے قریب لے جا کر بولا

"سوری فار ایوری تھنگ۔۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے اس کی کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوا

مسکان کو ایسے لگا جیسے اس کے جسم سے کرنٹ گزر رہا ہو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں سارا غصہ ایک پل میں ہوا ہوا تھا

"اٹس اوکے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کیے بولی تھی

اس کی بات پر شامعون کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ اسکی گردن پر جھکنے ہی لگا تھا کہ مسکان نے اسے پکارا

www.novelsclubb.com

"شامعون۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

"آپ کو نہیں لگتا ابھی گھر میں مسئلہ چل رہا ہے۔۔۔" مسکان اسے کچھ یاد کراتے ہوئے بولی

"کونسا مسئلہ۔۔۔"وہ کوفت سے کہتا اسے پکڑ کر جھولنے لگا

"حیدر اور اریبہ والا۔۔۔"مسکان نے یاد دہانی کرائی

"ان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا پہلے ہم تو اپنا مسئلہ حل کر لیں۔۔۔"وہ اسے مزید خود میں بھینچتے ہوئے بولا

"اچھا ہمارا کیا مسئلہ ہے۔۔۔"مسکان انجان بنتے ہوئے بولی

"ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے ہماری شادی کو لیکن ابھی تک میری امی کو کسی پوتے پوتی کی خوشخبری نہیں ملی۔۔۔"

مسکان جو بڑے غور سے اس کی بات سن رہی تھی اس کی بات پر جھینپ کر سر جھکایا

شامعون اسے دیکھ کر مسکرایا

"آئی لو یو مسکان۔۔۔"یہ کہ کر وہ اس کی گردن پر جھکا اور اس پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا چلا گیا

مسکان نے بھی آج کوئی مزاحمت نہ کی تھی

تھوڑی دیر کے بعد وہ الگ ہوا اسے اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ تک لے کر آیا

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ خود اس پر جھکا اس کا دوپٹہ سائیڈ پر رکھا اور اس کے لبوں پر اپنے

لب رکھ دیے وہ آج اس پر اپنی شدتیں لٹا کر اس سے پیار کا اظہار کر رہا تھا

مسکان نے بھی آج خود کو اس کے حوالے کر دیا تھا

حیدر کتنے ہی دن سے گھر نہیں آیا تھا اور اس دن کے بعد سے اریبہ کو بھی کسی

سٹرینجر کا کوئی میسج یا کال نہیں آئی تھی

حیدر روز فون پر حمیدہ بیگم سے تو بات کر لیتا تھا لیکن اریبہ کا وہ ذکر بھی نہیں کرتا تھا

اریبہ بھی بس حمیدہ بیگم سے کال سپیکر پر لگانے کا کہہ کر صرف اس کی آواز سنتی تھی

حیدر جتنے دن وہاں رہا شامعون مسلسل اسے سمجھاتا رہا مسکان بھی اپنا حصہ ڈال لیتی

تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا وہ اس انجان آدمی کے بارے میں

انویسٹیگیشن کرنا چاہتا تھا لیکن حیدر نے اسے صاف صاف منع کر دیا تھا

اس دن کے بعد سے اب اریبہ بلکل چپ چپ رہنے لگ گئی تھی ہر وقت خوش رہنے والی اریبہ اب خوشیوں سے بیزار ہو گئی تھی

کیا کچھ نہیں کیا تھا اس نے حیدر کو حاصل کرنے کیلئے اور اب وہی اس پر یقین نہیں کرتا تھا یہ خیال آتے ہی اسکا دل کٹ کر رہ جاتا تھا

وہ شکر ادا کرتی تھی کہ اس کی ماں اپنی بیٹیوں کے دکھ دیکھنے کیلئے زندہ نہیں ہے ورنہ وہ تو یہ دکھ نہ سہ پاتیں

آج بھی وہ کسی امید کے تحت موبائل ہاتھ میں لیے گیلری میں چکر لگا رہی تھی کہ حیدر گھر میں داخل ہوا وہ کافی دنوں بعد گھر واپس آیا تھا

سب لوگ اس وقت اپنے اپنے کاموں میں بزی تھے

گیلری میں گھومتے گھومتے اریبہ کی نظر سامنے سے آنے والے حیدر پر پڑی اس کے قدم وہیں پر رکی چہرے پر ایک انجانی خوشی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی

اندر آتے حیدر نے بھی اسے دیکھا وہ جو تیز تیز قدم چلتے آ رہا تھا اسے دیکھ کر اس کی

رفتار سست ہوئی

اریبہ بھی ہلکے ہلکے قدم چلتی اس کی طرف بڑھے

ہانی جو ابھی کمرے سے باہر آئی تھی حیدر کو اریبہ کی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے

دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی

اریبہ آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر مسکراہٹ لیے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"حیدر۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگی جب حیدر نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا ایک تاثرات

سے عاری نظر اس پر ڈالی اور اس کے سائیڈ سے گزر کر جانے لگا

اریبہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا اور جلدی سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

"حیدر میری بات تو سنو۔۔۔" اس کی بات پر حیدر نے پہلے اپنے بازو کی طرف

دیکھا اس کا ہاتھ اپنے بازو پر سے ہٹایا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا

"کیا سنوں میں۔۔ہاں۔۔۔ تم نے کہنے سننے کیلئے کچھ چھوڑا ہے۔۔۔۔" حیدر تڑخ

کر بولا تھا اریبہ کی آنکھیں ایک دم سے چھلکیں تھیں لیکن وہ خود کو سنبھال کر بولی

"حیدر مجھے ایک دفعہ صفائی کا موقع تو دیں۔۔۔"

"صفائی کا موقع۔۔۔ کس بات کی صفائی اریبہ سب کچھ تو بلکل صاف ہے۔۔۔۔"

حیدر اس کی بات کاٹ کر بولا اس سے پہلے کہ اریبہ اپنے دفاع میں کچھ بولتی حیدر پھر سے گویا ہوا

"تمہیں پتہ ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے یہ بات سوچ کر کہ میری بیوی کسی اور میں انوالو ہے۔۔۔۔" وہ انتہائی اذیت سے بولا تھا اریبہ نے روتے ہوئے بس نفی میں سر ہلایا

"اور صفائی دینی ہے نا تمہیں۔۔۔ میں سن رہا ہوں کہو جو کہنا ہے۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر بولا چہرے پر غصہ ہنوز قائم تھا

"حیدر وہ آدمی۔۔۔۔۔" اریبہ کچھ بولنے ہی لگی تھی جب اسکے موبائل پر کسی کی کال آنا شروع ہو گئی

اس نے حیرانی سے اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا دل میں اس لمحے کو خوب

کو ساجب وہ موبائل کو اٹھا کر باہر لائی تھی اور پھر مری مری نظروں سے حیدر کی طرف دیکھا جو زخمی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا

"یہ ہے۔۔۔یہ ہے تمہاری صفائی۔۔۔"وہ چیخ کر بولا

"حیدر بیٹا۔۔۔"حمیدہ بیگم اسے دیکھ کر باہر آئی تھیں آہستہ آہستہ سب لوگ اپنے کمرے سے باہر آرہے تھے

"نہیں حیدر میرا یقین کریں میں اسے نہیں جانتی۔۔۔"وہ کانپتی ہوئی آواز میں اپنی صفائی میں بولنے لگی

"بس کرو اریبہ۔۔۔تم پر جو تھوڑا بہت یقین بچا تھا نا وہ بھی اب ختم ہو گیا ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بناتے ہوئے شعلہ اگلتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

اریبہ نے بے بسی اور بے چارگی سے اسے دیکھا

"حیدر یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔"حمیدہ بیگم نے حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال

کیا تھا

"بس امی۔۔۔بہت ہو گیا میں اب اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔" وہ نظریں اریبہ پر گاڑتے ہوئے اٹل لہجے میں بولا تھا

اریبہ نے ہاری ہاری نظروں سے اسے دیکھا

سب نے حیرانی سے حیدر کی طرف دیکھا

"میں ابھی اسی وقت تمہیں۔۔۔"

حیدر کرخت لہجے میں ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ اریبہ دھڑام سے زمین پر گری تھی

"اریبہ۔۔۔۔" حدیبہ اور ندا اسے پکارتی اس کی طرف بڑھی تھیں باقی سب گھر والے بھی اس کی طرف بڑھے تھے

حیدر نے وہیں کھڑے اسے دیکھا تھا لیکن آگے جانے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی

زمین پر بیٹھی ندا نے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

وہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے قریب آیا اور اریبہ کو اپنی بازوؤں میں اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھا سب اس کے پیچھے گئے

ہانی کے چہرے پر اب پریشانی کے تاثرات تھے

حدیبہ نے فون کر کے لیڈی ڈاکٹر کو بلا لیا تھا کچھ دیر بعد ڈاکٹر اریبہ کے کمرے میں موجود تھیں

اریبہ کا چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے مسکرا کر سب دیکھا انہوں نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ڈاکٹر کی طرف دیکھا

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ خوشخبری ہے۔۔۔شی از پریگننٹ۔۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکرا کر دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

ان کی بات پر سب نے حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے انہیں دیکھا سوائے حیدر کے

کاش وہ اس لمحے خوش ہو سکتا لیکن اریبہ نے اسے خوش رہنے لائق نہیں چھوڑا تھا

دل میں یہی سوچتے وہ اریبہ پر نظریں گاڑے کھڑا تھا

"اب بس آپ نے ان کا خاص خیال رکھنا ہے خاص طور ان کی ڈائیٹ کا یہ کافی ویک ہیں۔۔۔"ڈاکٹر انہیں ہدایتیں دے کر وہاں سے جا چکی تھیں

ان کے جانے کے بعد سب کی نظریں حیدر کی طرف گئیں تھیں جو نظریں جھکائے بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گیا

ندا نے کوفت سے اسے جاتے دیکھا اور اریبہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی

ہانی نے ناگواری سے اریبہ کو دیکھا اور تیز تیز قدم چلتی وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد اریبہ کو ہوش آیا تھا ندا نے اسے خوشخبری سنائی تھی جس پر وہ جتنا خوش ہوئی تھی اتنا ہی غمگیں ہوئی تھی

"اریبہ تم چھوڑو باقی سب کے خیالوں کو اب بس اپنا خیال رکھنا ہے۔۔۔ہمم۔۔

"وہ پیار سے اریبہ کو دیکھتے ہوئے بولی

اریبہ نے اسے دیکھ کر پھیکا سا مسکرا کر سر ہلایا

"میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"یہ کہ کر اس نے آنکھیں بند کر کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی

اس کی حالت کے پیش نظر ندا بھی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

شام ہونے میں ابھی وقت تھا جب عمر اور نسرین بیگم ان کے گھر میں داخل ہوئے تھے حمیدہ بیگم اور حدیبہ لاونج میں بیٹھی آج کے ہی معاملے پر باتیں کر رہی تھیں کہ انہیں سامنے آتا دیکھ کر انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور تعجب سے انہیں دیکھتی اٹھیں

نسرین بیگم ان کو آکر ملی حمیدہ بیگم اور حدیبہ دونوں خوش دلی سے انہیں ملیں

عمر بھی شرمندہ سا انہیں ملا حمیدہ بیگم نے انہیں بیٹھنے کی جگہ دی

"آج ہم اپنی بیٹی واپس لینے آئے ہیں آپ سے اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو

تو۔۔۔۔"

نسرین بیگم نے بات کا آغاز کیا

"ہمیں کیا اعتراض ہو گا آپ ہی کی بیٹی ہے اگر وہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو ہم کیا اعتراض کر سکتے ہیں۔۔۔"حمیدہ بیگم خوشدلی سے بولیں تھیں حدیبہ ان کیلئے چائے بنانے چلی گئی تھی

"آنٹی ندا کہاں ہے۔۔۔"عمر نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا

"بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اس کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

عمر نے مسکرا کر انہیں دیکھا اور ندا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

ندا نے ابھی زرقا کو چینج کرایا تھا وہ اسے بیڈ پر کھڑا کر کے اس کے بال سیٹ کر رہی تھی جب عمر کمرے میں داخل ہوا ندا کی اس کی طرف پیٹھ تھی

"پاپا۔۔۔"زرقا اسے دیکھ کر خوشی سے چلائی تھی ندا کا چلتا ہاتھ رکا تھا وہ وہیں

ساکت ہوئی تھی

زرقا جلدی سے بیڈ پر بیٹھ کر پھر بیڈ سے نیچے اتری اور بھاگ کر عمر کی طرف بڑھی

اندر آتے عمر نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور اسے ڈھیر سارا پیار کیا

"پاپا میں ناراض ہوں آپ سے آپ مجھے لینے ہی نہیں آئے۔۔۔"زرقا اپنی طرف سے ناراض ہوتے ہوئے بولی عمر نے اس کے گال پر پیار کیا

ندا نے مڑ کر دونوں کو دیکھا

"اب تو آ گیا نا لینے اب تو راضی ہو جاؤ۔۔۔"وہ بول تو زرقا سے رہا تھا لیکن نظریں ندا پر ہی جمی تھی جو ابھی بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

"اوکے آپ مجھے چاکلیٹ دلا دینا میں راضی ہو جاؤں گی۔۔۔"زرقا اس کی گردن کے گرد بازو ڈالتے ہوئے بولی

"اوکے۔۔۔چاکلیٹ بھی دلا دوں گا۔۔۔باہر آپکی دادی بھی آئی ہیں ابھی ان سے جا کے مل کر آؤ۔۔۔"عمر نے اسے گود سے اتارتے ہوئے کہا

زرقا خوش ہوتی بھاگتی ہوئی باہر کی طرف چلی گئی اس کے جانے کے بعد عمر ندا کی طرف متوجہ ہوا جس کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے لیکن وہ اس کے سامنے ہاتھ باندھے دوسری طرف منہ پھیر کر کھڑی تھی

"معاف نہیں کر سکتی کیا مجھے۔۔۔" وہ جھانک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا ندا نے چہرہ اس کی طرف کیا

"آپ کو لگتا ہے آپ کی غلطی معافی کے قابل ہے۔۔۔۔" وہ ٹرخ کر بولی تھی

"ہاں۔۔۔ میرے لیے نہیں تو ہماری بیٹی کیلئے سہی۔۔۔" وہ اسے ایموشنلی بلیک میل کرنے لگا

www.novelsclubb.com

ندا نے لب بھینچ کر اسے دیکھا ایک آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر گال کو سیراب کر گیا

"کہاں تھے اب تک۔۔۔" وہ مصنوعی غصے کے ساتھ اپنے تئیں چیخ کر بولی تھی اس کی بات پر عمر مسکرایا

"میں تو کب سے آنا چاہتا تھا لیکن تمہارا سامنا کرنے کی ہمت کہاں سے لاتا۔۔۔"

"تو اب کیسے آ گئے۔۔۔" وہ اسی کے انداز میں بولی تھی

"اب اور نہیں رہا جاتا تھا تمہارے بغیر۔۔۔" عمر نے ایک ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

وہ مزید بولا

"پلیز واپس آ جاؤ۔۔ میرا گھر بہت اکیلا ہے تمہارے بغیر۔۔ میں بہت اکیلا ہوں تمہارے بغیر۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

ندا دل سے راضی ہو چکی تھی وہ تو کب سے اس گھڑی کے انتظار میں تھی لیکن زبان سے راضی ہونا اسے مشکل لگ رہا تھا

"آؤ گی نا میرے ساتھ۔۔۔" عمر نے آنکھوں میں امید لیے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ندا نے اسے دیکھ کر روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

اور ایک دم سے اس کے سینے سے لگ گئی

عمر نے اسے اپنے حصار میں لیا

"میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد تمہیں کبھی رونے نہیں دوں گا۔۔۔"

یہ کہ کر اس نے ندا کے بالوں پر ہونٹ رکھے جو اس کے سینے سے لگے اتنے دنوں کا غبار نکال رہی تھی

کچھ دیر بعد ندا عمر کے ساتھ کمرے سے باہر آئی عمر کے ہاتھ میں اس کا بیگ تھا

اسے دیکھ کر نسرین بیگم حمیدہ بیگم اور حدیبہ خوشگوار چہرہ لیے اٹھیں ندا نسرین بیگم کو ملی

"چاچی میں۔۔۔"ندا نے بات ادھوری چھوڑی

"بے فکر ہو کر جاؤ بیٹا۔۔۔"حمیدہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"لیکن چاچی اریبہ۔۔۔"

"اریبہ کی آپ فکر مت کریں ہم ہیں نا اسے سنبھالنے کیلئے۔۔۔" حدیبہ نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنائیت سے کہا

ندا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مسکرائی

"اچھا میں ایک دفعہ اریبہ کو مل لوں۔۔۔" وہ سب کو دیکھ کر کہتی اریبہ کے کمرے کی طرف بڑھی عمر بھی اس کے ساتھ کمرے کی طرف گیا

اریبہ ابھی بھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب ندا اور عمر کمرے میں داخل ہوئے اریبہ نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا ان دونوں کو اکٹھا دیکھ کر ایک خوشگوار مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی

ندا اس کے پاس آ کر بیٹھی عمر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"اریبہ۔۔۔ ابھی تو میں جا رہی ہوں لیکن تم خود کو اکیلا مت سمجھنا میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔۔۔" ندا نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا

"آپ میری فکر مت کریں آپی۔۔میں سنبھال لوں گی خود کو۔۔۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی

ندا نے اس کے ماتھے پر پیار کیا اور اس سے مل کر کمرے سے باہر آئی ان کے جانے کے بعد اریبہ پھر سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی

ندا عمر کے ساتھ اپنے گھر جا چکی تھی سب کی زندگی اب صحیح ہو چکی تھی بگاڑ آیا تھا تو صرف اریبہ اور حیدر کی زندگی میں جسے نا جانے کب تک چلنا تھا

۔۔۔۔۔

دن بھر کا تھکا ہارا فرحان رات کو کمرے میں بیٹھا اریبہ اور حیدر کے بارے میں سوچ رہا تھا ہانی ہاتھ پر لوشن لگاتی اس کے ساتھ آ کر بیٹھی

"کن خیالوں میں گم ہیں۔۔۔"اس نے فرحان کو سوچتے ہوئے پا کر سوال کیا

"حیدر کے رویے کے بارے میں سوچ رہا ہوں وہ تو کبھی ایسا نہیں تھا پتا نہیں اب کیا ہو گیا ہے اسے۔۔۔۔"وہ کسی غیر ارادی نقطے کو گھورتے ہوئے بولا

"ہو سکتا ہے غلطی اریبہ کی ہو۔۔۔۔"ہانی سوالیہ انداز میں کہ کر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے

"نہیں بلکل بھی نہیں۔۔میں اریبہ کو اچھی طرح جانتا ہوں انفیکٹ اس کے بچپن سے جانتا ہوں وہ بلکل بھی ایسی نہیں ہے۔۔۔۔"فرحان اریبہ کی ہمایت میں بولا تھا

ہانی نے اس کی بات پر آنکھیں گھمائیں

اور ایک لمبی سانس بھر کر بیڈ پر دراز ہو گئی

فرحان نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اسے لگا جیسے اس نے ہانی کو ناراض کر دیا ہو وہ چہرے پر مسکراہٹ لایا اور ہانی کی طرف کروٹ بدل کر لیٹا اور اس کے تکیے پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"ناراض ہو گئی ہو۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ پر زور دیتے ہوئے بولا

ہانی نے آنکھیں کھولیں اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی

"نہیں تو۔۔۔"فرحان اس کی بات پر مسکرایا اور اسے خود سے قریب کیا ہانی نے فرحان کے سینے سے سر ٹکایا اور آنکھیں موند لیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی لیکن اریبہ کو نیند نہیں آ رہی تھی یہ سوچ کر اس کا دل پھٹتا تھا کہ اس کا حیدر اب اس کا نہیں رہا ہے وہ ابھی بھی ایک دفعہ حیدر کو صفائی دینا چاہتی تھی

نیند تو اس کو آ نہیں رہی تھی سو وہ بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے باہر لاؤنج کی طرف آ گئی

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں لگی دھیمی لائٹ کے نیچے حیدر ہاتھ باندھے کھڑا تھا اپنی طرف سے وہ خود کو صحیح سمجھ رہا تھا

اریبہ کی نظر لاؤنج میں کھڑے حیدر پر پڑی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ اس کی طرف بڑھی

"حیدر۔۔۔"اریبہ نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے پکارا اریبہ کی آواز پر حیدر نے زور سے مٹھیاں بند کیں لیکن مڑ کر نہیں دیکھا

اریبہ نے سر جھکایا اور پھر چلتی ہوئی اس کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی

"کیوں آئی ہوں یہاں۔۔۔۔"وہ کرخت لہجے میں بولا تھا

"حیدر میں وہی اریبہ جس سے آپ کبھی پیار کرتے تھے آپ کیا ایک بار میری بات نہیں سن سکتے۔۔۔۔"وہ اسے منانے والے انداز میں بولی

"کیا سنوں میں۔۔۔جب بھی تم کچھ کہنے لگتی ہو تمہارا فون سب کچھ بتا دیتا ہے۔۔۔"وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر طنز اور غصے سے بولا تھا

"جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں آپ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔"وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی بولی تھی

"پلیز اریبہ۔۔۔۔میں تھک گیا ہوں تمہاری یہی باتیں سن سن کر۔۔۔۔"وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روک کر ماتھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بلند آواز میں

بولا جہاں ایک ساتھ نا جانے کتنے بل آ چکے تھے

اریبہ اس کے انداز پر سہم گئی

"اور پلیز یہ ڈرامے نہ کہیں اور جا کر کرو میں تمہارے اصل چہرے سے واقف ہوں۔۔۔۔" وہ آنکھیں دکھا کر اس سے کہتا اس کے کردار پر چوٹ کر گیا تھا

"حیدر۔۔۔۔" اریبہ نے صدمے سے اسے پکارا

"میں اب تک تمہارے ساتھ ہو تو اسے میری نرمی مت سمجھنا۔۔۔اب تک تمہیں نہیں چھوڑا تو صرف اپنے بچے کی وجہ سے۔۔۔اس کے آنے کے بعد ہمارے درمیان کوئی تعلق نہیں رہے گا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اریبہ نے بے یقینی سے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا یہ اس کا حیدر نہیں تھا یہ وہ حیدر تھا ہی نہیں جس کیلئے وہ اتنی لڑی تھی جس کیلئے اس نے اتنی کوششیں کی تھی جس کیلئے وہ مرنے کو بھی تیار تھی یہ تو وہ تھا ہی نہیں

اس نے اپنے چہرے پر آئے آنسوؤں کو صاف کیا اور اٹل انداز میں بولی

"آپ کے پیار میں یقین نہیں تھا حیدر اور مجھے بھی ایسے پیار کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ کر تیز تیز قدم چلتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

حیدر نے بے بسی سے اسے جاتے دیکھا

وہ دھپ سے کمرے کا دروازہ بند کر کے اندر آئی قدموں کی رفتار اب سست ہوئی تھی وہ مرے مرے قدموں سے چلتے آنکھوں میں بے یقینی لیے بیڈ کے پاس بیٹھتی چلی گئی

www.novelsclubb.com

"حیدر۔۔۔۔"

بے اختیاری میں اس کا نام پکارتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی اسے لگا اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں بچا ہے وہ بلکل اکیلی رہ گئی ہے

وہ محبت کر کے بھی ہار گئی تھی اور ہانی نفرت جر کے بھی جیت گئی تھی

اریبہ کی ڈیلیوری کا وقت اب قریب تھا اس سارے عرصے میں اس نے خود کو سب سے الگ تھلگ ہی رکھا تھا وہ ندا سے ساری باتیں کرتی تھی روتی بھی صرف اسی کے سامنے تھی لیکن وہ اسے حیدر سے بات کرنے سے منع کرتی تھی وہ اندر ہی اندر مر رہی تھی لیکن یہ بات کسی کو نہیں بتانا چاہتی تھی

مسئلہ تو گھر میں کسی کو سمجھ نہیں آتا تھا سوائے ہانی کے جو اپنا بدلہ لے کر خوش تھی

ڈیلیوری سے کچھ دن پہلے ندا اور مسکان ان کے گھر رہنے آئیں تھیں ندا نے اس دوران اریبہ کا بہت خیال رکھا تھا زرقا کو وہ عمر اور نسرین بیگم کے پاس چھوڑ کر آئی تھی

اس دن وہ کچن میں کھڑی اریبہ کیلیے ناشتہ بنا رہی تھی کہ اریبہ کے کمرے سے اس کی چیخوں کی آواز آنے لگی اس کی آواز سن کر ندا نے سارے کام چھوڑے اور اس کے کمرے کی طرف دوڑ لگائی اریبہ کی چیخیں سن کر باقی سب لوگ بھی اس کے

کمرے کی طرف جا رہے تھے

"آپی۔۔۔آپی۔۔۔"وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے بیڈ پر پڑھی آنکھیں بند کیے کراہ رہی تھی اور اپنے تئیں بلند آواز میں ندا کو بلا رہی تھی

"اریبہ۔۔۔"ندا اسے پکارتی اس کی طرف آئی اور اسے سہارا دے کر اٹھانے لگی

"آپ پلیز ایمبولینس کو بلوا دیں۔۔۔۔"اس نے حمیدہ بیگم کی طرف دیکھ کر التجاء کی تھی

"میں بلاتی ہوں۔۔۔"مسکان یہ کہ کر اپنا فون لیے باہر کی طرف گئی تھی

حدیبہ اور ندا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا وہ ابھی بھی آنکھیں میچیں کراہ رہی تھی

کچھ دیر بعد ایمبولینس وہاں پہنچ چکی تھی مسکان نے فرحان اور ذوہیب کو بھی بلا لیا تھا

ایمبولینس میں ندا اور حدیبہ اریبہ کے ساتھ گئی تھیں باقی سب گھر والوں کو اپنی گاڑیوں میں جانا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب جانے کیلئے تیار ہی تھے جب ہانی نے اعتراض کیا

"آپ لوگ چلے جائیں کسی کو تو گھر بھی ہونا چاہیے نا میں گھر میں ہی رک جاتی ہوں۔۔۔"وہ اچھے بنتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے تم رک جاؤ۔۔اور تم لوگ جلدی چلو بیٹا۔۔۔"رابیہ بیگم نے ذوہیب اور فرحان کو دیکھتے ہوئے کہا وہ سب جلدی سے اپنی اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھے تھوڑی ہی دیر میں ان کی گاڑیاں ہاسپٹل کی طرف رواں دواں تھیں

ایمبولینس ہاسپٹل پہنچ چکی تھی اریبہ کو سٹریچر پر ایمرجنسی روم میں لے جایا جا رہا تھا حدیبہ اور ندا اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں

www.novelsclubb.com

اریبہ نے اس سارے عرصے میں اب آنکھیں کھولیں تھیں اور حدیبہ کی طرف دیکھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"حدیبہ۔۔۔میرے بعد میرا بچہ تمہارے حوالے تم اس کا خیال رکھو گی نا۔۔۔"حدیبہ نے روتے ہوئے کہا اپنی دوست کو آج وہ بے بسی کی انتہا پر دیکھ

رہی تھی ندا بھی اس کی بات پر رونا شروع ہو گئی تھی

"حدیبہ مجھے بتاؤ خیال رکھو گی میرے بچے کا۔۔۔" وہ پھر سے سوال کرنے لگی

"اریبہ۔۔"

"حدیبہ پلیز۔۔۔" اریبہ اس بار کراہ کر بولی تھی حدیبہ نے اسے دیکھ کر روتے ہوئے سر ہلایا اریبہ اسے دیکھ کر پھیکا سا مسکرائی اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر آنکھیں بند کیں

اسی وقت اریبہ کو روم میں لے جایا گیا اور انہیں باہر رکنے کا ہی حکم دیا گیا

اریبہ کے اندر جانے کے بعد وہ دونوں اب باہر کھڑی پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھیں

تھوڑی ہی دیر میں باقی گھر والے ہاسپٹل میں داخل ہوئے حدیبہ اور ندا کو دیکھ کر وہ ان کی طرف بڑھے

اور سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

انہوں نے آنکھوں سے روم کی طرف اشارہ کیا

فرحان کو اب ہانی کی فکر ہونے لگ گئی تھی اتنی دیر اس کا گھر میں اکیلے رکنا فرحان کو ٹھیک نہیں لگ رہا تھا وہ رابیہ بیگم سے اجازت لے کر ہانی کو لینے چلا گیا

اس سارے معاملے میں اگر کوئی خوش تھا تو وہ ہانی تھی لیکن ابھی بھی اسے اس بات کا کھٹکا تھا کہ بچے کے آجانے کے بعد حیدر نرم نہ پڑ جائے

وہ اپنی گیلری میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے موبائل آن کیا اور ایک نمبر ڈائل کر کے کال ملائی

کچھ ہی دیر بعد کال پک کر لی گئی

"ہیلو۔۔۔۔"ہانی نے ایک ادا سے کہا

"سارا کام تو ہو گیا تھا پھر کیا کام پڑ گیا ہے تمہیں۔۔۔"بھاری مردانہ آواز فون سے ابھری تھی

www.novelsclubb.com

"سارا کام کہاں ہوا ہے ابھی آخری کام تو رہتا ہے۔۔۔اور تم ایسے کیوں بات کر رہے ہو مجھ سے۔۔۔" وہ اس کے رویے پر تعجب کرتے ہوئے بولی تھی

"کونسا آخری کام۔۔۔" وہ اس کی دوسری بات کو نظر انداز کر کے سوال کرنے لگا

"دیکھو۔۔۔ویسے تو سب ہو گیا تھا تم نے اب تک اریبہ اور حیدر کو الگ کرنے میں میری مدد کی لیکن وہ ابھی بھی الگ نہیں ہوئے ہیں مجھے ڈر ہے بچے کے آجانے کے بعد حیدر پہلے جیسا ہو جائے۔۔۔اسی لیے بس تمہیں میری تھوڑی سی اور مدد کرنی پڑے گی۔۔۔" وہ کھسیانے انداز میں بولتی اسے اپنی بات سمجھانے لگی

"بس کرو ہانی۔۔۔اور کتنا گرو گی تم۔۔۔۔" جابر کی بلند آواز پر ہانی ایک بار تو کانپ گئی تھی

"کک۔۔۔کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔" وہ گھبراتے ہوئے سوال کرنے لگی

"ٹھیک ہے مجھے پیسوں کی ضرورت تھی لیکن میں اندھا تھا پتا نہیں کیسے میں تمہاری بات پر راضی ہو گیا لیکن اب میری آنکھیں کھول چکی ہیں۔۔۔میں مزید

اس گندے کام میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ صاف صاف لفظوں میں کہتا اسے اپنی بات سمجھا گیا تھا

"یہ کک۔۔کیا۔۔۔کہ رہے ہو تم۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر بولی

"بلکل صحیح کہ رہا ہوں میں اور اب مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"

"نہیں جابر۔۔۔میری بات۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔"وہ بولتی جا رہی تھی لیکن تب تک سامنے والا کال بند کر چکا تھا

"ایڈیٹ۔۔۔"ہانی حیرانی سے موبائل کو دیکھ کر اس کو کوستی جیسے ہی مڑی سامنے فرحان کو دیکھ کر اس کلیجہ اچھل کر حلق تک آیا وہ شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا یقیناً وہ اسکی ساری باتیں سن اور سمجھ چکا تھا

"تم اتنی گری ہوئی حرکت کر سکتی ہو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔"وہ غصے میں اسے دیکھتا اس کی طرف بڑھا ہانی گھبراہٹ سے اسے دیکھتی ایک ایک قدم پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی

"نہیں فرحان میری بات سنو۔۔۔"

"تم میرے لائق تھی ہی نہیں۔۔۔تم میرے پیار کے لائق تھی ہی نہیں۔۔۔"

"فرحان تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"

"اپنے ساتھ تین تین زندگیاں تباہ کی ہیں تم نے۔۔۔"وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے بولا

ہانی نفی میں سر ہلانے لگی

"میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔۔۔"

"فرحان نہیں پلیز۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فرحان نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑا اور ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا

وہ سر نفی میں ہلا کر اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن فرحان پر آج کسی چیز کا اثر نہیں ہونا تھا

"میں فرحان چوہان اپنے پورے ہوش و حواس میں ہنزہ عابد تمہیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

تیسری بار کہہ کر اس نے جھٹکے سے ہانی کو چھوڑا جو بے یقینی سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

فرحان نے ایک آخری بار اسے دیکھا اور باہر کی طرف چلا گیا

"نہیں فرحان۔۔۔" وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں کہتی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے فرحان۔۔۔" وہ بلند آواز میں اس کا نام لیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"تم مجھے نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔" وہ روتے روتے ہاتھ زمین پر مارنے لگی لیکن یہاں اس کے آنسو صاف کرنے والا کوئی نہیں تھا وہ خود اس سب کی ذمہ دار تھی جو بویا تھا

اب وہ کاٹنے کا وقت تھا

وہ بے وجہ سڑکوں پر گاڑی چلانے لگا اس کا دل بری طرح ٹوٹ چکا تھا ہمیشہ جس سے پیار کیا جس کو دعاؤں میں مانگا وہی اس سے بے وفائی کر گئی تھی اس کا دل بلکل پھٹنے لگا تھا اس نے سڑک کی ایک سائیڈ گاڑی روکی اور سٹیرنگ پر سر رکھ لیا ہزار ضبط کے باوجود بھی وہ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پایا تھا کچھ دیر دل ہلکا کرنے کے بعد اس نے سر اٹھایا ہاتھ سے چہرے کو صاف کیا اور موبائل اٹھا کر حیدر کو کال ملائی

www.novelsclubb.com

دوسری بیل پر کال پک کر لی گئی

"ہیلو۔۔۔" حیدر کی آواز فون سے ابھری

"کہاں ہو تم۔۔۔۔" وہ بغیر کسی تمہید کے بھرائی آواز میں بولا

"میں شامعون کے پاس بیٹھا ہوں۔۔۔ کیوں۔۔" حیدر نے فکر مندی سے پوچھا

فرحان کی آواز سے اسکی گھبراہٹ ہونے لگی تھی

"آکر بتاتا ہوں۔۔۔" یہ کہ کر اس نے بغیر حیدر کی بات سنے کال بند کی اور گاڑی پولیس اسٹیشن کی طرف موڑی

"کیا ہوا۔۔۔" شامعون نے حیدر کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھ کر کہا

"اب یہ تو فرحان آئے گا تو پتہ چلے گا۔۔۔۔" حیدر کچھ سوچتے ہوئے بولا

فرحان پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا اور سیدھا شامعون کے کمرے کی طرف گیا جہاں شامعون اور حیدر بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے اسے آتا دیکھ کر وہ دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

www.novelsclubb.com

"کیا بات کرنی تھی۔۔۔ اور تم اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو۔۔۔" وہ فرحان کی حالت دیکھ کر بولا حیدر اور شامعون دونوں جواب طلب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

"حیدر۔۔۔" اس نے حیدر کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

"کیا ہوا کچھ بتائے گا بھی۔۔۔۔"حیدر نے اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا اس کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا

"حیدر وہ۔۔۔۔۔"فرحان نے پوری بات مختصر کر کے سمجھائی جو حیدر اور شامعون دونوں کی سمجھ میں آچکی تھی

اس کی بات سن کر ایک دفعہ تو حیدر سکتے میں آگیا دل تو جیسے کسی نے جکڑ لیا ہو

"اریبہ۔۔۔"اس نے بے اختیار اریبہ کو پکارا اور باہر کی طرف بڑھا

شامعون نے فرحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی اور وہ دونوں بھی حیدر کے پیچھے چل پڑے

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل کے ایمرجنسی وارڈ کے سامنے وہ سب پریشان سا چہرہ لیے بیٹھے تھے وہ سب کافی دیر سے انتظار میں بیٹھے تھے لیکن اب تک کوئی خبر نہیں آئی تھی عمر اور نسرین بیگم بھی آچکے تھے

اچانک حیدر بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا شامعون اور فرحان بھی اس کے ساتھ تھے

"ا۔۔۔اریبہ۔۔۔"اس نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے کہا مسکان نے وارڈ کی طرف اشارہ کر کے اسے جواب دیا

ندا نے شعلہ بار آنکھوں سے اسے دیکھا اور اس کی طرف آئی

"دعا کرو حیدر اللہ تمہیں بیٹی نہ دے ورنہ اسے اپنے باپ کے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھتے ہوئے بولی اس سے پہلے کہ حیدر کچھ کہتا ڈاکٹر وارڈ سے باہر آئیں

انہیں دیکھ کر سب ان کی طرف لپکے

"ڈاکٹر میری بہن کیسی ہے۔۔۔"ندا نے فکر مندی سے پوچھا

"آپ لوگوں کو مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔لیکن۔۔۔"ڈاکٹر اتنا کہہ کر رکی

"لیکن کیا ڈاکٹر۔۔"حدیبہ نے جیسے سانس روک کر پوچھا تھا

"لیکن ہم ماں کو نہیں بچا سکے۔۔۔۔"حیدر کی سماعتوں پر جیسے کسی نے بم پھوڑا تھا

اسے لگا زمین اس کے پیروں تلے سے نکل چکی ہے اور آسمان اس کے اوپر گر چکا ہے وہ ایک دم سکتے کی حالت میں جہاں کھڑا تھا وہیں جم کر رہ گیا

نداحدیبہ مسکان پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ روتی ہوئیں اندر کی طرف بھاگی تھی

حیدر وہیں کھڑے زمین کو گھور رہا تھا اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا زندگی نے کیا کھیل کھیل دیا تھا اس کے ساتھ جس میں مجرم بھی وہ خود ہی تھا وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتا ہوا وارڈ میں داخل ہوا

وہ سب اریبہ کے آس پاس بیٹھے تھے

نداار یبہ کے ایک طرف بیٹھی دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی

"میں اکیلی رہ گئی۔۔۔سب چھوڑ گئے مجھے میں اکیلی رہ گئی۔۔۔۔"اس کے گھر والوں میں سے کوئی اس کے ساتھ نہیں بچا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی عمر اسے بار بار سنبھال رہا تھا لیکن وہ کسی کی پکڑ میں نہیں آرہی تھی

دوسری طرف حدیبہ اور مسکان بیٹھی رو رہی تھیں

حیدر روبوٹ کی طرح چلتا ہوا اس کے پیروں کے پاس کھڑا ہوا اریبہ کا چہرہ دیکھا سانس اکھڑنے لگی تھی دل یقین کرنے کو تیار ہی نہ تھا کہ وہ اب اپنی اریبہ سے کبھی نہیں مل پائے گا لیکن یہ سزا اس نے خود کیلیے خود تجویز کی تھی

"اریبہ۔۔۔۔" وہ چیختے ہوئے اریبہ کو پکار کر زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس کے پیروں پکڑ کر لیا

"اریبہ۔۔۔اریبہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کے نہیں جا سکتی۔۔۔۔اریبہ۔۔۔۔" وہ زور زور سے چیخ رہا تھا مرد ہو کر وہ رو رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا حمیدہ بیگم نے اسے سنبھالنا چاہا لیکن اس نے سختی سے اریبہ کے پیروں کو جکڑا

"اریبہ مجھے معاف کر دو۔۔۔بس ایک دفعہ واپس آ جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں کبھی کوئی دکھ نہیں دونگا۔۔۔بس ایک دفعہ واپس آ جاؤ۔۔۔۔" وہ بے بسی کی آخری حد پر تھا چیخ چیخ کر اپنی اریبہ کو پکار رہا تھا جو کبھی واپس نہ آنے کیلئے چلی گئی تھی

جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کو چھوڑ گئی تھی

اسے روتا دیکھ کر باقی مردوں کے آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے

اپنے بیٹے کی ایسی حالت دیکھ کر حمیدہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا تھا

انہوں نے بے اختیار اسے اپنے سینے سے لگایا

"میری اریبہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔امی پلیز ایک بار اسے واپس لے آئیں۔۔۔میری اریبہ کو واپس لے آئیں میں نہیں رہ سکوں گا اس کے بغیر۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگے اریبہ کو پکارتے ہوئے رو رہا تھا اس کی زندگی میں بس رونا ہی تو رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

روتے روتے وہ کب ہوش سے بیگانہ ہوا اسے خود خبر نہ ہوئی تھی

اس دن حیدر نے آخری بار اپنی اریبہ کو دیکھا چوہان ہاؤس سے اس دن گھر کی رونق کی میت نکلی تھی اس دن اس گھر کے در و دیوار بھی رو رہے تھے اریبہ کتنا درد دے کر گئی یہ بس وہ اور اس گھر کی دیواریں جانتی تھیں اور حیدر کیلیے اب صرف پچھتاوا

ہی رہ گیا تھا جس کے ساتھ اس نے ساری زندگی گزارنی تھی

اس واقعے کو آج ایک سال گزر چکے تھے حیدر نے تو اپنی زندگی اپنی بیٹی مائدہ کیلئے وقف کر دی تھی وہ ہر وقت اس کا خیال رکھتا سارا ٹائم اسے دیتا اور اس میں اپنی اریبہ کا عکس تلاش کرتا تھا وہ مائدہ کا باپ بھی تھا اور ماں بھی

اس دن کے بعد سے فرحان نے چوہان ہاؤس چھوڑ دیا تھا اور کبھی مڑ کر نہیں آیا تھا اس نے شہر کے باہر ہی ایک فلیٹ لیا تھا اور وہیں اپنی تلخ یادوں کے ساتھ رہتا تھا

ہانی کو اب اپنی غلطی کا حساس ہو چکا تھا لیکن اب سب گھر والوں نے اس سے قطع اختیار کر لیا تھا سوائے رابیہ بیگم کے جو اپنی ماں ہونے کا حق ادا کر رہی تھیں وہ جب بھی مائدہ کو اکیلا پاتی تو اس کے پاس بیٹھی اس سے ڈھیروں معافیاں مانگتی اس کی وجہ سے ہی وہ بچی بن ماں کے بڑی ہو رہی تھی لیکن وہ معصوم بچی کہاں ان باتوں کو سمجھتی تھی

شامعون کا ٹرانسفر شہر سے باہر ہو گیا تھا اور وہ مسکان اور نسرین بیگم کو لیے شفٹ ہو چکا تھا

صرف ذوہیب اور حدیبہ تھے جن سے چوہان فیملیکی نسل آگے چلنی تھی

لیکن چوہان ہاؤس اب گھر نہیں مکان بن چکا تھا

بیچ خوشیاں خرید لائے غم

چھوڑ کے تم کو یاد آئے تم

کیا میں دنیا کا کروں

تو جو میرا نہ رہا

بھول میں فیصلہ کر لیا

جا محبت تجھے الوداع کر دیا!!!

www.novelsclubb.com